پندرہ روزہ

قومی زبان

کراچی

انجمن ترقی اردو

انجمن ترقی اردو پاکستان کا پندرہ روزہ ترجمان

قومی زبان

جلد نمبر ۲۲ — شمارہ نمبر ۱

یکم جنوری ۱۹۶۳ء

قیمت سالانہ

چھ روپے

اس شمارے کی قیمت ۵۰ پیسے

مدیر اعلیٰ
جمیل الدین عالی

مدیر
مشفق خواجہ

انجمن ترقی اردو پاکستان۔ اردو روڈ۔ کراچی نمبر ۱

مطبوعـــات انجمن ترقی اردو پاکستـــان

روایت کی اہمیت۔

از ڈاکٹر عبادت بریلوی ۔ یہ کتاب اردو ادب کی عظیم روایات کی آئینہ دار ہے۔ اس میں روایت کی اہمیت ، اردو شاعری میں گل و بلبل کے اشارے ، دلی کا دبستان شاعری ۔ اردو شاعری میں حب الوطنی کی روایت اور اردو تنقید میں روایت اور تجربے کے ایسے پر مغز اور خیال افروز مقالات شامل ہیں جن سے اردو ادب کے تاریخی مد و جزر کی صحیح تصویر سامنے آجاتی ہے مختصر الفاظ میں یہ تحقیقاتی اور تنقیدی مقالات کا مجموعہ ہے۔ قیمت سات روپے پچاس پیسے ۔

سب رس۔

یہ کتاب سلطان عبداللہ قلی قطب شاہ کے دربار کے نامور شاعر اور ادیب مولانا وجہی کی تصنیف ہے سنہ ۱۰۴۵ھ مطابق ۱۶۳۶ء اس کا سال تصنیف ہے ۔ اردو نثر کی یہ نایاب اور قدیم کتاب بہت تلاش اور جست و جو کے بعد خاص اہتمام اور صحت سے چھاپی گئی ہے۔ شروع میں بابائے اردو ڈاکٹر مولوی عبدالحق صاحب کا محققانہ مقدمہ بھی شامل ہے۔ قیمت پانچ روپے پچاس پیسے ۔

تلخیص الاردو۔

انجمن ترقی اردو کے رسالہ" اردو کے سی سالہ پرچوں سے بہترین مضامین کا بہترین انتخاب ہے جسے انجمن کی پنجاہ سالہ جوبلی کی یادگار میں مرتب کرکے شائع کیا گیا ہے۔ یہ کتاب گیارہ مضامین پر مشتمل ہے اور سب کے سب کارآمد اور عمدہ معلومات سے پر ہیں ۔ کتاب کی جان دو مضامین ہیں : (۱) رومی ، نطشے اور اقبال از ڈاکٹر عبدالحکیم (۲) نذیر احمد کی کہانی کچھ ان کی اور کچھ میری زبانی از مرزا فرحت اللہ بیگ ۔ قیمت پانچ روپے پچاس پیسے ۔

ملنے کا پتہ

اردو اکیڈیمی سندھ ۔ مولوی مسافر خانہ ۔ بندر روڈ کراچی

فہرست

اداریہ		۳
گنج ہائے گراں مایہ		۴
گرد و پیش		۱۱
نئی کتابیں	جلیل قدوائی	۲۳
نئے خزانے		۲۷

علمی اصطلاحات

مرتبہ انجمن ترقیٔ اردو

کتابیں روز بروز مہنگی ہوتی جارہی ہیں

ہمارے ملک اور معاشرے کی یہ بدقسمتی ہے کہ ہمارے یہاں علم اور تعلیم کی اشاعت جس قدر ضروری ہے اسی قدر کتابیں مہنگی ہوتی چلی جارہی ہیں۔ اسی باعث صدر ایوب نے ناشروں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ کتابوں کی قیمت اتنی ارزاں رکھیں کہ پاکستان کا عام قاری بھی انہیں خریدنے کی استطاعت رکھتا ہو۔ کتابوں کے معیار اور مواد سے قطع نظر ان کا سستا ہونا اس لئے ضروری ہے کہ اس کے بغیر نہ کتب بینی کا شوق عام ہو سکتا ہے نہ معاشرے کا علمی اور تعلیمی معیار بلند تر ہو سکتا ہے۔ یہ مشورہ اس لئے قابلِ قدر ہے کہ اس کو قبول کئے بغیر ہم اپنے ملک میں علمی، تعلیمی اور تہذیبی اقدار کی اشاعت کسی اعتبار سے بھی نہیں کر سکتے۔ ہمارے یہاں نہ صرف اچھی اور معیاری کتابیں شائع ہونی چاہئیں جن سے ہمارے معاشرے کے افراد کو اپنی جذباتی تہذیب و تنظیم کے علاوہ اس دور کے روحانی مادی اور سائنسی تقاضوں کا شعور حاصل ہو سکے بلکہ یہ کتابیں اتنی سستی بھی ہونی چاہئیں کہ ایک عام قاری بھی ان سے مستفیض ہو سکے۔ پاکستان ایک زرعی ملک ہے اس کے دور افتادہ اور پسماندہ علاقوں کے کم پڑھے لکھے لوگ اس لئے اعلیٰ علمی و ادبی، تاریخی اور مذہبی کتابوں کا مطالعہ نہیں کر سکتے کہ کتابوں کی قیمتیں بہت زیادہ ہیں اس طرح اپنے محدود مالی وسائل کی وجہ سے ہمارے ملک کی ایسی کثیر آبادی مطالعہ سے محروم رہ جاتی ہے۔ صدر ایوب نے کتابوں کی بین الاقوامی نمائش میں یہ نکتہ بہت موثر انداز سے پیش کیا ہے کہ مغربی ممالک کی موجودہ تمام ترقی کا راز فنی اور سائنسی مہارت ہے یہ مہارت انہوں نے مطالعے اور تحقیق کے دائرے کو وسیع کر کے حاصل کی ہے۔ ان ممالک میں کتابوں کی بڑے پیمانے پر اشاعت کی جاتی ہے اور ان کی قیمتیں ایسی رکھی جاتی ہیں کہ ہر شخص انھیں بآسانی خرید سکتا ہے۔

کیا ہمارے ناشرین بھی سائنس، ٹکنالوجی علم و ادب کی ترقی کے لئے اس مسئلے کی طرف توجہ دیں گے۔ اور ایثار کے جذبے سے کام لے کر مناسب طباعتی اور اشاعتی معیار کے ساتھ اعلیٰ کتابیں سستے داموں مہیا کریں گے۔ یہ وقت کی اہم آواز ہے۔ جس پر توجہ دینا بہت ضروری ہے ———

گنج ہائے گراں مایہ

(قسط اوّل)

انجمن ترقی اُردو میں اردو، فارسی اور عربی کے نادر و کمیاب مخطوطات کا بڑا ذخیرہ موجود ہے، افسوس ہے کہ باوجود کوششوں کے اب سے پہلے ان مخطوطات کی وضاحتی فہرست تیار نہ ہو سکی۔ یہ ایک انتہائی ضروری اور اہم کام ہے کیوں کہ انجمن کے مخطوطات میں بعض ایسے ہیں کہ جن کا کوئی نسخہ دنیا کے کسی کتب خانے میں موجود نہیں ہے اور بہت سے مخطوطات ایسے ہیں جن کے نسخے دنیا میں دو تین سے زیادہ نہیں پائے جاتے۔ انجمن کی اشاعتی کمیٹی نے ان مخطوطات کی وضاحتی فہرست مرتب کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے اور اس فیصلے پر عمل بھی شروع ہو گیا ہے مشہور محقق افسر امروہوی صاحب کو اس کام پر متعین کیا گیا ہے۔ طے یہ کیا گیا ہے کہ فہرست مخطوطات کو کتابی شکل میں شائع کرنے سے پہلے قومی زبان میں بالاقساط شائع کیا جائے تاکہ دیگر اہل علم کے مشورے بھی حاصل کئے جا سکیں۔ انجمن کی خواہش ہے کہ مذکورہ فہرست میں یہ صراحت بھی کی جائے کہ ہر وہ مخطوطہ جو انجمن میں ہے اس کے دیگر نسخے کن کن کتب خانوں میں ہیں۔ امید ہے اہل علم اس سلسلے میں انجمن کی مدد فرمائیں گے اس بار دو مخطوطات کی تفصیل پیش کی جا رہی ہے آئندہ کوشش کی جائے گی۔ کہ قومی زبان کی ایک اشاعت میں کم از کم پانچ مخطوطات کا تعارف شائع کیا جائے۔ (ادارہ)

مثنوی اسرارِ محبت مصنفہ محبت بریلوی

سائز ۹ × ۵½ تعداد صفحات (۵۸) سطور فی صفحہ (۱۱) سن تصنیف ۱۱۹۷ھ سن کتابت ۱۲۴۳ھ

یہ مثنوی محبت نے ایک انگریز مسٹر جانسن (Johnson) کی فرمائش سے تصنیف کی۔ یہ وہی جانسن صاحب ہیں جن کو دربار لکھنؤ سے ممتاز الدولہ کا خطاب ملا تھا جانسن صاحب بڑے ادب پرور تھے لکھنؤ میں رہے تو اس صفت میں نیک نام رہے اور بنارس چلے گئے تو وہاں بھی رام جس محیط وغیرہ ان کے متوسل رہے۔ محبت نے سبب تالیف کے سلسلے میں اس انگریز کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے۔ ۔

کہ فرمائش ہے یہ اک نکتہ داں کی ‏ ‏ شفیق و قدر دانِ مہرباں کی
وہ ایسا صاحبِ والا مناقب ‏ ‏ کہیں والا مناقب جس کو صاحب
وہ مثلِ جاں و عالم جملہ تن ہے ‏ ‏ تبھی نام اس کا مسٹر جانسن ہے
لگاوے ہوش اس جا وہ سخنداں ‏ ‏ جہاں ہو عقل کی بھی عقل حیراں
کہاوے کیوں نہ مرزا یہاں وہ صاحب ‏ ‏ کہ ہے فخرِ فرنگستاں وہ صاحب

اسی سلسلے میں مسٹر جانسن سے اپنے تعلقات کا ذکر بھی کیا ہے اور سببِ تصنیف پر بھی روشنی ڈالی ہے سہ

قضارا یہ ہوا اک روز مذکور ‏ ‏ کہ افسانہ ہے اک دلچسپ مشہور
وہ قصہ سسّی اور پنّو کا ہیگا ‏ ‏ اگر منظوم ہو جاوے تو اچھا

سسّی پنّو کا قصہ مشہور خاص و عام ہے جسے پنجابی زبان سے اخذ کر کے محبت نے مثنوی کی صورت دی ہے۔ زیرِ نظر نسخے میں کتابت کی چند در چند غلطیاں ہیں ایک عنوان میں تاثیر کو تاسیر لکھا ہے۔ بائے معروف و مجہول میں کوئی امتیاز نہیں برتا۔ "اک" کے بدلے ہر جگہ "ایک" تحریر کیا ہے جس سے مصرعوں کا توازن صحیح نہیں رہتا۔ جس سے "کا" املا جسے قرار دیا ہے۔ ایک شعر یہ ہے سہ

ہوا یوں گھر سے اس دم اس کا جاناں ‏ ‏ کہ جیسے جاں ہو تن سے رواناں

اس شعر میں جانا اور روانا کو جاناں اور رواناں بنا دیا گیا ہے یہ غلطی بعض دوسرے مقامات پر بھی ہے۔ مثنوی اسرارِ محبت کی زبان میں کہیں کہیں قدامت کی جھلک بھی نظر آتی ہے۔ گزشتہ صدی کے عام استعمال کی مطابقت میں "کوئی" کو "فعلن" کی جگہ "فعل" کے وزن پر نظم کیا ہے۔ وہ "کو" "دو" کی صورت میں بدل کر "جو" کا قافیہ قرار دیا ہے یہ استعمال مرزا غالب کے زمانے تک جائز تھا۔

سنِ تصنیف۔ اسرارِ محبت کا سنِ تصنیف ۱۱۹۷ھ ہے جسے محبت نے "عجب قصہ ہے اسرارِ محبت" سے برآمد کیا ہے یہ مثنوی کا آخری مصرعہ ہے یہاں ایک شبہ واقع ہوتا ہے کہ نواب علی ابراہیم خان نے گلزارِ ابراہیم میں لکھا ہے کہ سال یک ہزار و یک صد و نود و شش ہجری باشند در لکھنؤ اقامت و مرا سلہ با راقم دارد چنانچہ در کمال محبت اشعارِ خود با مثنوی موسوم بہ اسرارِ محبت کہ حکایت عشق سسّی و پنّو بفرمودۂ ممتاز الدولہ مسٹر جانسن بہادر منظوم نمود، فرستاد اگر سنِ تصنیف ۱۱۹۷ھ ہے تو محبت نے ۱۱۹۶ھ میں مثنوی علی ابراہیم خان کے پاس کس طرح روانہ کردی اور اگر ۱۱۹۶ھ میں مثنوی کا بھیجنا مان لیا جائے تو سنِ تصنیف ۱۱۹۷ھ کیونکر صحیح ہو سکتا ہے ظاہر ہے کہ ۱۱۹۷ھ کو مادۂ تاریخ کی موجودگی میں نادرست نہیں کہا جا سکتا البتہ نواب علی ابراہیم خان کے بیان کی صحت مشکوک ہو جاتی ہے اور اصل بات ہے بھی یہی کیوں کہ نواب ابراہیم خان نے زمانہ ماضی کا اظہار "باشد" سے کیا ہے "بود" سے نہیں کیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود اپنے سن پر مطمئن نہیں تھے صرف اندازے سے ۱۱۹۶ لکھ دیا ہے ممکن ہے کہ انہیں در اصل ۱۱۹۷ھ میں مثنوی ملی ہو۔

حالاتِ مصنف۔ نواب محبت خاں محبت جن کا خطاب مظفر الدولہ شہباز جنگ تھا حافظ رحمت خاں والیٔ کیھڑ بریلی کے فرزندِ ارجمند تھے سنِ پیدائش ۱۱۶۵ ہے۔ اپنے والد حافظ رحمت خاں کے واقعۂ شہادت کے بعد ۱۱۸۸ھ میں گرفتار ہو کر لکھنؤ پہنچے لیکن جاں بخشی ہو گئی آخر حکومتِ اودھ و حکومتِ برطانیہ کے وظیفے سے زندگی گزار کر ۱۳ صفر ۱۲۲۴ھ مطابق ۱۸۰۹ھ کو بمقام لکھنؤ وفات پائی (حیاتِ حافظ رحمت خاں) مولوی عبد الغفور خاں نساخ نے سخن شعرا میں ان کا سنِ وفات

۱۲۲۲ھ لکھا ہے جو قابل اعتبار نہیں۔

نواب محبت خان علوم عربی و فارسی میں یگانۂ روزگار اور سنسکرت کے اچھے ماہر تھے۔ پشتو سے بھی کافی واقفیت تھی علم و ادب کے سوا سپہ گری و موسیقی میں بھی اچھی مہارت رکھتے تھے۔ سیر المتاخرین، عماد السعادت اور تاریخ سلیمانی کے مصنفین نے ان کی وجاہت و لیاقت کی بڑی تعریف کی ہے

محبت کو شعر و سخن میں خواجہ میر درد اور مرزا جعفر علی حسرت سے تلمذ تھا (سخن شعرا) بعد میں قلندر بخش جرأت سے اصلاح لینے لگے تھے (سراپائے سخن) فارسی میں مرزا فاخر مکین کی شاگردی اختیار کی تھی (انیس الاحبا) محبت کی تعریف میں ان کے استاد کا یہ مطلع مشہور ہے ؎

بس کہ گلچیں تھے سدا عشق کے ہم بستاں کے		ہوئے نوکر بھی تو نواب محبت خاں کے

محبت کا ہر زبان کا کلام کافی تھا لیکن ہنگامۂ غدر میں تلف ہو گیا۔ کچھ متفرق اشعار مختلف تذکروں میں ملتے ہیں۔ قواعد فارسی کا ایک "آمد نامہ" بھی لکھا تھا اور لغات کی ایک کتاب بھی ترتیب دی تھی لیکن یہ دونوں کتابیں نایاب ہیں۔

اسرار محبت کے کل اشعار کی تعداد ۱۹۵ ہے۔ اس کا آغاز اس طرح ہوتا ہے ؎

محبت نام اور ہر دل نگیں ہے		محبت سے کوئی خالی نہیں ہے

جو سمجھو ذاتِ مطلق فی الحقیقت		محبت ہے محبت ہے محبت

محبت بوئے گل، گل ہے محبت		محبت جزو اور کل ہے محبت

محبت باطن اور ظاہر محبت		محبت اوّل و آخر محبت

محبت کی ہمہ گیری کا اظہار (۴۲) اشعار میں ہے جس کا آخری شعر یہ ہے ؎

بھلا ایسا ہے بستانِ محبت		ہے بھولا جس سے ریحانِ محبت

حمد کے بعد نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (۹) اشعار ہیں اور اس کے خاتمے پر "در بیان اسرار عشق و تاثیر کردن می گوید" کے زیر عنوان (۲۲) ابیات میں دوبارہ تاثیرات عشق کی موشگافی کی گئی ہے۔

اختتام، مثنوی اسرار محبت کے آخری دو شعر یہ ہیں ؎

توقع ہے جو کوئی اہل نظر ہو		محبت سے کرے اس پر نظر دو

کہی تاریخ اس کی یہ بہ صنعت		عجب قصہ ہے اسرار محبت

ترقیمہ:۔ "تمام شد مثنوی نواب محبت خان ولد حافظ رحمت خاں در قصہ سسی و پنوں فی التاریخ دوئم شہر شوال بروز چہارشنبہ بوقت چاشت بدستخط حقیر پر تقصیر لاڈیکا رام ولد دال چند مرحوم ساکن اصالت پور چارٹی پرگنہ ترونی مضافات صوبہ دار الخلافت شاہ جہان آباد ۱۲۴۳ھ برائے خاطر در شست اخوند زادہ قلمی شد"

اس مثنوی کا ایک مخطوطہ نواب سر سالار جنگ حیدر آباد کے کتب خانے میں بھی ہے جو اس کی وضاحتی فہرست کے ص ۲۰۸ پر درج ہے اس نسخے کی توضیح کے بارے میں مرتب فہرست نصیر الدین ہاشمی نے سن کتابت کے ساتھ سن تصنیف بھی ۱۲۴۵ھ بتایا ہے تعجب ہے کہ انھوں نے گلزار ابراہیم سے سخن شعرا

تک کسی تذکرے کے مطالعہ کی تکلیف گوارا نہیں کی اور کتاب کو اس زمانے کی تصنیف ظاہر کیا جب اسکے مصنف کی وفات کو بیس اکیس سال ہو چکے تھے مثنوی اسرار محبت ایک البجیت السلطنت لکھنؤ سے طبع ہو چکی ہے جس کا ایک نسخہ انجمن کے کتب خانے میں محفوظ ہے لیکن اس میں یا تو کتابت کی غلطیاں ہیں یا اصل مخطوطے سے نقل کرنے میں احتیاط نہیں برتی گئی مثلاً مثنوی کا پہلا شعر جو ہم نے اوپر درج کیا ہے مطبوعہ نسخہ میں اس طرح ہے ؎

محبت نام در ہر دل مکیں ہے   محبت سے کوئی خالی نہیں ہے

ظاہر ہے کہ اس طرح مصرعے کے کوئی معنی نہیں نکلتے۔ اگر قلمی مثنوی کا تقابل کیا جائے تو اور غلطیاں بھی برآمد ہو سکیں گی۔

مثنوی محیط الحقائق

سائز ۶½×۴½ صفحات (۳۴۴) سطور فی صفحہ (۱۰) کاغذ دیسی۔ سن تصنیف ۱۲۳۴ھ

یہ کتاب ۲۰ اکتوبر ۱۹۴۴ء کو پنڈت برجموہن ناتھ کیفی نے انجمن ترقی اُردو کے کتب خانے کو عنایت کی۔ کتاب احتیاط کے ساتھ لکھی گئی ہے دونوں مصرعوں کے درمیان سُرخ رنگ کی دہری لکیریں ہیں حاشیہ سہ رنگا بنایا گیا ہے۔ عنوانات فارسی میں ہیں اور سُرخ لکھے گئے ہیں، ۲۰ قلمی رنگین تصاویر نے کتاب کی خوبصورتی میں خاصہ اضافہ کیا ہے مصنف نے متعدد غزلیں بھی مثنوی کی بحر میں لکھ کر شامل کی ہیں۔

مثنوی کے سن تصنیف کا اظہار مولراج نظمی کے نو شعر کے قطعہ سے ہوتا ہے جس کے آخری دو شعر یہ ہیں ؎

زہر سالِ تاریخش بہ محفل   بہ نظمی شب کسے میکرد مذکور

کہ صورت ساز معنے کرد املا   بگو آئینہ اسرار مستور

اس کے نیچے لکھا ہے "آئینہ اسرار مستور" مادہ تاریخ مذکور است۔ اس کے بعد ۱۲۳۴ھ درج ہے۔ مذکورہ بالا مادے میں "اسرار مستور" کے عدد ۱۱۶۸ ہوتے ہیں۔ اس لئے ۱۲۳۴ میں سے ۱۱۶۸ منہا کرنے کے بعد ۶۶ باقی رہتے ہیں جنھیں آئینہ کے اعداد قرار دینا پڑے گا لیکن آئینہ کے اعداد (۹۶) اُسی وقت ہو سکتے ہیں کہ ء کو خارج از حساب سمجھا جائے اور یہ طریقہ اصولِ تاریخ گوئی کے خلاف ہے۔

اس مثنوی کی کتابت کا انداز وہی ہے جو دوسری قدیم کتابوں کا ہے "اُن کو ایک" دکھایا کو دیکھایا گُل سے کو گُلسے اُس سے کو اُستی اور جس کو جسّی لکھا گیا ہے۔ یک بیک کا املا ایک مقام پر یکبیک قرار دیا ہے علی ہذا القیاس ــــ مصنف مثنوی محیط فارسی کے جید عالم و شاعر تھے اس لئے جو زبان استعمال کی ہے وہ کافی فارسی آمیز ہے اور فارسی محاورات کو اچھے انداز کے ساتھ اُردو کا جامہ پہنایا ہے مثلاً ؎

ہوا جوں گل وہ کرشن ایک روز خنداں   دیکھایا ماں کو حق کا راز پنہاں

اب اس محبوبِ عالم کا وہ احوال   بیاں کرنا ہے واجب تر بہ اجمال

برہمن تھا سری دہر ایک بدچال   کہ اس کو توسن ذلت کا پامال

وہ غائب نند کا ہونا بدریا   یہاں نا تھا پئے گفتن بدینا

مثنوی محیط الحقائق ایک مذہبی تصنیف ہے اس میں ہندوؤں کے اوتار سری کرشن کے حالات کو بھاگوت گیتا کے دسویں اسکندر سے اخذ کر کے نوے فصلوں میں قلم بند کیا گیا ہے۔

حالات مصنف:۔ مثنوی کے مصنف کا نام لالہ رام جس ہے وہ کھتری عرف مہرہ قوم کے فرد، لالہ گنگا بشن عاجز کے خلف الرشید اور لاہور کے متوطن تھے دہلی میں پیدا ہوئے اور وہیں تعلیم و تربیت پائی۔ تذکرہ گلزار ابراہیم میں ان کا ذکر مخموم تخلص کے تحت کیا گیا ہے اور (۲۳) اشعار نقل کئے گئے ہیں۔ ریاست رام پور کے کتب خانے میں گلزار کا جو مخطوطہ ہے اس میں مخموم کا حوالہ تو ضرور ہے لیکن حالات محیط کے ذیل میں دیئے گئے ہیں اور بہت مفصل ہیں کلام بھی تقریباً ۱۰۰ صفحات میں ہے جس میں تمام اقسام نظم شامل ہیں۔ اس مخطوطہ میں محیط کی دس مثنویوں کا ذکر ہے جن میں پانچ عشقیہ ہیں اور پانچ متصوفانہ۔ عشقیہ مثنویوں کی تفصیل یہ ہے ۔۔

(۱) محیط عشق ہیر و رانجھا کے حالات (۲) سستی پنو کی داستان

(۳) محیطِ درد ۔ مرزا صاحبان کے بیان میں (۴) حسن بخشی

(۵) حسن و عشق ۔ مادھونل اور کام کندن کے ذکر میں

تصوف کی مثنویوں کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) محیط الحقائق۔ ترجمہ بھاگوت گیتا (زیر نظر مثنوی) (۲) محیط الاسرار۔ ترجمہ بھگت مالا (یہ ۱۲۱۶ھ مطابق ۱۸۰۱ء کی تصنیف ہے)

(۳) محیط معرفت۔ ترجمہ جوگ باشششٹ (یہ ۱۲۱۸ھ مطابق ۱۸۰۳ء کی تصنیف ہے)

(۴) گلشن معرفت ۔۔ ترجمہ پوتھی پر بودھ۔ چندرا ودی ناٹک

(۵) محیط اعظم۔ ترجمہ پوتھی جنم ساکھی یا احوال گورو نانک (یہ ۱۲۲۰ھ مطابق ۱۸۰۵ء کی تصنیف ہے)

محیط اعظم کے دو حصے ہیں ہر حصے کا عنوان محل ہے محل اول میں گورو نانک سے گورو گوبند سنگھ تک اور ۔ ، دوسرے محل میں مادھودا س المخاطب بہ بندہ کا حال درج کیا ہے۔ محیط کی ایک تصنیف اور بھی ہے جس کا نام محیط دانش ہے اور وہ انوار سہیلی المعروف بہ کلیلہ دمنہ کا ترجمہ ہے) علی ابراہیم خان نے محیط کے حالات کی ابتدا اس طرح کی ہے "از دل برداشتگان سموم عشق و منسلکان سرکار ممتاز الدولہ مسٹر جانسن بہادر بودہ است بعد ازاں بہ سررشتہ داری پرمٹ ضلع بنارس مامور است در ۱۱۹۹ھ با راقم آثم در بنارس ملاقی شدہ (دیباچہ دستور الفصاحت ص۹۰)

اس مخطوطہ میں تقریباً ۹۰ صفحات پر محیط کے ہر قسم کے کلام کا انتخاب دیا گیا ہے۔

محیط کے چھوٹے بھائی لالہ جوہر سنگھ کا تخلص راہم تھا وہ بھی اپنے بھائی کی طرح مسٹر جانسن کے ملازم تھے پھر مسٹر ڈنگین کی عنایت سے غازی پور کے داروغہ پرمٹ ہو گئے تھے۔

محیط الحقائق کی ابتدا ان اشعار سے ہوتی ہے۔

بنام نقش بند صورتِ پاک منقش جس سے ہے سب لوحِ افلاک

یہ ہیں جو نقش گوناگوں ہویدا اسی کے کلکِ قدرت سے ہیں پیدا

فلک پر میں جو نور آگیں کواکب　　　اسی نقاش کے یہ نقش ہیں سب

زمیں پر یہ جو رنگارنگ ہیں گل　　　اسی کی ہے یہ نقاشی جز و کل

اس قبیل کے پچاس اشعار لکھ کر اپنے عقیدے کے اظہار میں مصنف کہتا ہے ؎

سوے کثرت ہو وحدت سے نمودار　　　گلوں سے کر دیا پُر سب یہ گلزار

اس کے بعد برہما، بشن اور مہادیو کی پیدائش اور ان کے اختیارات کا اظہار ایک بیت میں اس طرح کیا ہے ؎

انہیں تینوں کے ہے قبضے میں ہر دم　　　یہی راز الٰہی کے ہیں محرم

اس سلسلے میں مختلف اوتاروں کا تعارف کرانے کے بعد آٹھویں اوتار سری کرشن کی طرف رجوع کر کے کہتے ہیں

اب اس محبوب عالم کا وہ احوال　　　بیان کرنا ہے واجب تر بہ اجمال

کہ تا یہ نسخۂ فرخندہ فرجام　　　بنام پاک پا دے حسنِ انجام

نسخۂ زیر نظر کی ترتیب کی تمہید اور سری کرشن کے ظہور کے اسباب پر روشنی ڈالنے کے بعد "مناجات واجب بے ہمتا" ہے جسے ان اشعار پر ختم کیا گیا ہے۔ ؎

محیط اس یاوہ گوئی سے ہو خاموش　　　بدرگاہِ الٰہی رہ ادب کوش

طلب کر حق سے کچھ حاجت نہ زنہار　　　بذاتِ خود وہ ہے دانائے اسرار

کرے وہ لطف سے جو کچھ عنایت　　　سمجھ اس کو تو اے ناداں رعایت

اس مناجات کا سرا ساقی نامہ سے جا ملایا ہے جس کے آخر میں سات ابیات کی غزل درج کر کے پہلا ادھیائے "بہ سیدن راجہ پریچھت از بیسلائے سری کرشن جیو از سکھدیو سوامی" کے عنوان سے شروع کیا گیا ہے۔

پہلے ادھیائے کی آخری بیت یہ ہے

نظر بے پردہ گر آوے وہ محبوب　　　سناؤں پھر غزل تجھ کو خوش اسلوب

مگر کوئی غزل درج نہیں کی گئی ہے بلکہ اس کے بدلے دوسرا ادھیائے شروع کر دیا گیا ہے۔ آخری ادھیائے کا عنوان یہ ہے۔

"ادھیائے نودم از دہم اسکند در بیان خوبی دوارکا و اوقات شبانروزی سری کرشن جی و شرح کثرت اولاد و احفاد سری کرشن جیو"

اس ادھیائے میں سب سے کم اشعار ہیں یعنی صرف ۲۳۹ جن میں سری کرشن جی کی اقامت گاہ "دوارکا" کی تعریف و توصیف کی گئی ہے۔ در و دیوار اور خاک کی تعریف میں کہتے ہیں ؎

در و دیوار اس کی تھی سنہری　　　تمامی خاک وہاں کی تھی روپہری

دوارکا شہر کی تعریف کے بعد سری کرشن کی ازواج و اولاد کی تصریح کی ہے اوپر کے شعر کے دوسرے مصرع میں، روپہلی کے بدلے روپہری استعمال کیا ہے جو اردو لغات میں ایک اضافہ ہے۔

بکثرت ان کی بھی تھی جو کہ اولاد　　شمار ان سب کی یوں کرتے ہیں تعداد
کہ وہ ایک لاکھ شصت و یک الف تھے　　اور اس سے زیادہ ان سے پُر شرف تھے

یہ بیان نزد من کے اخلاف کے شجرہ میں بعد رسین پر ختم ہوتا ہے۔ خدا جانے محیط جیسے شاعر نے زیادہ کی یا کا سقوط کس طرح جائز رکھا۔

اختتام۔ آخری اشعار یہ ہیں ؎

محیطِ رحمتِ ایزد ہے پر جوشش　　سخن سازی سے بس اب ہو تو خاموش
پلا ساقی مے عرفان کا اک جام　　کہ میں نے داستان یہ کی ہے اتمام
مری مشکل جواب کی تو نے آساں　　بجا لاتا ہوں تیرا شکرِ احساں
بختمِ داستانِ روح پرور　　غزل سن مجھ سے اے ساقیِ کوثر

اس کے بعد (۱۱) اشعار کی ایک غزل لکھ کر کتاب ختم کر دی ہے اس غزل کا مطلع و مقطع ذیل میں درج کیا جاتا ہے ؎

حقیقت حق کی وہ سمجھے کماہی　　جو ہو کوئی واقفِ رازِ الٰہی
محیطِ عشق کا جو آشنا ہو　　کبھی کشتی نہ ہو اس کی تباہی

مثنوی کا نام محیط الحقائق غالباً مندرجۂ بالا مطلع کی بنیاد پر رکھا گیا ہے۔

ترقیمہ۔ کاتب نے اپنا نام اس طرح ظاہر کیا ہے ؎

"بدستخط بندہ شیو پرشاد در بلدۂ بنارس تحریر یافت"

سن کتابت تحریر نہیں ہے۔

اُردو کالج کراچی کے علمی رسالے

برگِ گل

بابائے اُردو سے متعلق ایک ضخیم نمبر شائع کر رہا ہے جس میں اُردو کے ممتاز ادیبوں کے مضامین شامل ہوں گے۔
برگِ گل کے اس خصوصی نمبر کی حیثیت بابائے اُردو سے متعلق ایک مستند کتاب کی ہوگی۔
جنوری کے دوسرے ہفتہ تک یہ نمبر چھپ کر آجائے گا۔
انجمن ترقی اردو کالج۔ اردو روڈ کراچی کے پتہ پر لکھ کر طلب فرمائیے۔　　قیمت سات روپے

گرد و پیش

تصویر کا ایک رُخ

قومی اسمبلی میں انگریزی کا بول بالا

باوجودیکہ اُردو اور بنگالی قومی زبانیں تسلیم کی جا چکی ہیں۔ اور ان کو مکمّل طور پر اختیار کرنے کے فیصلے کے لئے دس سال کا عرصہ مقرر ہو چکا ہے۔ لیکن بجائے اس کے کہ ہم زیادہ سے زیادہ یہ کوشش کریں کہ یہ عرصہ کم ہو جائے۔ یا کم از کم اس عرصۂ تسلیم خود کو اپنی قومی زبانوں کے لئے تیار کر لیں تاکہ یہ عرصہ اور زیادہ نہ بڑھ جائے اہم حلقوں میں انگریزی کی گرویدگی کم نہیں ہوتی جس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اگر ان حلقوں کا یہی حال رہا تو قومی زبانیں دس سال تو کیا سو سال میں بھی اپنا اصل مقام حاصل نہیں کر سکیں گی۔

اس بات کا افسوسناک مظاہرہ ہماری قومی اسمبلی میں ہوتا ہے جب کہ وزیر قانون مسٹر محمد منیر نے مفتی محمود کو یہ بتایا کہ انگریزی اس وقت تک سرکاری زبان رہے گی جب تک کہ اس کی جگہ کسی اور زبان کو سرکاری زبان کا درجہ دینے کا انتظام نہیں ہو جاتا۔ اس کے علاوہ قومی اسمبلی کے اسپیکر جناب تمیز الدین صاحب نے ارکان کو یہ مشورہ بھی دیا کہ وہ ضمنی سوالات۔ وقفۂ سوالات میں۔ انگریزی میں کیا کریں۔

وزیر قانون نے یہ بھی بتایا کہ آئین کی دفعہ ۲۱۵ کے تحت اُردو اور بنگالی کو قومی زبان تسلیم کیا گیا ہے اور ۱۹۷۲ء تک انگریزی کے استعمال کی اجازت دی گئی ہے۔ اس کے بعد صدر ایک کمیشن مقرر کریں گے۔ جو متبادل انتظام کے متعلق تجاویز پیش کرے گا جب اُن سے یہ سوال کیا گیا کہ عدالتوں میں تمام کام انگریزی میں کیوں ہوتا ہے تو انھوں نے جواب دیا کہ ہائیکورٹ کی زبان اب بھی انگریزی ہے اور بدستور انگریزی رہے گی۔ تا وقتیکہ کمیشن کسی متبادل انتظام کی سفارش نہیں کرتا۔

مشرقی پنجاب میں اُردو صحافت کا زوال

جب سے مشرقی پنجاب میں اُردو کو ختم کرنے کی آخری کوششیں کی گئی ہیں تب سے وہاں اُردو صحافت بھی رو بہ زوال ہے۔ صحافیوں میں یہ خیال جاگزیں ہو چکا ہے کہ اُردو صحافت کا اس خطّہ میں کوئی مستقبل نہیں۔ اس لئے انھوں نے اُردو کی جگہ پنجابی میں کام شروع کر دیا ہے۔ سردار امر سنگھ دوسانجھ اور سردار سادھو سنگھ ہمدرد نے جو لاہور سے روزنامہ "اجیت" اُردو میں نکالا کرتے تھے اور خود بھی اچھے اُردو لکھنے والوں میں شمار ہوتے تھے۔ اپنے اپنے پنجابی اخبار نکال لئے ہیں۔

دوسانجھ صاحب نے اکالی پتر کا نام کا اخبار جالندھر سے نکالا ہے اور ہمدرد صاحب نے اپنے اردو روزنامے کو پنجابی میں بدل لیا ہے اسی طرح ماسٹر تارا سنگھ کا اردو اخبار پربھات گو کہ اب بھی نکل رہا ہے مگر اس کے ساتھ انھوں نے پنجابی زبان کا روزنامہ جتھیدار بھی جاری کر رکھا ہے۔ تقسیم کے بعد مشرقی پنجاب سے سات اُردو روزنامے نکل رہے تھے مگر اب یہ تعداد سات سے چار ہو گئی ہے۔ اور شاید آئندہ اس سے بھی کم ہو جائے۔

اردو اخبارات اب صرف "اگلے وقتوں" کے لوگ ہی پڑھتے ہیں۔ نئی پود اردو ادب اور صحافت سے قطعاً نابلد ہے۔ یہاں کے پڑھے لکھے طبقے میں یہ تاثر کار فرما ہے کہ اُردو زبان کے ختم ہونے کے بعد اُردو صحافت بھی آٹھ دس سالوں کی مہمان ہے

قومی اسمبلی میں اُردو

قومی اسمبلی میں وقفۂ سوالات کے دوران مسٹر غلام محمد دسن نے یہ اصرار کیا کہ وزیر مواصلات کو میرے سوالات کا جواب اردو میں دینا چاہیئے۔ وہ سابق سندھ میں سڑکوں کی تعمیر کے متعلق چار سوالات کا جواب مانگ رہے تھے۔ وزیر مواصلات نے ان سوالات کا جواب انگریزی میں دیا جب اُن سے اردو میں جواب دینے پر اصرار کیا گیا تو انھوں نے بنگالی زبان میں جواب دینے شروع کئے۔ اسپیکر نے مسٹر غلام محمد دسن کو مشورہ دیا کہ وہ جواب کا ترجمہ سننے کے لئے ہیڈ فون استعمال کریں۔ لیکن مسٹر دسن نے اس سے صاف انکار کر دیا اور کہا وزیر مواصلات اُردو بخوبی جانتے ہیں۔ وہ کل مجھ سے دیر تک اُردو میں گفتگو کرتے رہے ہیں۔ لیکن اس وقت وہ شعوری طور پر اس سے گریز کر رہے ہیں۔

تصویر کا دوسرا رُخ

اردو کو جلد از جلد سرکاری زبان بنایا جائے

پاکستان وہ واحد بدقسمت ملک ہے جس کے قیام میں سیاسی جدوجہد میں سب سے نمایاں حصّہ قومی زبان کا رہا ہے اور جہاں قیام پاکستان کے بعد قومی اور عوامی خواہشات کے باوجود سب سے زیادہ بے توجہی اسی مسئلے سے برتی گئی ہے۔ گیارہ سال کے بعد قومی زبانوں کو تسلیم کیا گیا لیکن سرکاری زبان اب تک وہی ہے جس کے خلاف سیاسی جدوجہد کی گئی تھی۔ اور اس کی مدّت کا صحیح تعین بھی اب تک نہیں کیا جا سکا ہے۔ دس سال کی طویل مدّت اس لئے رکھی گئی ہے کہ یہ عرصہ گزر جانے کے بعد یک کمیشن اس امر کا جائزہ لے گا کہ سرکاری زبان انگریزی رہے یا کوئی اور۔ یہ ایک ایسا افسوسناک رویّہ ہے جو قومی۔ تہذیبی اور ملکی مفادات اور استحکام کو روز بروز کمزور کر رہا ہے۔

اسی اہم اور نازک مسئلے کی طرف انجمن ترویج اُردو نے لاہور میں حکومت پاکستان کی توجہ مبذول کرائی ہے اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ اُردو کو جلد از جلد سرکاری زبان بنایا جائے۔ یہ مطالبہ انجمن کے زیر اہتمام ایک اجلاس میں کیا گیا جو لاہور میں۔ بی۔ این۔ آر۔ آڈیٹوریم میں منعقد ہوا تھا۔ اس اجلاس کی صدارت چودھری نذیر احمد خان سابق اٹارنی جنرل پاکستان کر رہے تھے۔

اجلاس میں یک قرارداد منظور کی گئی جس میں حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ آئین کی اس دفعہ کو منسوخ کیا جائے کہ ۱۹۷۲ء میں ایک لسانی کمیشن اُردو کو سرکاری زبان بنانے کے امکانات کا جائزہ لے گا۔ قرارداد میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ نہ صرف اس دفعہ کو منسوخ کیا جائے بلکہ اُردو کو جلد از جلد سرکاری زبان بنانے کی کوشش کی جائے۔ ایک اور قرارداد میں محبّ وطن افراد سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ بول چال اور تحریر میں قومی زبان کو ذریعہ اظہار بنائیں اور اس کی ترویج کی کوشش کریں۔ اس سلسلے میں قرارداد میں قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے ارکان سے بھی اپیل کی گئی ہے کہ اُردو کو اس کا مناسب مقام دلانے کی

جدوجہد میں قومی نمائندگی کا حق ادا کریں۔ ایک اور قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ علاقائی زبانوں کو قومی زبانوں سے نہ الجھایا جائے۔

اس اجلاس سے چودھری نذیر احمد خاں کے علاوہ ڈاکٹر سید محمد عبداللہ، ڈاکٹر مس خدیجہ فیروزالدین ڈاکٹر عبدالسلام خورشید اور ڈاکٹر رفیق احمد خاں نے بھی خطاب کیا۔

اردو کو ذریعۂ تعلیم بنائے بغیر مغرب کے افکار ہماری سمجھ میں نہیں آسکتے

اورینٹل کالج کے یوم تاسیس کے موقعہ پر پروفیسر حمید احمد خاں پرنسپل اسلامیہ کالج نے اردو کو ذریعۂ تعلیم بنانے پر زور دیا۔ وہ اس تقریب کی صدارت کر رہے تھے یونیورسٹی اورینٹل کالج کا ۹۲واں یوم تاسیس مینارڈ ہال میں منایا جا رہا تھا۔

جناب صدر نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے پہلے تو کالج کے قیام کے اصل مقصد اور پرنسپل کی اس شکایت کا ذکر کیا کہ گزشتہ چند سال سے کالج میں مغربی زبانوں کا نفوذ بڑھ رہا ہے حالاں کہ اس کا قیام جس مقصد کے تحت عمل میں لایا گیا تھا وہ یہ تھا کہ ملک کے قدیم علوم کو نئے ماحول کے لئے قابلِ قبول بنایا جائے اور علوم جدید کو اُردو کے ذریعہ پڑھایا جائے۔ لیکن اب یہ کالج مشرقی تہذیبوں کا دارالتحقیق اور دارالتعلیم ہونے کے بجائے مشرقی اور مغربی زبانوں کا ادارہ بن گیا ہے صدر جلسہ نے فرمایا "کہ اگر ہماری قومیت کی بنیادیں بدستور قائم رہیں تو ان نو واردوں سے ملاقات کسی تشویش کا باعث نہیں۔ میری رائے میں عربی فارسی اور اُردو میں نئے عناصر کا داخلہ اُن کے احیاء و استحکام کا باعث ہو گا۔

قومی زبان اُردو کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا "مغربی علوم کے مطالب کو قومی زبان میں ادا کیجئے۔ یہ نسخہ ایک نہیں سو بیماریوں کا علاج ہے۔ میں آپ سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک ہم انگریزی کو ذریعۂ تعلیم بنائے رکھیں گے یورپی انسان کے پیدا کئے ہوئے افکار غیروں کی خیرات کی طرح ہماری ہتھیلی پر پڑے رہیں گے لیکن یہی مضامین اُردو میں پڑھائے جائیں تو ہمارے جزوِ بدن بن جائیں گے۔" اُن کے اس ارشاد پر ہال تالیوں سے کافی دیر تک گونجتا رہا۔ یوم تاسیس کے اس موقعہ پر ہال حاضرین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا اور اکثریت شہر کے اہلِ علم و ادب پر مشتمل تھی۔

برطانیہ میں اُردو والے

برطانیہ میں غیر ملکیوں کی تعداد غیر معمولی ہے۔ اور ان غیر ملکیوں میں پاکستانیوں کی بہت بڑی تعداد شامل ہے۔ پاکستانیوں کی ایک کثیر تعداد محنت مزدوری سے اپنا پیٹ پالتی ہے اور برطانیہ کے صنعتی اداروں میں مزدوروں کی ضروریات پوری کرتی ہے لیکن انگریزی زبان برطانوی صنعت کاروں اور پاکستانی مزدوروں کے درمیان ایک مسئلہ بنی ہوئی ہے۔ اسی دقت اور مشکل کے پیش نظر ویسٹ رائیڈنگ، یارک شائر کے صنعت کار اور سرکاری عہدیدار، اُردو محاورات اور زبان کی کتابوں کا مطالعہ کر رہے ہیں تاکہ اس علاقے کی پاکستانی آبادی اور ان کے درمیان زبان کی جو رکاوٹیں حائل ہیں وہ دور ہو جائیں۔ حال ہی میں برگ ہاؤس کی ایک روزہ کلاس میں شرکت کرنے کے لئے علاقائی صنعت کے سترہ نمائندوں اور عہدیداروں نے ایک دن کی رخصت لی تھی۔ اس کلاس میں مسٹر آر۔ اے۔ ایچ کے زیری پاکستان ہائی کمیشن کے افسر رابطہ مقیم بریڈفورڈ نے انہیں اُردو کے ایک سو ہیں مفید الفاظ اور جملے سکھائے جس کے بعد انھوں نے کارخانے کے تین پاکستانی مزدوروں سے اردو بولنے کی مشق کی۔ اس کے علاوہ بریڈفورڈ اور ڈیوس بری میں پاکستانی انگریزی سکھانے والی شام کی کلاسوں میں شرکت کر رہے ہیں۔ ان کلاسوں کا انتظام مقامی حکام کر رہے ہیں۔ برطانیہ میں پاکستانی برادری کی مدد کرنے کے لئے بریڈفورڈ، یارک شائر کی سٹی پولیس کے گیارہ ارکان بھی اردو کلاس میں اُردو سیکھنے کے لئے شریک ہو رہے ہیں۔

بریڈفورڈ کے چیف کانسٹیبل مسٹر ایچ ابیلسن نے اس مہم کا دلی خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ لوگوں نے اس کلاس میں شرکت کرنے کا فیصلہ اپنے طور

پر کیا ہے۔ اور انھوں نے اس وجہ سے اُردو سیکھنی شروع کی ہے کہ وہ پاکستانیوں کی مدد حتی الامکان زیادہ سے زیادہ کرنا چاہتے ہیں۔

ان پولیس افسروں کے اُردو کلاسوں کے استاد مسٹر ریاض شاہد ہیں جو کراچی کے باشندے ہیں اور تین سال سے بریڈ فورڈ میں رہ رہے ہیں۔

اُردو میں اعلیٰ تعلیم

جب سے اُردو کو قومی زبان کا درجہ حاصل ہوا ہے۔ مختلف حلقوں سے یہ بات بار بار اٹھائی جا رہی ہے کہ اُردو میں اعلیٰ تعلیم کے لئے مناسب اور موزوں کتابیں نہیں ہیں جب کہ اس بارے میں متعدد بار اس مسئلے کی وضاحت کی جاتی رہی ہے کہ ایسا نہیں ہے کہ اردو میں اعلیٰ تعلیم کے لئے کسی بھی مضمون کی ایسی کتابیں موجود نہیں ہیں جو اعلیٰ درجوں میں پڑھائی جا سکیں۔ اور بعض ایسے مضامین جن میں یہ دقت ہو رہی ہے۔ اس کو دور کرنے کا طریقہ یہ نہیں ہے کہ ہم یہ رٹتے رہیں کہ ہمارے پاس کتابیں نہیں ہیں بلکہ اس دقت کو دور کرنے کے لئے عملی قدم اٹھانا چاہیئے۔ ہمیں خوشی ہے کہ پنجاب یونیورسٹی نے پروفیسر حمید احمد خان کی نگرانی میں اُردو ترقیاتی کمیٹی قائم کر کے ایک قابل تعریف اقدام کیا ہے۔ یہ کمیٹی اُردو میں اعلیٰ تعلیم کی سہولتیں بہم پہونچانے کے لئے درسی کتابیں تیار کرائے گی۔ توقع ہے کہ آئندہ تعلیمی سال تک اُردو میں طبعیات اور اقتصادیات کی ایک ایک درسی کتاب مکمل ہو جائے گی۔ ہمارا خیال ہے کہ اس رفتار کو زیادہ تیز کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ہم جلد از جلد تمام مضامین کی ایسی ہی کتابیں تیار کرا سکیں۔ جس کی طرف پنجاب یونیورسٹی کو توجہ دینی چاہیئے۔ اور حکومت کو ہر ممکن اعانت اور امداد اس اہم اور مفید کام میں بہم پہونچانی چاہیں۔

ترکی میں اُردو کی ترویج کا مطالبہ

اُردو دنیا کی ان عظیم زبانوں میں پہلے ہی سے شمار کی جاتی ہے۔ جس کا اثر و نفوذ اپنے ملک سے باہر بھی پھیلا ہوا ہے اُردو کی اس اہمیت کے پیش نظر یہ ضروری ہے کہ دنیا کے تمام ممالک میں اور خصوصاً اُن ممالک میں جن سے پاکستان کے روابط بہت قدیم اور گہرے ہیں ایسی تحریکیں پیدا ہوتی رہیں جو اُردو سے دلچسپی اور موانست پیدا کرائیں۔

اسی بات کے پیش نظر پاکستان کے مشہور طبیب مجلس اخوان پاکستان و ترکیہ کے صدر اور استنبول یونیورسٹی کے شعبہ تاریخ طب کے رکن پروفیسر حکیم شیر ماسلی نے (جو آج کل حکومت ترکیہ کے مہمان ہیں) حکومت ترکیہ کے تعلیمی اداروں کے ارباب اختیار سے مطالبہ کیا ہے کہ پاکستان اور ترکیہ کے درمیان اساتذہ اور طلباء کے تبادلے کا کام شروع کیا جائے۔ آپ نے یہ مطالبہ بھی کیا ہے کہ ترکیہ کے تعلیمی اداروں میں اُردو زبان کی تعلیم و تدریس کا سلسلہ بھی حسب سابق جاری کیا جائے۔ پروفیسر شیر نے یہ امید ظاہر کی ہے کہ یہ سلسلہ اگلے مارچ میں شروع ہو جائے گا۔

کراچی میں مشرقی علوم کے امتحانات

انٹرمیڈیٹ اور ثانوی تعلیمی بورڈ کراچی نے اعلان کیا ہے کہ بورڈ ۱۹۶۳ء میں اپنے دوسرے امتحانات کے ساتھ پہلی بار اسنادِ شرقیہ کے امتحانات بھی لے گا۔ جو امیدوار ان امتحانات میں شریک ہونا چاہتے ہیں وہ ۴؍جنوری ۱۹۶۳ء تک بورڈ میں اپنا نام رجسٹر کرالیں۔

سوالات کا جواب اردو میں دیا جا سکتا ہے۔

پشاور کے انٹر اور سیکنڈری تعلیمی بورڈ نے فیصلہ کیا ہے کہ گیارہویں اور بارہویں جماعتوں کے طلباء ۱۹۶۳ء اور اس کے بعد منعقد ہونے والے امتحانوں میں اردو میں سوالات کا جواب دے سکتے ہیں۔

صرف انگریزی میں امتحان

کراچی بورڈ آف انٹر اور سیکنڈری ایجوکیشن نے اعلان کیا ہے کہ ایسے طلبا جو پاکستان کی زبان یا کلاسیکی زبان میں ادیب عالم اور فاضل کے امتحانات پاس کر چکے ہیں۔ پرانے قواعد کے مطابق پہلے کورس میں ۱۹۶۴ء تک

صرف انگریزی اور دوسرے ایڈیشنل مضامین اور سائنس کے امتحان میں شریک ہو سکتے ہیں۔ نئے نصاب کے مطابق طلبا صرف انگریزی امتحان میں شریک ہو سکتے ہیں۔

قومی اسمبلی میں قومی زبانیں

ہماری قومی اسمبلی میں پچھلے دنوں خارجہ پالیسی پر جو بحث جاری تھی۔ اس میں پچاسی ارکانِ اسمبلی نے حصّہ لیا۔ جنھوں نے اپنے خیالات کا اظہار جن زبانوں میں کیا اس کی تفصیل دل چسپی سے خالی نہیں ہوگی۔

ان پچاسی ارکان میں سے تیس نے انگریزی زبان کو اٹھارہ ارکان نے اُردو کو اور دو نے بنگالی زبان کو اظہار کا ذریعہ بنایا۔ اجلاس میں سب سے طویل تقریر محمد حسین چٹھہ نے اُردو میں اور سب سے مختصر تقریر بیگم رقیہ انور نے بنگالی میں کی۔

ماتم میں ہم شریک ہیں

ڈاکٹر غلام یزدانی کا انتقال

موت ایک ایک کر کے وہ چراغ بجھاتی چلی جارہی ہے جن کی روشنی میں نسلوں نے اپنی راہیں تلاش کی تھیں جب بھی کوئی چراغ بجھتا ہے۔ تاریکی اور گہری ہو جاتی ہے۔ ایک چراغ اور بجھ گیا۔ ڈاکٹر غلام یزدانی کا انتقال ہوگیا۔ آپ کی عمر ۸۰ سال تھی اور آپ سابق ریاست حیدر آباد دکن کے محکمۂ آثارِ قدیمہ کے ناظم اور ہندوستان کے اہم ماہر فن سمجھے جاتے تھے آپ نے ایلورا اور اجنتا کی سنگ تراشی اور رنگ کاری پر جو کتابیں لکھی ہیں وہ علمی دنیا میں بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں۔ ڈاکٹر غلام یزدانی صاحب جہاں ماہر آثارِ قدیمہ کی حیثیت سے مشہور تھے وہاں ایک اچھے ادیب اور صاحب طرز مضمون نگار کی حیثیت سے بھی اُن کا اہم مقام ہے۔ حکومت ہند نے ان کی اعلیٰ صلاحیتوں اور ادبی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے انھیں "پدما بھوشن" کا خطاب بھی دیا تھا۔

بھارتی مورخ ڈاکٹر سین کی رحلت

عالِم کی موت عالَم کی موت کہی جاتی ہے۔ یہ خبر علمی و ادبی حلقوں میں افسوس کے ساتھ سُنی جائے گی۔ کہ مشہور و معروف مورخ اور دہلی یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر ڈاکٹر سریندر ناتھ سین ۷۲ سال کی عمر پاکر وفات پا گئے۔

ڈاکٹر سین مرہٹوں کی تاریخ پر سند سمجھے جاتے تھے وہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی پر بھی لکھی ہوئی ایک کتاب کے مصنف تھے۔

ممتاز امریکی ادیب کی رحلت

خبر ملی ہے کہ ایک ممتاز امریکی ادیب اور نیویارک ہیرلڈ ٹریبیون کے سابق مدیر اسٹینلے ورکر ۹۴ سال کی عمر پاکر اپنے گھر میں پراسرار طور پر مردہ پائے گئے۔ جسٹس آف پیس نے ان کی لاش کا طبی معائنہ کرنے کا حکم دیا ہے جس کے بعد ضروری تحقیقات کی جائیں گی۔

یادوں کے چراغ

باری علیگ کی برسی

مشہور مصنف۔ صاحب طرز ادیب اور صحافی مولانا باری علیگ کی تیرھویں برسی لاہور میں منائی گئی۔ باری علیگ کا بیالیس سال کی عمر میں انتقال ہوا تھا اور وہ لائل پور میں سپردِ خاک کئے گئے تھے۔

باری علیگ نے "ہو کمپنی کی حکومت" لکھنے پر پورے ملک میں مشہور ہوئے تھے۔ اپنی عملی زندگی کا آغاز صحافت سے کیا تھا۔ انھوں نے اپنی مختصر زندگی میں آٹھ کتابیں تصنیف کیں۔ یہ کتابیں چھپنے کے بعد مقبول ہو چکی ہیں۔ ان کتابوں میں کمپنی کی حکومت۔ کارل مارکس۔ محمد عربی، مشین اور مزدور۔ تاریخ کیا ہے۔ پیکار۔ انقلاب فرانس۔ اور تاریخ کا مطالعہ ہیں۔ آخر الذکر کتاب کا پہلا حصہ شائع ہوا تھا اور دوسرا حصہ ابھی زیر تحریر تھا کہ مولانا کا انتقال ہو گیا۔ ضرورت ہے کہ دوسرا حصہ جلد شائع کیا جائے۔

یوم ظفر علی خان

مولانا ظفر علی خان نے مسلمانوں کی سیاسی و صحافتی زندگی میں جو کارنامے انجام دیئے ہیں وہ عرصۂ دراز تک بھلائے نہیں جا سکیں گے انھوں نے مسلم مخالفت کے دل شکن دور میں کلمۂ حق بلند کیا اور مسلم آزار طوفانوں کا مقابلہ جواں مردی اور پامردی کے ساتھ ساری زندگی کرتے رہے۔ اسلام کے اسی بطلِ جلیل کی یاد میں لاہور میں یوم ظفر علی خاں منایا گیا جس میں وزیر ریلوے مسٹر عبدالوحید خان صاحب نے مولانا ظفر علی خان کو شاندار خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے مشورہ دیا کہ مولانا کے مقالات اور نگارشات کے مجموعے شائع کئے جائیں تاکہ نئی پود اس عظیم فرزند قوم کی قومی خدمات سے صحیح معنوں میں روشناس ہو سکے۔

یہ جلسہ یونیورسٹی پریس کلب کے زیر اہتمام مرکز تعمیرِ نو میں منعقد ہوا تھا۔ مولانا صلاح الدین احمد حکیم احمد شجاع اور ڈاکٹر عبدالسلام خورشید نے اپنے مقالے پڑھے اور مولانا نصر اللہ خان عزیز نے تقریر فرمائی۔

مولانا ظفر علی خان کی یاد میں ایک اور جلسہ اخبار فروشں یونین کی طرف سے اخبار مارکیٹ لاہور میں ہوا۔ مولانا کوثر نیازی نے بابائے صحافت کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ مولانا صرف ایک اخبار نویس ہی نہ تھے بلکہ انھوں نے انگریزوں کے پر آشوب دور میں آزادی کا نعرہ بلند کیا اور قوم کی سیاسی رہنمائی کی۔ جلسے میں اور بہت سے مقررین نے بھی تقریریں کیں اور مولانا کی یاد کو دلوں میں تازہ کر دیا۔

ڈاکٹر زور کی خدمات

ڈاکٹر زور اُردو کے ایک سپاہی تھے جو ساری عمر اُردو محاذ پر انتھک اور بے لوث جنگ کرتے رہے۔ ڈاکٹر صاحب کی یاد میں دفتر ترقی اُردو بورڈ میں ڈاکٹر رضی الدین صدیقی صاحب کی صدارت میں ایک جلسہ ہوا جس میں انجمن ترقی اُردو ادارۂ مصنفین پاکستان۔ آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس۔ بہادر یار جنگ اکادمی۔ اور انجمن طلبائے قدیم جامعہ عثمانیہ کے نمائندے شریک تھے۔ ان کے علاوہ ادیبوں۔ شاعروں اور علم دوست حضرات نے کافی تعداد میں شرکت کی۔

ڈاکٹر رضی الدین صدیقی صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا کہ "آج پاکستان میں اُردو زبان کو جو قومی زبان تسلیم کیا گیا ہے۔ وہ برصغیر میں اردو زبان کے دو ستون ڈاکٹر عبدالحق اور ڈاکٹر زور کی انتھک کوششوں کا نتیجہ ہے۔" انھوں نے کہا: "گزشتہ دو سال میں اس برصغیر کے یہ دونوں ستون اردو داں طبقہ کو داغ مفارقت دے گئے۔ اب زبان اور ادب کی ترقی کے لئے ان جیسے خدمت گزاروں کی شدید ضرورت محسوس کی جا رہی ہے"

جلسہ میں خواجہ حمید الدین شاہد، سید الطاف علی بریلوی۔ جوش ملیح آبادی۔ ڈاکٹر شوکت سبزواری۔ جلیل قدوائی اور دیگر اکابرین نے بھی تقاریر کیں جمیل نقوی اور مجیب خیر آبادی نے منظوم نذرانۂ عقیدت پیش کیا۔

یوم سرسید

سرسید احمد خاں اسلامیانِ ہند کے وہ محسن تھے جنھوں نے صحیح معنوں میں مسلمانوں کو تباہی کے غار میں گرنے سے بچایا۔ یہ سرسید احمد خاں کی ہی مساعی جمیلہ تھیں جن کا نتیجہ ہم پاکستان کی صورت میں دیکھ رہے ہیں۔

یوم سرسید احمد خان کے سلسلے میں ایک اجلاس مرکز تعمیر نو میں طلبائے قدیم علی گڑھ کے زیر اہتمام لاہور میں منعقد ہوا جس کی صدارت کے فرائض سابق جسٹس مسٹر خورشید الزمان نے انجام دیئے۔ اس اجلاس میں سرسید احمد خان کو نہایت شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا گیا۔ تعمیر نو کے ڈپٹی ڈائرکٹر مسٹر فضل حمید نے اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا "سرسید احمد خاں کی زندگی کا سب سے تابناک پہلو یہ ہے کہ وہ اپنے مفاد پر اپنی منفعت کو قربان کر دیتے تھے۔ جو ان کے مشن میں ہم نوا ہوتا اس کے ساتھ ہو جاتے اور جو کوئی مقصد کی راہ میں حائل ہوتا اس سے کٹ جاتے تھے۔ سرسید احمد خان اپنی پرخلوص مساعی اور قربانی سے اپنی عظمت کے انمٹ نقوش چھوڑ گئے ہیں۔"

ملتان میں سرسید احمد خان کی یاد قومی اسمبلی کے ۱۸ اور صوبائی اسمبلی کے اراکین نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ سرسید احمد خاں کی یاد میں ایک اقامتی یونیورسٹی ملتان میں قائم کی جائے۔ اس تجویز پر غور ہو رہا ہے یہ یونیورسٹی سرسید احمد خان یونیورسٹی کے نام سے قائم کی جائے گی۔

اس آئینہ خانے میں

امریکی شاعر اور پاکستانی مشاعرے مشاعروں کو ہند و پاک کی تہذیبی اور ادبی روایات میں ہمیشہ ایک اہم مقام حاصل رہا ہے تخلیق کا عمل کرتے وقت شاید یہ ضروری ہوتا ہے کہ وہ سامع سے ربط رکھے بغیر وجود میں نہیں آتی۔ اسی لئے دنیا میں فنون کی تاریخ اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ جب تک اس کے رشتے براہِ راست عوام سے قائم نہیں ہوتے وہ قوم نہ تہذیبی ترقی کرتی ہے اور نہ اس کا خزینۂ ادب و فنون کے کارناموں سے معمور ہو سکتا ہے مشاعرے ہمارے یہاں عوام سے براہِ راست رابطہ پیدا کرنے کی کوشش سے ظہور میں آئے تھے۔ یہ کام مغرب میں کتابوں کی زیادہ سے زیادہ اشاعت اور تعلیمی علمی فروغ کے ذریعہ انجام دیا جاتا رہا ہے لیکن پھر بھی فنکار کو وہ تسکین نصیب نہیں ہوتی جو عوام سے براہِ راست خطاب کر کے حاصل کی جا سکتی ہے۔ اسی لئے یورپ میں نئی نسل کے شاعروں کے یہاں یہ رجحان فروغ پا رہا ہے کہ وہ بجائے کتاب چھپوانے کے کسی سڑک پر کھڑے ہو کر چند سامع اکٹھے کر لیتے ہیں اور عوام کو اپنی چیزیں خود سنا کر تسکین حاصل کرتے ہیں۔ ایسے اقدامات کو وہاں حیرت سے دیکھا جاتا ہے۔ اور ایک انقلابی طرز فکر سمجھا جاتا ہے جب کہ پاک و ہند میں اس طریقے نے باقاعدہ ایک تہذیبی ادارے کی صورت اختیار کر رکھی ہے جس کا بہت گہرا اثر ممتاز امریکی ناول نگار اور شاعر جیسی اسٹورٹ پر ہوا۔

جیسی اسٹورٹ آج کل پاکستان کے دورے پر آئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے مشاعروں پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں جس طرح شعر و شاعری کی محفلیں جمتی ہیں اور شاعروں کو جس طرح داد دی جاتی ہے یہ طریقہ مجھے بہت پسند آیا۔ اور اب میں کوشش کروں گا کہ اس رواج کو اپنے ملک میں عام کروں۔" پشاور میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے شعبۂ اطلاعات کے ہال میں امریکی شاعر نے تقریر کرتے ہوئے پاکستانی شاعروں کی بڑی تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے کہیں ایسے شاعر نہیں دیکھے اور نہ کہیں اس طرح شاعروں کی قدردانی ہوتی ہے جس طرح مشاعروں کے ذریعہ شاعروں کو خراج عقیدت پیش کیا جاتا ہے اس سے پاکستانیوں کے ذوقِ شعری اور اعلیٰ مذاق کا پتہ چلتا ہے انہوں نے کہا کہ اس طرح شاعروں کے حوصلے بلند ہوتے ہیں۔ میں کوشش کروں گا کہ شاعری کے فروغ کے لئے اس قسم کے مشاعروں کو امریکہ میں رواج دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہر شعر کے اختتام پر "واہ، واہ"

سے شاعری کو بڑی تقویت حاصل ہوتی ہے انھوں نے کہا کہ میں نے یہ محسوس کیا ہے کہ پاکستانی ادبیات اور شاعری کے عاشق ہیں۔ ان کی زبان ادبی لحاظ سے بڑی وسیع اور مالدار ہے جس طرح ان کی ثقافت اعلیٰ ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ ملک ایک دوسرے کی ثقافت سے آگاہ ہوں۔ انھوں نے انکشاف کیا کہ، امریکی یونیورسٹیوں میں اردو پڑھائی جاتی ہے اور تین میں پشتو۔ انھوں نے بتایا کہ درہ خیبر اور کوہ ہمالیہ دو ایسے نام ہیں جن سے ہر امریکی واقف ہے اور اُن کو دیکھنے کی تمنا رکھتا ہے

امریکی شاعر نے اس سے پہلے لاہور میں اردو ادیبوں سے کشمیر کے مسئلہ پر بھی بات چیت کی تھی اور کہا تھا کہ ادیبوں کو ایسے مسائل پر بھی قلم اٹھانا چاہیئے۔

فیض احمد فیض کی مصروفیات

پاکستان کے مشہور شاعر فیض احمد فیض نے جو ان دنوں لندن میں ہیں ایک اخباری نمائندے کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ میں مختلف ثقافتی ترقیوں کے ماخذ تلاش کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ قومی ثقافتی نظام کے لئے وہاں کون سے اصول ہیں۔

پاکستانی شاعر اور مصنف کے لئے برٹش میوزیم اور انڈیا آفس کے کتب خانے مواد کی فراہمی کے اچھے وسیلے بنے ہوئے ہیں۔ فیض صاحب مذہب اور ثقافتی عناصر کی تحقیقات کر رہے ہیں جو پاکستان کو مربوط کرتے ہیں

اس سلسلے میں انھوں نے دو مرتبہ بی۔ بی۔ سی سے تقریر بھی نشر کی۔

روسی مصنف کراچی پہنچ گئے

جمہوریہ تاجکستان کے مشہور ناول نگار مسٹر الغ زادے جو پاکستان کے دورہ پر تشریف لائے ہوئے ہیں۔ کراچی میں بہت مصروف شب و روز گزار رہے۔ مسٹر الغ زادے فارسی میں لکھتے ہیں اور وہ پاکستانی ادب اور ثقافت سے واقفیت حاصل کرنے پاکستان تشریف لائے ہیں۔ آپ پاکستان کے قیام کے دوران لاہور اور ڈھاکہ تشریف لے جائیں گے۔

کراچی میں وہ انجمن ترقی اردو۔ ادارۂ اسلامی تحقیق تاریخ سوسائٹی ریڈیو پاکستان۔ کراچی یونیورسٹی کا شعبۂ فارسی اور قومی عجائب گھر دیکھنے تشریف لے گئے۔

مسٹر الغ زادے نے توقع ظاہر کی ہے کہ آئندہ روس اور پاکستان کے درمیان ثقافتی وفود کا مزید تبادلہ عمل میں آئے گا جس سے ان ممالک کو ایک دوسرے سے قریب آنے میں بڑی مدد ملے گی۔

ادیبوں کو رابطہ پیدا کرنے کا مشورہ

مشرقی پاکستان کے ادارۂ مصنفین کی مجلس عاملہ کے اراکین سے خطاب کرتے ہوئے مرکزی وزیر تعلیم و اطلاعات جناب فضل القادر چودھری نے ادیبوں سے کہا ہے کہ اگر ایک ادیب یا شاعر ایک عام شخص کے محسوسات کو قلم بند کرے تو وہ اس طرح ہم لوگوں کے نظریات اور خیالات میں ہم آہنگی پیدا کریگا۔

مسٹر فضل القادر چودھری نے ادیبوں اور شاعروں کو مشورہ دیا کہ وہ اپنی تخلیقات میں اخلاقی اور روحانی اقدار کو اجاگر کریں۔ تاکہ ہمارا ادب شاندار اسلامی روایات کی عکاسی کر سکے۔

چودھری صاحب نے ادیبوں کے بارے میں فرمایا کہ وہ ملک کے مختلف حصوں کے مابین زیادہ اتحاد اور رابطہ پیدا کرنے کا ایک ذریعہ ہیں۔

ملکی ثقافت کو غیر ملکی اثرات سے پاک رکھنے کا مشورہ

مرکزی وزیر تعلیم و اطلاعات جناب فضل القادر چودھری نے جاگو آرٹ سنٹر میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کی قومی ثقافت کو غیر ملکی ثقافت کے اثرات اور آلودگی سے محفوظ رکھا جائے تاکہ ایک صحیح قومی ثقافت فروغ پا سکے آپ نے مغربی اور مشرقی پاکستان کے ثقافتی امتزاج و اتحاد کی تلقین کی۔

آپ نے کہا کہ حکومت کو ثقافتی انجمنوں کی افادیت کا پورا پورا احساس ہے اور حکومت ہر ممکن طریقے سے ان کی مدد و معاونت کرے گی۔

علمی و تعلیمی خبریں

پاکستان اور جرمنی کا ثقافتی معاہدہ

اس وقت جب کہ دنیا کے تمام ممالک اپنی اپنی تنگنائوں سے نکل کر ایک بین الاقوامی دور میں داخل ہو رہے ہیں اور مختلف قوموں کی ایک ایسی برادری تیار ہو رہی ہے جو ایک اعلیٰ انسانی رشتے میں منسلک ہوں۔ ثقافت ایک اہم خدمت انجام دے سکتی ہے ثقافتی رشتے ان تمام رشتوں سے زیادہ قوی اور مستحکم ہوتے ہیں جو سیاسی اور ملکی مصالحت کے تحت جنم لیتے ہیں۔ پاکستان بھی دنیا کے تمام ممالک سے ایسے ہی رشتے پیدا کر رہا ہے جو ہمارے عوام کے دلوں کی دھڑکنیں دوسرے ممالک کے عوام کے دلوں کی دھڑکنوں تک پہونچا سکے۔

مغربی جرمنی کے دارالحکومت میں پاکستان اور مغربی جرمنی کے درمیان ثقافتی معاہدے کی توثیق اسی جذبے کا عملی ثبوت ہے ثقافتی معاہدے کی توثیق کے کاغذات پر دستخط کرنے کے بعد مغربی جرمنی میں پاکستان کے سفیر محمد ایوب نے تقریر کرتے ہوئے جرمنی کے سائنس دانوں۔ ادیبوں اور دانشوروں کو خراج عقیدت پیش کیا۔ انھوں نے کہا کہ جرمنوں نے مذہب۔ فلسفہ۔ سائنس اور دوسرے موضوعات پر جو کتابیں لکھی ہیں۔ ان کو پاکستان میں بڑی دلچسپی کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ اس موقعہ پر جرمنی کے امور خارجہ کے سیکرٹری نے اپنی تقریر میں بتایا کہ "بون میں پاکستانی آرٹ کے پانچ ہزار سال کے نام سے ایک نمائش ہونے والی ہے جس میں پاکستان کے علاقے میں گزشتہ پانچ ہزار سال میں فنونِ لطیفہ کے ارتقاء کے مراحل دکھائے جائیں گے انھوں نے کہا یہ نمائش پاکستان اور مغربی جرمنی کے ثقافتی تعلقات کو استوار کرنے میں بہت مدد دے گی۔

دنیا کی سب سے بڑی سائنسی کتابوں کی لائبریری

کتب خانے ہر قوم اور ہر ملک کی تہذیبی۔ روحانی اور مادی ترقی میں وہ کام انجام دیتے ہیں۔ جو درس گاہیں انسانوں کے لئے۔ کتب خانوں ہی سے ہم ہر قوم کی عظمت اور ذہنی اور تہذیبی بلندیوں کا پتہ چلاتے ہیں۔ دنیا علوم کی ترقی میں اتنی آگے بڑھ چکی ہے کہ اب زندگی کے مختلف شعبوں میں کتابوں کا اتنا ذخیرہ کیا جا چکا ہے کہ کسی بھی ایک شعبے پر کوئی اہم کتب خانہ جمع کر لینا کوئی مشکل کام نہیں۔

موجودہ ترقی یافتہ دنیا مادی اور سائنسی ترقی کے وجود میں نہ آ پاتی۔ سائنسی تحقیقی علوم موجودہ دنیا کے لئے سب سے اہم اور قابل قدر علوم ہیں۔ برطانیہ کے سائنسی اور صنعتی تحقیقات کے محکمے نے بوسٹن میں حال ہی میں اعلیٰ تر سائنس کا ایک عظیم کتب خانہ قائم کیا ہے۔ یہ دنیا کی سب سے بڑی لائبریری ہوگی جس میں صرف سائنس پر اتنی کتابوں کا ذخیرہ موجود ہوگا

اس میں جو کتب موجود ہیں اس کی قیمت کا اندازہ ۲۰ لاکھ پونڈ لگایا گیا ہے۔ کتب خانے کی الماریوں میں تقریباً ۲۲ ہزار سائنسی جرائد موجود ہوں گے

اس لائبریری میں مائکروفلم کا ذخیرہ ایک سو پچیس میل کی لمبائی پر مشتمل ہوگا۔ لائبریری کا یہ ذخیرہ دنیا کے ایک سو نو ملکوں سے اکٹھا کیا گیا ہے۔

اس لائبریری کا مقصد یہ ہے کہ برطانیہ کے سائنس دانوں اور ماہروں کو جدید ترین سائنسی تحریریں جو کہ دنیا کے گوشے گوشے میں لکھی جا رہی ہیں۔ بذریعہ ڈاک مہیا کی جا سکے۔ آئندہ دس سال میں اس کتب خانے میں اعلیٰ سائنس کی ہر کتاب اور رسالہ مل سکے گا۔

فنِ طباعت کا چار سالہ ڈگری کورس

فن طباعت دنیا کے قدیم ترین فنون میں شمار ہوتا ہے علم اور تعلیم کا فروغ فنِ طباعت کا مرہونِ منت ہے۔ بیسویں صدی میں فن طباعت اپنے اعلیٰ ترین معیار کو چھو رہا ہے۔ اس کا مقصد صرف کتابیں، رسائل۔ اخبار شائع کرنا ہی نہیں ہے بلکہ ان کو زیادہ سے زیادہ دیدہ زیبی اور خوبصورتی کے ساتھ پیش کرنا بھی ہے

پاکستان فن طباعت کے ابھی ابتدائی مراحل میں ہے ضرورت ہے کہ پاکستان بھی اس فن لطیف میں دنیا کے ترقی یافتہ ممالک کے دوش بدوش کھڑا ہو سکے۔ اس اعتبار سے یہ خبر بڑی اہمیت اختیار کر جاتی ہے کہ برطانیہ میں پہلی بار طباعت کے فن کی تربیت کے لئے ڈگری کورس شروع کیا جا رہا ہے جس میں داخلے کے لئے خاص طور پر سے دولت مشترکہ کے طلباء کی ہمت افزائی کی جائے گی۔ یہ کورس ہیریٹ کالج ایڈنبرا۔ اسکاٹ لینڈ میں شروع ہوگا۔ جس کی مدت چار سال ہوگی پہلی کلاس کا آغاز اکتوبر ۶۲ء سے ہوگا۔ کورس کی تمام تفصیلات ہائی کمیشنوں میں تعلیمی مشیروں اور دولت مشترکہ کے تمام پبلک اسکولوں کو بھیجی جا چکی ہے یہ کورس طلبا کو تربیت دے کر ان میں جدید ترین طریقوں کے مطابق انتظام و اہتمام کی صلاحیتیں پیدا کرے گا۔ اور اس فن کی آئندہ ترقی کے لئے ایسے سائنس دان اور ماہرین فن مہیا کرے گا جو اس سلسلہ میں تحقیق و تفتیش جاری رکھیں یہ کورس دو حصوں میں تقسیم ہوگا۔ پہلے دو سالوں کے دوران ریاضی۔ فزکس۔ کیمسٹری۔ میکینکل اور الیکٹریکل ٹیکنالوجی۔ طباعت۔ ڈیزائن اور سامان کی دیکھ بھال کی ابتدائی تعلیم دی جائے گی۔ دوسرے دو سالوں کے دوران میں پروڈکشن۔ انجینئرنگ ورک اسٹڈی۔ صنعتی انتظام اور فن طباعت میں مخصوص تربیت دی جائے گی

انڈیا آفس لائبریری ـــــ پاکستان کی نئی تجویز

معلوم ہوا ہے کہ پاکستان نے لندن کی انڈیا آفس لائبریری کو دونوں ملکوں کے درمیان تقسیم کرنے کی ہندوستانی تجویز کو مسترد کر دیا ہے

ہندوستان کی یہ تجویز تھی کہ لائبریری کو آبادی کی بنیاد پر تقسیم کیا جائے۔ اس صورت میں پاکستان لندن لائبریری کی کتابوں اور دستاویزات میں صرف بیس فیصد کا حقدار ہوتا۔ پاکستان نے اپنی نئی تجویز پیش کر دی ہے جس کی تفصیل کا علم ابھی بخوبی نہیں ہے لیکن باخبر حلقوں کا کہنا ہے کہ یہ تجویز مسلمانوں کی علمی خدمات اور تصانیف کی تعداد پر حق طلب کرنے سے تعلق رکھتی ہے۔

توقع ہے کہ برطانوی حکومت جب اس تجویز پر پوری طرح غور کر لے گی تو اسے پریوی کونسل کے عدالتی شعبے کے سامنے پیش کر دیا جائے گا

وادیٔ سوات میں یونانی تہذیب

اٹلی کے ماہرینِ آثار قدیمہ نے سوات کی وادی میں چوتھی صدی قبل مسیح یونانی تہذیب کے وہ آثار دریافت کر لئے ہیں، جو وادیٔ سوات میں کھدائی کے بعد ملے ہیں۔ ماہرین کو ٹبکارا کے علاقے سے کچھ ایسے مٹی کے برتن دستیاب ہوئے ہیں جن پر یونانی زبان کندہ ہے اس مہم کے نگران ڈاکٹر طوسی نے اس سلسلے میں کہا ہے کہ مجھے اُمید ہے کہ اس کھدائی سے پاکستان کی قدیم تہذیب کے نامعلوم ادوار کی تاریخ معلوم کرنے اور درمیانی خلاء کو پُر کرنے میں بڑی مدد ملے گی ـــ کھدائی میں نکلنے والی اشیاء کے علاوہ سب سے دلچسپ اور مفید آثار ان قبرستانوں کے ہیں۔ جن میں لاشوں کے علاوہ۔ برتن۔ کتبے اور بہت سی چیزیں محفوظ کر دی گئی ہیں۔

کراچی میں کتابوں کی نمائش

علم کے بغیر موجودہ دنیا ایک قدم آگے نہیں بڑھ سکتی اور علم بغیر کتابوں کے حاصل نہیں ہو سکتا۔ کتابیں ایک بین الاقوامی رشتۂ یگانگت پیدا کرتی ہیں۔ کتابوں کی نمائش نہ صرف شائقین کے لئے ذوق کی تسکین کا سامان فراہم کرتی ہیں بلکہ اُن خزینوں کو بھی سامنے لاتی ہیں جو کسی بھی ملک کے لئے سرمایۂ افتخار ہو سکتے ہیں۔

پاکستان پبلشرز اینڈ بک سیلرز ایسوسی ایشن نے تھیوسوفیکل ہال کراچی میں کتابوں کی نمائش کا انتظام کیا ہے۔ اس نمائش کا افتتاح کرتے ہوئے جناب ایس۔ کے دہلوی معتمد وزارتِ خارجہ نے فرمایا کہ قوموں کو ایک دوسرے کے قریب لانے میں کتابیں بڑا اہم کردار ادا کرتی رہی ہیں انھوں نے بابائے اُردو کو بھی زبردست خراجِ تحسین پیش کیا جن کی کتابیں نمائش میں رکھی ہوئی تھیں۔ انھوں نے کہا وہ اُردو کے ایک عظیم اسکالر تھے اور ان کا عقیدہ تھا کہ کتابیں آدمی کی بہترین دوست ہیں۔

انھوں نے اس نمائش کے انعقاد پر پاکستان کے پبلشروں کی بہت تعریف کی اور کہا۔ کتابوں کے ذریعہ مختلف قوموں کے درمیان خیر سگالی اور تعاون کے نظریئے کو ترویج دی جا سکتی ہے۔

جاپانی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ

رابطۂ عالم اسلامی نے جاپانی زبان میں قرآن مجید کے ترجمے کے انتظامات کئے ہیں۔ اس مقدس کتاب کا ترجمہ جاپان کے مسلمان عالم الحاج عمر مینا کریں گے۔

اندازہ کیا جاتا ہے کہ اس کتاب پر تقریباً ۵۰ ہزار ریال خرچ ہوں گے۔

اُردو ڈراموں پر انعامات

انقلابی حکومت کے بعد جو عظیم تبدیلیاں ہوئی تھیں۔ اُن سے ادب اور ادیب بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہے اور ادیبوں کی معاشی حالت کی طرف وہ توجہ دی جانے لگی جس سے یہ طبقہ اب تک بے نیاز سمجھا جاتا تھا۔ اس سلسلے میں سب سے اہم اقدامات اُن انعامات کے ہیں جو مختلف اداروں کی طرف سے ادبی خدمات اور کارناموں پر دیئے جاتے ہیں۔ اس سے نہ صرف ادبی معیار کو برقرار رکھنے کی خواہش بڑھے گی بلکہ ادیب اپنی معاشی حالت بھی کسی قدر سدھارنے میں کامیاب ہو سکیں گے۔

ادارۂ تعمیرِ نو پاکستان کی جانب سے ڈراموں کا جو انعامی مقابلہ منعقد ہوا تھا اس کا فیصلہ ہو گیا ہے اور حسبِ ذیل مصنفین کو بالترتیب پانچ سو تین سو۔ اور دو سو روپیہ کے انعامات دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے

آغا ناصر ———— ڈرامہ گھر کی رونق۔

انور عنایت اللہ ———— صبح کا بھولا۔

رحیم گل ———— خونی چٹان

پروفیسر سید وقار عظیم، سید امتیاز علی تاج اور اشفاق احمد خاں نے ججوں کے فرائض انجام دیئے تھے۔

اسمبلی ہال میں مشاعرہ

مغربی پاکستان اسمبلی کے اسپیکر جناب مبین الحق صدیقی کی طرف سے اسمبلی کے ارکان کو ایک عشائیہ دیا گیا جس میں صوبائی اسمبلی کے اراکین کے علاوہ قومی اسمبلی کے اسپیکر مولوی تمیز الدین خان نے بھی شرکت کی۔

عشائیہ کے بعد مولوی تمیز الدین خان کی صدارت میں ایک مشاعرہ بھی ہوا جس میں ملک کے ممتاز شعراء نے شرکت کی۔ یہ مشاعرہ رات گئے

تک جاری رہ کر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

انجمن اُردو پنجاب یونیورسٹی

انجمن اُردو پنجاب یونیورسٹی کافی عرصہ سے لاہور میں اُردو کی شمع جلائے ہوئے ہے۔ اور ہر سال ایک رنگا رنگ تقریب منعقد کرکے شہر میں زندگی پیدا کرتی رہتی ہے۔ اس سال بھی اس انجمن کے تحت ہونے والی مختلف ادبی مجالس کا افتتاحی اجلاس اورینٹل کالج لاہور میں ڈاکٹر رفیق احمد صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ انجمن کے صدر ڈاکٹر سید عبداللہ نے پہلے انجمن کا تعارف کرایا۔ اس کے بعد مختلف طلباء نے اساتذہ کا کلام پیش کیا۔ اور صدر اجلاس نے ایک مختصر تقریر کی چائے کے وقفے کے بعد ایک محفل مشاعرہ منعقد ہوئی جس میں مقتدر شعراء نے کلام پڑھا۔

انجمن نے اس ماہ کے تیسرے ہفتے میں یوم اردو منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس میں مختلف موضوعات پر مذاکرات ہوں گے۔ اس کے علاوہ ماہانہ تنقیدی مجالس بھی منعقد ہوا کریں گی۔

حاجی بغلول کے خالق منشی سجاد حسین ایڈیٹر اودھ پنچ کا ایک اور شاہ کار

طرحدار لونڈی

اُردو کا پہلا ڈرامائی ناول

مرتبہ و فرہنگ :- اکرام احمد مقدمہ :- ڈاکٹر محمد احسن فاروقی

ایک زوال پذیر معاشرے کی کہانی۔ لکھنوی تمدن و تہذیب کی جڑوں میں کیسی دیمکیں چمٹی ہوئی تھیں، ان کی لطیف عکاسی

اس ناول میں لکھنوی معاشرے کے دو اہم کردار "رنڈی" اور "لونڈی" اس طرح ملتے ہیں کہ بعد میں یہی کردار "امراؤجان ادا" اور "شام اودھ" "نوبہار" بن جاتے ہیں حقائق کی تلخیوں سے راہ فرار اختیار کرنے والوں میں ضبط اور قوت پیدا کرنے کے لئے منشی سجاد حسین نے مزاح کا سہارا لیا ہے ——— (زیر اشاعت)

ناشر :- مشتاق بک ڈپو۔ شیلڈن روڈ۔ کراچی نمبر ۱

کلیات ولی

اُردو کے پہلے صاحب دیوان شاعر ولی گجراتی کا مکمل دیوان جو کئی قلمی نسخوں سے مقابلہ کرکے نورالحسن صاحب نے مرتب کیا ہے : قیمت پانچ روپے

انجمن ترقی اُردو پاکستان ۔ کراچی

جلیل قدوائی

نئی کتابیں

غالب فکر و فن

مصنف: ڈاکٹر شوکت سبزواری
ناشر: انجمن ترقی اردو۔ کراچی
قیمت پانچ روپے

"غالب ۔ فکر و فن" مجموعہ ہے ۔ ڈاکٹر شوکت سبزواری صاحب کے اُن مضامین کا جو انھوں نے غالب کے بارے میں وقتاً فوقتاً مختلف رسائل میں شائع کرائے تھے اور جنھیں اب انجمن ترقی اردو پاکستان نے کتابی صورت میں یک جا کر دیا ہے ۔ کتاب میں کل ۲۶۴ صفحات ہیں ۔ شروع کے آٹھ صفحات میں فہرست اور تمہیدی سطور ہیں ۔ پھر ۲۱۲ صفحات میں تین طولانی مضامین ہیں جن میں اردو کے تین مشہور نقادوں، قاضی عبدالودود، ڈاکٹر عبدالستار صدیقی اور اثر لکھنوی سے ٹکر لی گئی ہے ۔ یہ مضامین نہایت بیش قیمت اور معلومات افزا ہیں ۔ باقی کے ۴۴ صفحات میں چار مضامین ہیں ۔ اور اگرچہ اوسط گیارہ صفحات فی مضمون سے کچھ کم ہی پڑتا ہے بلکہ ایک مضمون تو پانچ صفحات سے بھی کم کا ہے مگر سچ یہ ہے کہ یہی حصہ سب سے زیادہ دلچسپ ہے ۔ ادبی تحقیق کے دلدادگان کے لئے اس کے دو مختصر مضامین تو ساری کتاب کی جان ہیں

قاضی عبدالودود صاحب نے اپنے ایک مضمون میں یہ فیصلہ صادر فرمایا تھا کہ غالب انشا پرداز اور ادیب تھے ۔ زبان دانی اور تحقیقات لغات سے انہیں کیا تعلق؛ سبزواری صاحب نے اپنے سیر حاصل اور مدلّل جواب سے قاضی صاحب کو اس حد تک قائل کر دیا کہ وہ اپنے سابقہ خیالات سے دست بردار ہونے پر مجبور ہو گئے ۔ اسی طرح قدیم ایرانی زبان میں ذال معجمہ کی موجودگی سے غالب کو انکار تھا ۔ ڈاکٹر صدیقی نے اس انکار سے انکار کیا مگر سبزواری صاحب نے غالب کے نظریہ کی حمایت میں تحقیق پیش کی ہے ۔ میر و غالب کے موازنہ کے سلسلے میں بے شک اثر صاحب "میری" مشہور ہیں مگر آج کل کم و بیش سبھی اہل نقد غالب کے "سودائی" اور ڈاکٹر سبزواری کے ہم نوا ہیں کہ اگرچہ میر و غالب دونوں جذباتی شاعر ہیں مگر میر نے اپنی ہستی کو دل میں سمیٹ لیا اور غالب کی شاعری دل و دماغ دونوں کے مناسب امتزاج کا نتیجہ ہے

جو دو مضامین ادبی تحقیقات کے لحاظ سے اہم ہیں ان میں سے ایک میں غالب اور میرٹھ کے تعلق پر روشنی ڈالی گئی ہے شیفتہ اور حالی جو ہنگامۂ ۱۸۵۷ء کے بعد میرٹھ میں صدر نشین ہو گئے تھے غالب کے شاگرد اور دوست تھے غالب کم سے کم تین بار میرٹھ گئے ۔ ان کے اردو مکاتیب کا سب سے پہلا ایڈیشن ۱۸۶۸ء میں منشی ممتاز علی کے پیش لفظ اور سرور کے دیباچہ کے ساتھ میرٹھ سے شائع ہوا ۔ منشی صاحب نے غالب کا ایک مکمل دیوان بھی میرٹھ سے چھاپنا چاہا ۔ اور عظیم الدین کتب فروش میرٹھی کو اس کی طبع پر راضی کیا ۔ غالب نے دیوان بھیج دیا مگر

بعض مصالح کی بنا پر بعد میں واپس منگا لیا۔ غالب کے کلام کی ایک مشہور شرح مجدد اسنۂ شرقیہ شوکت میرٹھی نے لکھی۔ مولوی محمد اسمٰعیل میرٹھی کے علاوہ ایک اور بزرگ حکیم فصیح الدین رنج غالب کے شاگرد بتائے جاتے ہیں یہ اور اسی قسم کے بہتیرے واقعات و حالات اس مضمون میں بیان کئے گئے ہیں اور پڑھنے کے لائق ہیں۔ سبزواری صاحب نے ۱۸۵۷ء سے پہلے مرزا غالب کی میرٹھ میں آمد نیز ایام طفلی میں میرٹھ میں قیام کی نسبت بھی چند اشارے کئے ہیں۔ اس مسئلہ پر شاید آئندہ چل کر تحقیقات ہو سکے۔

دوسرا دلچسپ مضمون غالب کے اُردو کلام کی اشاعت کے بارے میں ہے جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ عام قول کے برخلاف غالب کی زندگی میں ان کا دیوان چار کے بجائے پانچ مرتبہ شائع ہوا تھا۔ چار معروف نسخے سید المطابع دہلی (۱۸۴۱ء) مطبع دار السلام دہلی (۱۸۴۷ء) مطبع احمدی شاہدرہ (۱۸۶۱ء) اور مطبع نظامی کانپور (۱۸۶۲ء) والے ہیں۔ پانچویں مطبوعہ نسخہ سے مولانا مہر۔ مالک رام اور ڈاکٹر زور مرحوم نے بھی بے علمی ظاہر کی ہے مگر یہ ۱۸۶۳ء میں منشی شیو نرائن نے مطبع مفید الخلائق آگرہ سے شائع کیا اور وہی نسخہ تھا جو غالب نے عظیم الدین کتب فروش میرٹھ کو دے کر واپس منگا لیا تھا۔

حاجی بغلول

مرتبہ: جمیل جالبی — قیمت ۴ روپے ۵۰ پیسے

ناشر: مشتاق بک ڈپو۔ کراچی

مشتاق بک ڈپو کراچی نے "اودھ پنچ" کے نامور ایڈیٹر اور اُردو میں طنز و مزاح کے بانی منشی سجاد حسین کے مشہور مزاحیہ ناول "حاجی بغلول" کو نئی آن بان کے ساتھ شائع کیا ہے یہ کتاب جمیل جالبی صاحب نے بڑی محنت سے مرتب کی ہے۔ پرانی کتابوں میں دو الفاظ کو ملا کر لکھنے کا عام رواج تھا۔ اسی طرح مضمون کی نوعیت کے اعتبار سے عبارت کو پیراگرافوں میں تقسیم کرنے کا رواج نہ تھا یہ عیوب اس کتاب میں بھی پائے جاتے تھے۔ ان کے علاوہ بعض ابواب پر عنوانات درج تھے، بعض پر نہیں تھے۔ جالبی صاحب نے ان عیوب کو دور کرنے کی کوشش کی ہے اور جہاں عنوانات نہیں تھے وہاں قائم کر دیئے ہیں۔ آغاز میں اپنا دلچسپ مقدمہ بھی شامل کر دیا ہے اور آخر میں ایک فرہنگ بھی دیدی ہے

مقدمہ کے بعض حصے خاص توجہ سے پڑھنے کے لائق ہیں۔ مثلاً جہاں مرتب نے اس سوال کا جواب دینے کی کوشش کی ہے کہ کیا عام زندگی میں حاجی بغلول جیسے لوگ ہمیں نظر آتے ہیں اور اگر نہیں تو ان میں ایسا کون سا حقیقت پسندانہ پہلو ہے جو انہیں آج تک زندہ رکھے ہوئے ہے۔ اس کی انھوں نے ایک نفسیاتی وجہ بیان کی ہے جس سے اتفاق کرنا پڑتا ہے یعنی جب ہم اپنی عمر کے اعتبار سے پختہ ہو کر بالغ نظر ہو جاتے ہیں تو یقیناً ہمیں حاجی بغلول اور آزاد جیسے کردار نظر نہیں آتے لیکن جب ہم اس منزل پر پہونچ کر عہد رفتہ کے دریچوں سے جھانکتے ہیں تو بہت سے کردار اپنی عجیب و غریب اور مخصوص خصوصیات لئے ہمارے ذہن کی سطح پر اُبھرنے لگتے ہیں۔

مرتب نے منشی صاحب کی نثر کی ایک اہم "بدعت" کا ذکر کیا ہے یعنی وہ انگریزی اور ہندی الفاظ کو فارسی و عربی الفاظ کے ساتھ عطف اور اضافت لگا کر ملا دیتے ہیں، بے شک یہ طریقہ قدیم صرف و نحو کے لحاظ سے غلط ہے، مگر سجاد حسین مرحوم ہی پر منحصر نہیں سرسید اور حالی کی تحریروں میں یہ بدعت عام ہے بلکہ کہنا چاہیئے کہ اردو نثر کو ترقی دینے کی خاطر سرسید اور اُن کے متبعین نے اُردو قواعد کی متذکرہ بالا پابندی کو ختم کر دیا تھا علی گڑھ اسکول کے آخری بڑے نثر نویس بابائے اُردو کی تحریروں اور خطبوں میں بھی عطف و اضافت کی یہ آزادی برقرار ہے۔ شاید فارسی عطف و اضافت کے لئے فارسی ہی الفاظ کی قید ابو الکلام کی نثر کے بعد ظہور میں آئی جس کی پابندی آج بھی بڑی حد تک کی جاتی ہے۔ ہم مرتب کے اس احتجاج میں شریک

ہیں کہ یہ سختی جلد سے جلد ختم کردینی چاہیئے۔

افسوس ہے کہ بخصوص ایڈیشن کتابت کی غلطیوں اور زبان کی کمزوریوں سے خالی نہیں۔ ایک جگہ "احساس" اور "گڈمڈ" کے درمیان لفظ "نے" رہ گیا ہے جس سے مطلب خبط ہوجاتا ہے۔ ایک اور موقع پر "بہ رسولاں بلاغ باشد وبس" میں "بر رسولاں" ہونا چاہیئے۔ "تہذیب کی پری کو خوبصورت بوتل میں اتار دیا" میں بے حد تصنع ہے اور محاورہ صریحاً غلط ہے پری کو شیشہ میں اتارتے ہیں بوتل میں نہیں۔ ایک جگہ ہے "مرنجان و مرنج آدمی" یہاں "و" عطف غلط ہے "مرنجان مرنج" ہونا چاہیئے۔

بعض مقامات پر مفہوم کی ٹھیک ٹھیک وضاحت نہیں ہوسکی۔ مثال کے طور پر لفظ "احول" کو لیجئے جس کے معنی لکھے ہیں "وہ جو ایک چیز کو دو دیکھے۔ آنکھ، دیدہ یا انسان کی نسبت کہتے ہیں" مگر اس طول کلام کے بجائے صرف ایک لفظ "بھینگا" سے مفہوم بالکل صحیح واضح ہوجاتا ہے۔ "آپ کاج مہا کاج" کا سادہ سا مطلب یہ ہے کہ اپنا کام اپنے ہی ہاتھ سے بہترین طریقہ پر سرانجام پاتا ہے۔ یہ مفہوم فرہنگ کی اس طول طویل عبارت سے واضح نہیں ہوتا "اپنے کام کو دوسرے کے کام پر ترجیح دینے کی غرض سے کہتے ہیں جب اپنے کام میں دوسرے سے کوئی خرابی واقع ہو تو اس مطلب سے یہ مثل کہتے ہیں۔" "پیال" کو "دھان کا بھس" لکھا ہے، مگر بھس کے بجائے ڈنٹھل یا ڈنڈیاں بلکہ کربی کہنا چاہیئے کیونکہ بھس میں چُورا یا چورے کا مفہوم پایا جاتا ہے جو یہاں صریحاً غلط ہے۔ "فینس" کو ایک قسم کی سواری کہہ دینے سے کوئی مفہوم نہیں نکلتا۔ کہنا چاہیئے ڈولی کی وضع کی ایک بڑی سواری جسے کہار اپنے کندھوں پر لے کر چلتے ہیں۔ امید ہے کہ آئندہ ایڈیشن میں فرہنگ کو بہتر بنانے کی کوشش کی جائے گی۔

کالا سورج

مصنف :- عشرت رحمانی　　　قیمت نامعلوم

ناشر :- آئینۂ ادب، انارکلی لاہور

یہ عشرت رحمانی صاحب کی ایک تمثیل ہے۔ جسے آئینۂ ادب، انارکلی لاہور نے شائع کیا ہے۔ رحمانی صاحب اردو میں فن ڈرامہ اور ڈرامہ نگاری کے لئے وقف ہوچکے ہیں وہ قدیم و جدید ہر دو طرز کے ڈراموں پر گہری نظر رکھتے ہیں اردو ڈرامہ کے مؤرخ بھی ہیں اور نقاد بھی۔ ان کے قلم سے نکلی ہوئی یہ تین ایکٹ کی تمثیل اسٹیج کی ضروریات کے عین مطابق ہے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس میں اپنی ملکی فضا۔ قومی معاشرت اور چلتے پھرتے کرداروں کی کامیاب نمائندگی پائی جاتی ہے بقول انصار ناصری جنہوں نے تمثیل کا پس منظر لکھا ہے ڈرامہ کا مرکزی خیال ایک آفاقی مسئلہ ہے جسے حیات انسانی کا محور کہنا چاہیئے۔ تدبیر گری میں فن اور فکر کی گہرائیاں اور ندرت تخیل کی حسن کاریاں نمایاں ہیں، کرداروں میں چستی مکالموں میں برجستگی سارے ڈرامہ میں دلکش و موثر فضا کو برقرار رکھتی ہیں۔ تصادم کش مکش تذبذب نقطۂ عروج کو حیرت انگیز بلندی پر پہونچانے کے ساتھ پلاٹ کے داخلی و خارجی دونوں پہلوؤں کو حسن و خوبی سے نمایاں کرتے ہیں۔

دو ایک جگہ سین غیر قدرتی سے معلوم ہوتے۔ مثلاً ایسی حالت میں کہ بیگم نازلی، ہوٹل کی مالکہ، قریب ہی کے کمرے سے اپنے بیٹے اعجاز کو بار بار بڑے چاؤ سے کھانا کھلانے کے لئے بلا رہی ہیں، ہوٹل کے منیجر کے پیچھے دیوار سے اسٹیل کا سیف نکالا جاتا ہے۔ ہتھوڑے مار مار کر تالہ توڑا جاتا ہے۔ پھر بھی کسی کو خبر نہیں ہوتی۔ تعجب ہے! کہیں کہیں زبان بھی اجنبی معلوم ہوئی "وہ تو اسے دھیلا برابر نہیں جانتی" "یہ ثقافت کی زبان نہیں۔ ہم سب اکٹھے ساتھ مریں گے" اس جملہ میں "اکٹھے" یا "ساتھ" دو لفظوں میں سے ایک کافی ہے۔ ایک جگہ منیجر کہتا ہے "اے جناب۔ آپ جلیئے

یہاں سے"۔ نوجوان کہتا ہے "لے چلیئے یہاں سے؟ کیا لے جایئے یہاں سے؟" مگر یہ کیا بات ہوئی؟ مینیجر نے "لے جایئے" تو نہیں کہا تھا۔ پھر تکرارِ الفاظ سے لطف کیسے پیدا ہو؟ خیر بہ حیثیت مجموعی کتاب دلچسپ ہے۔

ادارۂ نگارش و مطبوعات کی شان دار پیشکش

کلام غالب ــــ نسخۂ قدوائی (۱۹۶۰ء)

(منظور شدہ برائے کتب خانہ جات مدارس بموجب مراسلہ ڈی۔ای۔جی۔ڈی۔ ۲۱۰-۱۶/۳۴ مورخہ ۱۲ر جنوری ۱۹۶۱ء از ڈائرکٹر تعلیم کراچی)

اس نادر انتخاب میں جلیل قدوائی صاحب نے غالب کے وہ تمام مطبوعہ اور غیر مطبوعہ اشعار یکجا کر دیئے ہیں جو ہر خوش مذاق اہل علم اور نقاد کی زبان پر ہمیں یاد رہنے چاہیں۔

بابائے اُردو نے مرتب کو تحریر فرمایا تھا: "آپ صاحب فن اور خوش فکر شاعر بھی ہیں۔ آپ کا انتخاب ویسا ہی ہے کہ جیسا آپ نے ادعا کیا ہے"

عرشؔ رام پوری صاحب رقم طراز ہیں: "آپ نے وہ کام کیا ہے جو ضروری ترمیم اور ردوبدل کے بعد کل دیوان غالب اُردو سے اہل ذوق کو بے نیاز کر سکتا ہے۔"

رسالہ "نگار" لکھتا ہے "جلیل قدوائی غالب کے پرانے چاہنے والوں میں سے ہیں۔ انھوں نے اُن بعض اشعار کو بھی لیا ہے جن کی طرف مشکل ہی سے کسی کی نگاہ انتخاب جا سکتی تھی اور اپنے نظریۂ انتخاب کی وضاحت بھی کر دی ہے جس سے ان کے حُسن انتخاب اور وسعت نظر پر کافی روشنی پڑتی ہے۔"

سائز بیس تیس سولہ، مضبوط جلد، رنگین جاذب نظر گرد پوش، دیدہ زیب ٹائپ مع تصویر غالب۔ قیمت تین روپے ۵۰ پیسے

تاجروں اور یکمشت خریداروں کو فیاضانہ کمیشن ــــ

ملنے کا پتہ:۔ ادارۂ نگارش و مطبوعات۔ بی ۸۵۔ پلاٹ "پی" نارتھ ناظم آباد۔ کراچی نمبر ۱۸

انجمن ترقیٔ اردو پاکستان کے رسالہ اُردو کا

بابائے اردو نمبر

شائع ہو گیا ہے

انجمن ترقیٔ اردو پاکستان سے۔ اُردو روڈ۔ کراچی نمبر ۱

سے طلب فرمائیں

اس ضخیم نمبر کی قیمت صرف سات روپے ہے۔

نئے خزانے

اگست سنہ ۶۲ء کے اردو اخبارات و رسائل کا اشاریہ

مرتبہ

سید ابن حسن قیصر ——— زاہدہ خاتون

کتب خانے
فلسفہ
اسلام
سیرت رسول کریمؐ
سوانح ازواج مطہرات
عمرانیات
شماریات
سیاسیات
معاشیات
قانون
تعلیم
تجارت
رسوم و رواج
لسانیات اُردو
سائنس
فنون مفیدہ
فنون لطیفہ
ادب
اردو ادب اور تاریخ و تنقید
اردو رسائل
اردو انجمنیں اور مشاعرے
اردو شاعری ۔ تاریخ و تنقید
اُردو شعراء ۔ تاریخ و تنقید
اُردو نثر اور نثار ۔ تاریخ و تنقید
اردو ادب ۔ طنز و مزاح
اقبالیات
بابائے اُردو
فارسی ادبیات
انگریزی ۔ ہندی اور بنگالی ادبیات
جغرافیہ اور سیاحت
تاریخ عرب
تاریخ ہندوستان
تاریخ پاکستان
مسئلہ کشمیر
تاریخ مصر، جمیکا اور انڈونیشیا
سوانح
متفرقات
تبصرے

اس اشاریہ کی تیاری میں حسب ذیل اخبارات و رسائل سے مدد لی گئی۔

ہماری زبان علی گڑھ	ہم قلم کراچی	ماہِ نو کراچی	آج کل کراچی
نئی قدریں حیدرآباد پاک	قندیل لاہور	نصرت لاہور	خاتونِ پاکستان کراچی
لاہور ۔ لاہور	شہاب لاہور	معارف اعظم گڑھ	برہان دہلی
نگار پاکستان کراچی	چراغِ راہ کراچی	چٹان لاہور	اقدام لاہور
افکار کراچی	اردو ڈائجسٹ لاہور	ثقافت لاہور	ترجمان القرآن لاہور
کتابی دنیا کراچی	ادبِ لطیف لاہور	سیارہ لاہور	آہنگ کراچی
لیل و نہار لاہور	قومی زبان کراچی	صنم پٹنہ	سب رس حیدرآباد دکن
ساقی کراچی	فاران کراچی	صبحِ امید بمبئی	کتاب نما دہلی
آج کل دہلی	پاک جمہوریت لاہور	کارگر کراچی	ہمدردِ صحت کراچی
مجلّہ علوم اسلامیہ کوئٹہ	تجلّی دیوبند	صدقِ جدید لکھنؤ	

اخبارات

نوائے وقت لاہور ملاپ حیدرآباد دکن انجام کراچی جنگ کراچی کوہستان لاہور

کتب خانے

طاہر کیانی — کتاب خانہ ڈاگ ہیمر شولڈ (اقوام متحدہ کے کتب خانہ کا تعارف)
لیل و نہار لاہور۔ ۱۲ اگست سنہ ۶۲ء

——— اسٹیٹ سنٹرل لائبریری حیدر آباد (سابق آصفیہ لائبریری)
ملاپ حیدر آباد (دکن) ۸ اگست سنہ ۶۲ء

فلسفہ

عزیز الرحمٰن — پامسٹری ——— ایک تجرباتی علم
چٹان لاہور۔ ۲۷ اگست سنہ ۶۲ء

عزیز الرحمٰن — بہ فریب نفس کب تک
چٹان لاہور۔ اگست سنہ ۶۲ء

محمد احمد نقوی — ماحول اور کردار
انجام کراچی۔ ۲۰ اگست سنہ ۶۲ء

——— بچوں کو کتنی آزادی دینی چاہیئے
کوہستان لاہور۔ ۲۳ اگست سنہ ۶۲ء

——— بچوں کی ذہنی تربیت . . . .
کوہستان لاہور۔ ۱۹ اگست سنہ ۶۲ء

خان ایم۔ اے (مترجم) — آنسو اور قہقہہ۔
ہمدرد صحت کراچی۔ اگست سنہ ۶۲ء

وجاہت حسین سونی پتی — خوف و ہراس سے نجات پایئے
جنگ کراچی۔ ۲۷ اگست سنہ ۶۲ء

عابد حسین — ہنسی
لاہور۔ ۶ اگست سنہ ۶۲ء

افسر حامد اللہ — قماربازی قابل علاج مرض ہے
ہمدرد صحت کراچی۔ اگست سنہ ۶۲ء

ظفر اللہ خاں — اپنی قوت کارکردگی بڑھایئے۔
اُردو ڈائجسٹ لاہور۔ اگست سنہ ۶۲ء

شاہین — کامرانی و شادمانی
قندیل لاہور۔ ۲۶ اگست سنہ ۶۲ء

عزیز الرحمٰن — زندگی میں حوصلہ مندی
جنگ کراچی۔ ۹ اگست سنہ ۶۲ء

اسلام

اشتیاق حسین قریشی — اسلام قربانی اور جدوجہد کا نام ہے
انجام کراچی ۲۰ اگست سنہ ۶۲ء

حنیف رامے — اسلام کی اُمید
نصرت لاہور۔ اگست سنہ ۶۲ء

شمس الحق افغانی — ترقی اور اسلام
مجلۂ اکیڈمی علوم اسلامیہ کوئٹہ۔ جلد ۱، نمبر ۱

منظور احمد شاہ — اسلام کے بنیادی عقائد
مجلۂ اکیڈمی علوم اسلامیہ۔ کوئٹہ۔ جلد ۱، نمبر ۱

مہر غلام رسول — اُردو دائرہ معارفِ اسلامیہ۔ ایک جلد کی تکمیل۔
لیل و نہار لاہور۔ ۵ اگست ۶۲ء

جمیل جلبپوری — مسلم ایجوکیشنل سوسائٹی
جنگ کراچی۔ ۴ اگست ۶۲ء

عبدالرب قاسمی — مجوزہ دینی یونیورسٹی اور اس کا خاکہ
شہاب لاہور۔ ۲۶ اگست ۶۲ء

محمد ایوب رضوی — دورِ جدید کے تبلیغی ذرائع اور ہماری ذمہ داریاں
کوہستان لاہور۔ ۱۹ اگست ۶۲ء

محمد بشارت — آئیڈیل اسلامی یونیورسٹی۔ تحقیق و تجسس کا ایک ہمہ گیر ادارہ۔
کوہستان لاہور۔ ۲ اگست ۶۲ء

نعیم صدیقی — مسلمان اور مطالعۂ تاریخ۔ ہم اپنی تاریخ کا مطالعہ کس نقطۂ نظر سے کریں؟
چراغ راہ کراچی۔ اگست ۶۲ء

عمر احمد عثمانی — نوعِ انسان کی آزادی اور اسلام
چراغ راہ کراچی۔ جولائی ۶۲ء

پاکستان میں اسلامی رجحانات (ڈاکٹر چارلس جے ایڈمز کی تالیف کے ایک باب کا ترجمہ)
چراغ راہ کراچی۔ اگست ۶۲ء

عاجز محمد یوسف — اسلام اور جنسیات
انجام کراچی۔ ۱۶ اگست ۶۲ء

حسن عباس رضوی — اسلام اور سیاسی پارٹیاں
اقدام لاہور۔ ۱۹ اگست ۶۲ء

فضل الرحمٰن — محمرشل انرلسٹ کی فقہی حیثیت کا تنقیدی جائزہ (۶)
برہان دہلی۔ اگست ۶۲ء

خالد علوی — اسلامی نظریہ تعلیم
مجلہ اکیڈمی علوم اسلامیہ کوئٹہ جلد ۱، نمبر ۱

بشارت علی — عمرانی علوم کی کسوٹی — الفرقان
ثقافت لاہور۔ اگست ۶۲ء

محمد فضل الرحمٰن انصاری — عمرانی زمان و مکان قرآنِ مجید کے نقطۂ نظر سے
مجلۂ اکیڈمی علوم اسلامیہ کوئٹہ۔ جلد ۱، نمبر ۱

ابو الاعلیٰ مودودی — تفہیم القرآن۔ سبا (۳)
ترجمان القرآن لاہور۔ اگست ۶۲ء

امان اللہ نعمانی — کیا احادیث کی تدوین کا آغاز نبی اکرمؐ کے وصال کے بعد ہوا۔
کوہستان لاہور۔ ۱۹ اگست ۶۲ء

ابو الاعلیٰ مودودی — معارف الحدیث
شہاب لاہور ۵ اور ۱۲ اگست ۶۲ء

فقیر بخش مجتبیٰ — سنت کی آئینی حیثیت
اقدام لاہور۔ ۲۶ اگست ۶۲ء

عامر عثمانی — تفہیم الحدیث حسن اخلاق
تجلی دیوبند۔ اگست ۶۲ء

شمس الحق افغانی (مرتب) — فقہ اور اصول فقہ
مجلۂ اکیڈمی علوم اسلامیہ۔ کوئٹہ جلد ۱، نمبر ۱

عبدالخالق عبدالرزاق — سادگی ہائے تمنا۔ سفرِ حج اور حج کے متعلق معلومات
جنگ کراچی۔ ۲۷ اگست ۶۲ء

ولی الدین — کیا وجود باری تعالےٰ کسی ذہنی ارتقا کی ایجاد ہے
لاہور۔ ۲۷ اگست ۶۲ء

جہاں گرد	لاہور میں عید میلاد النبیؐ
	لیل و نہار لاہور۔ ۱۲ اگست ۶۲ء
افتخار احمد بلخی	آزادی کے اسلامی تقاضے
	چراغ راہ کراچی۔ اگست ۶۲ء
شہیر نیازی	آزادی فکر و عمل
	چراغ راہ کراچی۔ جولائی ۶۲ء
محمد بشارت علی	اسلام اور اتحاد و تعاون عمل
	مجلۂ اکیڈمی علوم اسلامیہ کوئٹہ۔ جلد ۱، نمبر ۱
عنایت عارف	بتو لے باش و پنہاں شو ازیں عصر
	کوہستان لاہور۔ ۲۲ اگست ۶۲ء
نور الصباح بیگم	اسلام اور حقوق نسواں
	جنگ کراچی۔ ۲۹ اگست ۶۲ء
اسما گیلانی	عائلی قوانین عورتوں کے حقوق کا تحفظ نہیں کر سکتے۔
	کوہستان لاہور۔ ۲ اگست ۶۲ء
آمنہ رشید، مسز	عائلی قوانین پر ایک نظر
	جنگ کراچی۔ یکم اگست ۶۲ء
حبیب احمد	عائلی قوانین
	اقدام لاہور۔ ۵ اور ۱۹ اگست ۶۲ء
خاتون۔ ن	حقوق نسواں اور عائلی قوانین
	جنگ کراچی۔ ۷ اگست ۶۲ء
خرم مراد	مسلم عائلی قوانین
	جنگ کراچی۔ ۲۳ اگست ۶۲ء
محمد اسلام	اسلامی تاریخ کے چند آثار مقدسہ
	جنگ کراچی۔ ۱۵ اگست ۶۲ء

سیرت رسول کریم

ابو الحسن ندوی	اے خاصۂ خاصان رسلؐ
	نوائے وقت لاہور۔ ۱۴ اگست ۶۲ء
احمد حسن	شان رسالت
	خاتون پاکستان کراچی۔ اگست ۶۲ء
بیگم قمر القادری	ذکر حبیبؐ
	نوائے وقت لاہور۔ ۱۴ اگست ۶۲ء
ثمر عبد الکریم	سرکار دو عالم کا ورود مسعود
	نوائے وقت لاہور۔ ۱۴ اگست ۶۲ء
حسن مثنیٰ ندوی	انسان کامل
	خاتون پاکستان کراچی۔ اگست ۶۲ء
حفظ الرحمٰن	نبی اُمیؐ
	جنگ کراچی۔ ۱۵ اگست ۶۲ء
عبد الحق	سرور عالمؐ ــــ رحمت کا پیکر
	جنگ کراچی۔ ۱۵ اگست ۶۲ء
عبد الستار نیازی	پیغمبرِ عالم
	جنگ کراچی۔ ۱۵ اگست ۶۲ء
محمد ایوب رضوی	محسن کائناتؐ
	کوہستان لاہور۔ ۲۳ اگست ۶۲ء
محمد سلیمان منصورپوری	وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
	چٹان لاہور۔ ۱۳ اگست ۶۲ء
محمد صادق سیالکوٹی	صبح کائنات کے شمس الضحیٰؐ
	نوائے وقت لاہور۔ ۱۴ اگست ۶۲ء

محمد طیب	سیرتِ رسول پاکؐ جنگ کراچی۔ ۱۵ اگست ۶۲ء
محمد فضل الرحمٰن انصاری (مرتب)	ظہور قدسی مجلۂ اکیڈمی علوم اسلامیہ۔ کوئٹہ جلد ۱، نمبر ۱
محمد معز الدین نقشبندی	آفتابِ رسالتؐ انجام کراچی۔ ۲۷ اگست ۶۲ء
ہمایوں اختر	محسنِ عالم پاک جمہوریت لاہور۔ ۱۴ اگست ۶۲ء
ـــــــ	رحمت اللعالمین کی حیات طیبہ انجام کراچی۔ ۱۵ اگست ۶۲ء
عبدالماجد دریابادی	سیرۃ النبی قرآن مجید کی روشنی میں انجام کراچی۔ ۱۵ اگست ۶۲ء
محمد حفظ الرحمٰن سیوہاروی	قرآن کریم میں محمدؐ رسول اللہ کا ذکر انجام کراچی۔ ۲۷ اگست ۶۲ء
اطہر علی	محمدؐ رسول اللہ بحیثیت علم بردارِ جمہوریت جنگ کراچی۔ ۱۵ اگست ۶۲ء
اقبال فیروز	محمدؐ حضور کی نفاستِ طبع چٹان لاہور۔ ۱۳ اگست ۶۲ء
جوشوا فضل الدین	رسول کریمؐ ـــ مسیحیوں کے دوست قندیل لاہور۔ ۱۲ اگست ۶۲ء
امین احسن اصلاحی	نبی صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت ایک مدبر اور ماہر سیاست جنگ کراچی۔ ۱۵ اگست ۶۲ء
خورشید احمد	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت داعی الی الحق ترجمان القرآن لاہور۔ اگست ۶۲ء
ظفر احمد عثمانی	رسول کریمؐ کی تعلیمات میں مثالی مدنیت خاتون پاکستان کراچی۔ اگست ۶۲ء
عنایت اللہ وارثی	دنیا کے سب سے بڑے انسان کا سب سے بڑا کارنامہ نوائے وقت لاہور۔ ۱۴ اگست ۶۲ء
محمد انیس الرحمٰن	رسول کریمؐ اور سرمایہ کی مساوی تقسیم خاتون پاکستان کراچی۔ اگست ۶۲ء
اسمٰعیل حسین	عورت کو اسلام اور پیغمبر اسلام نے کیا دیا صبح امید بمبئی۔ اگست ۶۲ء
خورشید بیگم	رسول مقبولؐ کے عورتوں پر احسانات جنگ کراچی۔ ۱۵ اگست ۶۲ء
عمر احمد عثمانی	رسولؐ اور عورت خاتون پاکستان کراچی۔ اگست ۶۲ء
بھگوان، بھگوانداس	شہنشاہ دو عالم کا کھانا انجام کراچی۔ ۱۵ اگست ۶۲ء
ـــــــ	خلقِ عظیم انجام کراچی۔ ۱۵ اگست ۶۲ء
ـــــــ	شادی بیاہ کے مقدمات میں عدالت نبویؐ کے فیصلے جنگ کراچی۔ ۱۵ اگست ۶۲ء
بھگوان، بھگوانداس	سراپائے محمدؐ عربی قندیل لاہور۔ ۱۲ اگست ۶۲ء
ناظم، بشیر حسین	سراپائے افصح العرب والعجم چٹان لاہور۔ ۲۰ اگست ۶۲ء

مصطفےٰ حسن	حضور اکرمؐ اور اسلام کے متعلق غیر مسلموں کی شہادتیں جنگ کراچی۔ ۱۵ اگست ۶۲ء
حمید اللہ	مکتوبات نبویؐ جنگ کراچی۔ ۱۵ اگست ۶۲ء
محمد جعفر پھلواری	صلح نامۂ حدیبیہ ثقافت لاہور۔ اگست ۶۲ء
اقبال، محمد اقبال	محفل میلاد النبیؐ انجام کراچی۔ ۱۵ اگست ۶۲ء
ادارہ	سیرت النبیؐ کے تاجر ——— نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز چٹان لاہور۔ ۱۳ اگست ۶۲ء

سوانح ازواج مطہرات آل اور اصحاب

عبد اللہ زبید ندوی	اولین مسلمان خاتون خاتون پاکستان کراچی۔ اگست ۶۲ء
شفیق بریلوی	ہماری مقدس مائیں خاتون پاکستان کراچی۔ اگست ۶۲ء
تمنا عمادی	حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ خاتون پاکستان کراچی۔ اگست ۶۲ء
رئیس احمد جعفری	سیدۃ النساء خاتون پاکستان کراچی۔ اگست ۶۲ء
محمد اسلم	آزادی حضرت عمرؓ کی نگاہ میں واقعات کی روشنی میں چراغ راہ کراچی۔ جولائی ۶۲ء
فاروقی، خورشید احمد	حضرت عثمانؓ کے سرکاری خطوط (۵) برہان دہلی۔ اگست ۶۲ء
کامل، محمد وارث (مرحوم)	حضرت ابو ایوب انصاریؓ چٹان لاہور، ۲۷ اگست ۶۲ء
کامل، محمد وارث (مرحوم)	خالدؓ بن ولید (مسلسل) چٹان لاہور ۱۳ اور ۲۰ اگست ۶۲ء

سماجیات

نذیر احمد بخاری	معاشرہ میں اقدار کی تبدیلی کا عمل کوہستان لاہور۔ ۱۹ اگست ۶۲ء
تمنا شاہی	بابل کی راتیں (عصمت فروشی) انجام کراچی۔ ۲۵ اگست ۶۲ء
———	تھائی لینڈ میں انسداد عصمت فروشی کے کامیاب تجربات انجام کراچی۔ ۴ اگست ۶۲ء
زہرا احسن	عہد نو کے والدین قندیل لاہور۔ ۲۶ اگست ۶۲ء
رشید اعظم فاروقی	ہمارا کیا تصور (بازیافتہ خواتین کا مسئلہ) انجام کراچی۔ ۱۶ اگست ۶۲ء
عارف، فضل الٰہی	عورت یا کھلونا قندیل لاہور۔ ۱۹ اگست ۶۲ء
ممتاز حسین	بن بلائے مہمان آہنگ کراچی۔ ۱۶ تا ۳۱ اگست ۶۲ء

شماریات

محمد اقبال ملک	زراعت شماری۔ چند اہم حقائق آہنگ کراچی۔ ۱۶ تا ۳۱ اگست ۶۲ء

— — — دنیا میں ہر سیکنڈ میں تین بچے پیدا ہوتے ہیں۔
کوہستان لاہور۔ ۵ اگست ۶۲ء

سیاسیات

فرحت شاہجہانپوری
آزادی اور اس کا تحفظ
پاک جمہوریت لاہور۔ ۱۴ اگست ۶۲ء

محمد اسحٰق
شہری کے حقوق و فرائض
استقلال لاہور۔ ۲۶ اگست ۶۲ء

تبسم رضوانی
آزادی کا سورج (پاکستان)
قندیل لاہور۔ ۱۲ اگست ۶۲ء

مجید ملکسنائے
آزادی کا مستقبل (پاکستان)
قندیل لاہور۔ ۱۲ اگست ۶۲ء

مہر غلام رسول
چند خونچکاں قطرات اشک (پاکستان)
چٹان لاہور۔ ۲۰ اگست ۶۲ء

کمال محمد علی
پارلیمانی اور صدارتی طرز حکومت
انجام کراچی۔ ۱۵ اگست ۶۲ء

مہر غلام رسول
جمہوری نظام اور بعض ضروری کام
لیل و نہار لاہور۔ ۱۲ اگست ۶۲ء

عبدالباری
موجودہ سیاسی بحران۔ عوام اور خواص کے فرائض (پاکستان)
نوائے وقت لاہور۔ ۱۴ اگست ۶۲ء

انصار عالم
مسلمانوں کی جدوجہد آزادی
چراغ راہ کراچی۔ اگست ۶۲ء

اصغر بخش
تحریک پاکستان کا ایک روشن ورق
نوائے وقت لاہور۔ ۱۴ اگست ۶۲ء

آفتاب احمد قریشی
قرارداد پاکستان کا پس منظر
جنگ کراچی۔ ۱۵ اگست ۶۲ء

بشیر احمد
دو قومی نظریہ
سیارہ لاہور۔ اگست ۶۲ء

بلیغ الدین
۳ مسافر۔ ایک منزل (سرسید۔ اقبال اور جناح۔ پاکستان)
انجام کراچی۔ ۱۵ اگست ۶۲ء

خورشید عبدالسلام
تحریک آزادی
جنگ کراچی۔ ۱۵ اگست ۶۲ء

راغب احسن (ڈھاکہ)
یوم تنفیذ پاکستان (۱۶ اگست ۱۹۴۶ء)
نوائے وقت لاہور۔ ۱۴ اگست ۶۲ء

شہید ظہور عالم
پنجاب میں مسلم لیگ کی سول نافرمانی
نوائے وقت لاہور۔ ۱۴ اگست ۶۲ء

عبدالوحید خاں (مترجم)
جدوجہد آزادی
جنگ کراچی۔ ۱۵ اگست ۶۲ء

فخرالدین خاں
سرسید احمد خاں — آزادی کی مشعل
جنگ کراچی۔ ۱۵ اگست ۶۲ء

قاسم علی سجن لال
کانگرس کی حمایت کے لئے ۱۸۸۸ء میں سکندر آباد میں منعقدہ جلسہ کی روداد
ملاپ حیدرآباد (دکن) ۱۵ اگست ۶۲ء

محمد امین
اسلامیان امرتسر کی سرفروشی
نوائے وقت لاہور۔ ۱۴ اگست ۶۲ء

مرغوب صدیقی
تحریک پاکستان کی تاریخ کا ایک ورق
نوائے وقت لاہور۔ ۱۱-۱۹ اگست ۶۲ء

منظور الحق صدیقی	راولپنڈی میں تحریک پاکستان کا پہلا جلسہ	نوائے وقت لاہور۔ ۱۴ اگست ۶۲ء
ابوالاعلیٰ مودودی	انسان کے بنیادی حقوق	سیارہ لاہور۔ اگست ۶۲ء
ـــــــــ	بین الاقوامی مسائل کا حل جنگ نہیں ہے! وسط ایشیا اور قزاقستان کے مفتی اعظم مفتی ضیاء الدین بابا خانوف سے ایک ملاقات	جنگ کراچی۔ ۲۷ اگست ۶۲ء
عزیز الرحمٰن	دولت اور تقدیر	چٹان لاہور۔ ۲۰ اگست ۶۲ء

معاشیات

محمد اسلم	علم معیشت اور اس کی حدود و قیود	سیارہ لاہور۔ اگست ۶۲ء
بارک اللہ خاں	سرمایہ داری — اشتراکیت — اسلام	اقدام لاہور۔ ۲۹ اگست ۶۲ء
پرویز، آر	جاپان — صنعتی دنیا کو چیلنج	نوائے وقت لاہور۔ ۱۹ اگست ۶۲ء
ع۔ ع	مغربی پاکستان کی صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کی وسیع سرگرمیاں	جنگ کراچی۔ ۳۰ اگست ۶۲ء

قانون

منظر الحسن	ہمارا نیا دستور (پاکستان)	انجام کراچی۔ ۲۰ اگست ۶۲ء
نور الصمد قادری	جمہوریہ انڈونیشیا کی پالیسی کے بنیادی عناصر	انجام کراچی۔ ۱۸ اگست ۶۲ء

تعلیم

خورشید احمد	تعلیم اور قومی تعمیر	سیارہ لاہور۔ اگست ۶۲ء
سہیل اختر	ہمارا موجودہ طریقہ امتحان۔ ایک تجزیہ	اقدام لاہور۔ ۱۲ اگست ۶۲ء
سہیل اختر	طلبا کا قتل عام۔ ہمارے موجودہ طریقہ امتحان میں تبدیلی کی ضرورت۔	کوہستان لاہور۔ ۲۶ اگست ۶۲ء
نوید انجم	رنگ دار موتی (ABACUS)	لیل و نہار لاہور۔ ۵ اگست ۶۲ء
ـــــــــ	سائنس کی تدریس میں عام اشیا کا استعمال (کینتھ ایم سوپر)	نوائے وقت لاہور۔ ۲۶ اگست ۶۲ء
تبصر تمیمی	فلمیں اور تعلیم	جنگ کراچی۔ ۲۴ اگست ۶۲ء
منظر محسن	بچوں کے لئے مدارس میں اردو کی اہمیت	نئی قدریں حیدرآباد (پاک) اگست ۶۲ء
غلام حسین	تاریخ یونیورسٹی اورینٹیل کالج لاہور	لیل و نہار لاہور۔ ۱۹ اگست ۶۲ء

تجارت

محمد اسلام	یورپی مشترکہ منڈی اور پاکستان کی برآمدت	جنگ کراچی۔ ۲۴ اگست ۶۲ء
نور خان	پی۔ آئی۔ اے	انجام کراچی۔ ۱۵ اگست ۶۲ء

رسم و رواج

اختر یوسف	دور رس نگاہیں (یوم استقلال پاکستان)	تنویل لاہور۔ ۱۲ اگست ۶۲ء
خورشید احمد	۱۴ اگست کا پیغام	چراغ راہ کراچی۔ اگست ۶۲ء
محبوب حسن واسطی	۱۴ اگست ۴۷ء کا عظیم درس حریت	انجام کراچی۔ ۱۵ اگست ۶۲ء
گوپی چند نارنگ	سلونو کی تہذیبی اہمیت	ہماری زبان علی گڑھ۔ ۱۵ اگست ۶۲ء
انتظار حسین	خوشبو کو آخری سلام	نوائے وقت لاہور۔ ۵ اگست ۶۲ء
محمد عمران الحق	اوہام پرستی	فاران کراچی۔ اگست ۶۲ء

لسانیات۔ اُردو

طاہر محسن کاکوروی	نور اللغات اور فرہنگ اثر	نگار پاکستان کراچی۔ اگست ۶۲ء
گوپی چند نارنگ	اُردو کی تعلیم کے لسانیاتی پہلو	نگار پاکستان کراچی۔ اگست ۶۲ء
سروری، عبدالقادر	اُردو اصطلاحات کا مسئلہ	ملاپ حیدرآباد (دکن) یکم اگست ۶۲ء
حجازی، ایم اے	فیصلے اور عمل	چٹان لاہور۔ ۶ اگست ۶۲ء
گوپی چند نارنگ	کیا اُردو رسم الخط اصلاح طلب ہے۔	صدق جدید لکھنؤ۔ ۲۴ اگست ۶۲ء
عثمان عرفانی	سلک مروارید (الفاظ کی خصوصیات مزاج اور کیفیات کے اعتبار سے معنی)	نئی قدریں حیدرآباد (پاک) اگست ۶۲ء

سائنس

شاہد سرفراز محمود	علم سائنس میں مسلمانوں کا حصہ	لیل و نہار لاہور۔ ۵ اگست ۶۲ء
عمار کاتب	لامحدود آسمان	نصرت لاہور۔ اگست ۶۲ء
انور مقبول	نیوٹن، سیب اور سمندر	افکار کراچی۔ اگست ۶۲ء
عبدالرشید	اینٹی میٹر۔ ایک خوفناک شے (مادے کا توڑ)	اقدام لاہور۔ ۱۹ اگست ۶۲ء
رحمانی	سلفورک ایسڈ کی ماہیت	کارگر کراچی۔ اگست ۶۲ء
نسیم احمد	معدنی نمک	کارگر کراچی۔ اگست ۶۲ء
انیس رشدی	اصنام کہن وادیٔ سوات	ماہ نو کراچی۔ اگست ۶۲ء
کیانی	مصری خداؤں کے مدفون خزینے	لیل و نہار لاہور۔ ۱۹ اگست ۶۲ء
محمد عبداللہ خاں لودھیانوی	جدید نظریۂ ارتقا کا تحقیقی جائزہ	فاران کراچی۔ اگست ۶۲ء
فضل الرحمن چشتی	زہریلے ناگ	نوائے وقت لاہور۔ ۱۹ اگست ۶۲ء

فنون مفیدہ

ولی الدین	اگر میں طبیب ہوتا	ہمدرد صحت کراچی۔ اگست ۶۲ء
——	جلد کی حفاظت	انجام کراچی، ۲۷ اگست ۶۲ء
حبیب اشعر دہلوی	حیاتین کی کمی یا نقصان سے عوارض لاحق ہوتے ہیں	کوہستان لاہور، ۲۶ اگست ۶۲ء
علی ناصر زیدی	گنجا پن اور اس کا علاج	ہمدرد صحت کراچی۔ اگست ۶۲ء
ظہوری، عبدالوہاب	امراضِ چشم پر قدیم عربی مخطوطات	ہمدرد صحت کراچی۔ اگست ۶۲ء
——	مواصلات کا خلائی نظام	کارگر، کراچی۔ اگست ۶۲ء
——	دھوپ انجن (جیمز اے۔ ابلنگ کے مضمون کا ترجمہ)	لیل و نہار لاہور۔ ۲۶ اگست ۶۲ء
——	مغربی پاکستان میں زرعی ترقی	لیل و نہار لاہور۔ ۱۹، اگست ۶۲ء
قادری، ظہیر الدین	مشینی کاشت سے ملک میں بے روزگاری بڑھ جائے گی۔	کوہستان لاہور۔ ۵ اگست ۶۲ء
انور سدید	پاکستان کی پہلی رابطہ نہر	لیل و نہار لاہور۔ ۱۹، اگست ۶۲ء
——	مغربی پاکستان کا آبی نظام	نوائے وقت لاہور۔ ۵ اگست ۶۲ء
علی ناصر زیدی	کھاد اور اس کی اہمیت	پاک جمہوریت لاہور۔ ۱۸ اگست ۶۲ء
ستنام محمود	پاکستانی کسان گندم کے کھیتوں میں	آہنگ کراچی۔ ۱۶ تا ۳۱ اگست ۶۲ء
سعید احمد ملک	غلوں کی بیماریاں (کثیر نشاستہ رکھنے والی فصلیں)	آہنگ کراچی۔ یکم تا ۱۵ اگست ۶۲ء
جہاں گرد	آم کے آم	لیل و نہار لاہور۔ ۲۶ اگست ۶۲ء
حنیف رضا	پھلوں کا بادشاہ۔ آم	کوہستان لاہور۔ ۲ اگست ۶۲ء
محمد اسلم خان	آم (مسلسل)	جنگ کراچی۔ یکم اگست ۶۲ء
زبیدہ احمد	آرائش و زیبائش نقالی نہیں۔ آرٹ ہے	اردو ڈائجسٹ لاہور۔ اگست ۶۲ء
	رحمت ـــــ ایک تاجک چائے خانہ (بشیر وقت)	جنگ کراچی۔ ۲۷ یکم اگست ۶۲ء
احسان بی اے	۵ سال سے کم عمر کے بچوں کی تربیت	کوہستان لاہور۔ ۱۲۔ اگست ۶۲ء
احسان قریشی	اردو شارٹ ہینڈ کی تدوین....	کوہستان لاہور۔ ۱۹۔ اگست ۶۲ء

محمد ممتاز حسن	اُردو مختصر نویسی کی تاریخ	کوہستان لاہور۔ ۵ اگست ۶۲ء
یوسف اے۔ بٹ	شیشہ گری	کارگر کراچی۔ اگست ۶۲ء
———	موسم سرما میں ہر نانی کی مہیا کی ہوئی آسائشیں	کارگر کراچی۔ اگست ۶۲ء

فنون لطیفہ

سرفراز حسین	خیرپور کی نئی بستی	جنگ کراچی۔ ۱۰ اگست ۶۲ء
داسدیو شرن اگروال	وادیٔ سندھ کی تہذیب کا فن تعمیر	آج کل دہلی۔ اگست ۶۲ء
دت، ایس	بدھ فنِ تعمیر	آج کل دہلی۔ اگست ۶۲ء
رفعت، مبارز الدین	غاروں کا فن تعمیر	آج کل دہلی۔ اگست ۶۲ء
اشوک کمار بھٹاچاریہ	جین فن تعمیر	آج کل دہلی۔ اگست ۶۲ء
کرشن دت باجپئی	چاولکیہ طرز تعمیر	آج کل دہلی۔ اگست ۶۲ء
مجاہد حسین زیدی	پٹھان فنِ تعمیر	آج کل دہلی۔ اگست ۶۲ء
مجیب، محبوب اللہ	مغل فن تعمیر	آج کل دہلی۔ اگست ۶۲ء
حیدر عظیم الشان	ڈھاکے کی چند تاریخی مساجد	لیل و نہار لاہور۔ ۵ اگست ۶۲ء
احسان	لاہور کی سنہری مسجد	کوہستان لاہور۔ ۲۲ اگست ۶۲ء
رفیق الدین صدیقی	آزادی کے بعد تعمیراتی ترقی	آج کل دہلی۔ اگست ۶۲ء
فیاض الدین، محمد	ہندوستان کا جدید فنِ تعمیر	آج کل دہلی۔ اگست ۶۲ء
کرشن داس	شمالی ہند کے مندروں کا طرزِ تعمیر	آج کل دہلی۔ اگست ۶۲ء
بامزئی، پی۔ این کے	کشمیری فنِ تعمیر (عہد قدیم اور دور وسطیٰ میں)	آج کل دہلی۔ اگست ۶۲ء
شیو رام مورتی، سی	جنوبی ہند کے مندر	آج کل دہلی۔ اگست ۶۲ء
یوسف کمال بخاری	مشرقی ممالک میں ہندوستانی فنِ تعمیر کے اثرات	آج کل دہلی۔ اگست ۶۲ء
	آواز سے تیز رفتار طیارہ	جنگ کراچی۔ ۱۸ اگست ۶۲ء
	ڈائنا سور۔ ایک کثیر المقصد خلائی گلائیڈر۔ (مصنف سورٹمر لارنس)	جنگ کراچی۔ ۱۱ اگست ۶۲ء
فاروقی، ایم۔ ایم	پاکستان کی چھوٹی صنعتیں جو ۵ ہزار سال پرانی ہیں۔	کوہستان لاہور۔ ۲ اگست ۶۲ء
محمد جہانگیر	گھریلو صنعتیں — پس منظر — مستقبل	کارگر کراچی۔ اگست ۶۲ء

——— بڑی صنعتوں کے دوش بدوش چھوٹی صنعتیں
کارگر کراچی۔ اگست سنہ ۶۲ء

——— رنگ رس (زرعی اسلام ایک نئی فن کار)
ماہ نو کراچی۔ اگست سنہ ۶۲ء

راہی، البشیر احمد ملکۂ جذبات نیر سلطانہ
جنگ کراچی۔ ۲۱ اگست سنہ ۶۲ء

——— ایلیڈ اور صوفیہ لورین (انتھونی مان کے مضمون کا ترجمہ)
جنگ کراچی۔ ۲ اگست سنہ ۶۲ء

——— محروم تمنا۔ مارلن منرو
جنگ کراچی۔ ۱۱ اگست سنہ ۶۲ء

خالد محمود، عنایت الٰہی سُر سنگیت
لیل و نہار لاہور۔ ۲۶ اگست سنہ ۶۲ء

فیروز نظامی سرسنگھار۔ موسیقی اور چار پہر
آہنگ کراچی۔ یکم تا ۱۵ اگست سنہ ۶۲ء

محمود ندیم علم موسیقی میں فلمی دھنوں کا استعمال
ملاپ حیدرآباد (دکن)، ۲۹ اگست سنہ ۶۲ء

——— ام کلثوم (مصری مغنیہ)
نوائے وقت لاہور ۱۳ اگست سنہ ۶۲ء

——— مصر کی شہرۂ آفاق مغنیہ اُم کلثوم
چٹان لاہور۔ ۱۶ اگست سنہ ۶۲ء

خورشید، عبدالسلام ماہیا اور ڈھولک گیت
پاک جمہوریت لاہور۔ ۱۴ اگست سنہ ۶۲ء

ظفر، مظفر احمد ہمہ نغمہ ہمہ رنگ (آزاد کشمیر کے چند پہاڑی لوک گیت)
ماہ نو کراچی۔ اگست سنہ ۶۲ء

مظہر جبلپوری عالمی ہاکی کا معیار
جنگ کراچی۔ ۲۵ اگست سنہ ۶۲ء

——— کرکٹ اور اس کی مقبولیت
(مصنف جی۔ وی۔ ٹی۔ پچرچ)
جنگ کراچی۔ ۴ اگست سنہ ۶۲ء

سعیدہ خالد ایشیائی کھیلوں کی تاریخ
جنگ کراچی۔ ۲۵ اگست سنہ ۶۲ء

محمد یوسف گنگا پھری۔ ایک قدیم کھیل
کوہستان لاہور۔ ۲۶ اگست سنہ ۶۲ء

اختر، محمد سلیم گوجرانوالہ میں پہلوانی کا فن
کوہستان لاہور۔ ۸ جولائی سنہ ۶۲ء

——— کیرالہ اور میسور میں ہاتھیوں کے پکڑنے کا دلچسپ طریقہ
انجام کراچی۔ ۱۸ اگست سنہ ۶۲ء

عبدالحمید (مرتب) کھائیوں کے درندے
چٹان لاہور۔ ۲۰ اگست سنہ ۶۲ء

ادب

اختر، ہدایت اللہ زہریلی شاعری
قندیل لاہور۔ ۲۶ اگست سنہ ۶۲ء

جیلانی کامران آشوبِ زیست کی نئی صورت
ادب لطیف لاہور۔ اگست سنہ ۶۲ء

سید شبیر حسین بخاری کچھ ادب کے بارے میں
سیارہ لاہور۔ اگست سنہ ۶۲ء

ظفر اقبال پیاسا ادب
قندیل لاہور۔ ۱۹ اگست سنہ ۶۲ء

عمر شاہین — ارسطو کا فلسفۂ شاعری
اقدام لاہور۔ ۱۹ اگست ۶۲ء

منیر کاشانی — ادیب کی سوچ
قندیل لاہور۔ ۲۶ اگست ۶۲ء

وقار انبالوی — زبان اور بیان کے بعض پہلو
چٹان لاہور۔ ۲۰ اگست ۶۲ء

اردو ادب۔ تاریخ و تنقید

استاد اردو دانش گاہ تہران — تہران یونیورسٹی میں اردو
آج کل کراچی۔ ۱۹ اگست ۶۲ء

آفتاب احمد صدیقی — اردو ادب اور مسلمانوں کی بیداری (شبلی)
آہنگ کراچی۔ یکم تا ۱۵ اگست ۶۲ء

انتظار حسین — اردو ادب میں قومی احساس کا مد و جزر
سیارہ لاہور۔ اگست ۶۲ء

انتظار حسین — پاکستانی ادب کی نشو و نما
نوائے وقت لاہور۔ ۱۴ اگست ۶۲ء

عبدالماجد دریابادی — اردو کے چند مظلوم ادیب
صدق جدید لکھنؤ۔ ۳۱ اگست ۶۲ء

مظفر علی سید — آج کا ادب اور ہماری تہذیب
لیل و نہار لاہور۔ ۱۲ اگست ۶۲ء

ظفر علی سید — فیض کی سیزان
نصرت لاہور۔ اگست ۶۲ء

وقار خلیل — اردو ادب میں سوانح اور تذکرے
ملاپ حیدرآباد دکن یکم اگست ۶۲ء

یوسف تشکیل — ارتقاء جدید اردو ادب ۔۔۔۔!
صبح امید بمبئی۔ اگست ۶۲ء

اردو رسائل

نادم سیتاپوری — پنجاب ریویو (مولانا ظفر علی خان کے جاری کردہ رسالے کا کچھ حال)
ہماری زبان علی گڑھ۔ ۸ اگست ۶۲ء
چٹان لاہور۔ ۲۷ اگست ۶۲ء

عبداللہ قریشی — سرمہ نامہ ۷۰ سال پہلے کا ایک ادبی رسالہ
سیارہ لاہور۔ اگست ۶۲ء

اردو انجمنیں اور مشاعرے

اردو مجلس
ملاپ حیدرآباد (دکن) یکم اگست ۶۲ء

رضانی — نعتیہ مشاعرہ۔ جو جمعیت الفلاح کے زیر اہتمام منعقد ہوا
انجام کراچی۔ ۲۷ اگست ۶۲ء

نصیر الدین ہاشمی — مشاعروں کا ماضی حال اور مستقبل
صبح امید بمبئی۔ اگست ۶۲ء

اردو شاعری — تاریخ و تنقید

احسن مارہروی — اردو کی موجودہ شاعری (جولائی ۲۰ء کا لکھا ہوا ایک مضمون)
جنگ کراچی۔ ۳۱ اگست ۶۲ء

اختر ضیائی — "جدید شاعری کا المیہ"
ماہ نو کراچی۔ اگست ۶۲ء

ثریا جبیں احمد — بہار کی شاعرات
صنم پٹنہ۔ اگست ۶۲ء

خالد کشمیری	ہمارے ملک کا ادب اور تنقید	کوہستان لاہور۔ ۱۹ اگست ۶۲ء
سرور، آل احمد	آزادی کے بعد شاعری کے نئے تقاضے	ملاپ حیدر آباد دکن، ۱۵ اگست ۶۲ء

اردو شعرا — تاریخ و تنقید

جمیل نقوی	تطلب معانی	ماہ نو کراچی۔ اگست ۶۲ء
معراج دھولپوری	مول چند منشی کا شاہنامۂ اردو	ہماری زبان علی گڑھ۔ یکم اگست ۶۲ء
نسیم اختر بالوی	فنِ غالب (دو شعروں کے آئینے میں)	صنم پٹنہ۔ اگست ۶۲ء
افسر امروہوی	مرزا غالب اور مصحفی (۵)	نگار پاکستان کراچی۔ اگست ۶۲ء
ص، عظیم آبادی	شمس کلکتوی (ابوالقاسم محمد مظہر الحق) اور داغ دہلوی کی شاگردی	افکار کراچی۔ اگست ۶۲ء
نصیر الدین ہاشمی	غلام رسول بیگ شوق کا قلمی دیوان	ہماری زبان علی گڑھ ۲۲ اگست ۶۲ء
اقبال کامل	ایوانِ شعر میں (محمد داؤد امر دہی کے کلام پر تنقید و تبصرہ)	قندیل لاہور۔ ۱۹ اگست ۶۲ء
صدق جائسی	کچھ نہفتہ داستانیں کچھ شگفتہ تذکرے — فانی حیدر آباد دکن میں (۱)	چٹان لاہور۔ ۱۳، ۲۰ اور ۲۷ اگست ۶۲ء
عبدالقادر سروری	مرزا عصمت اللہ بیگ — ایک مزاح نگار شاعر	ملاپ حیدر آباد (دکن) ۲۲ اگست ۶۲ء
اختر انصاری اکبرآبادی	حسرت کی شخصیت اور غزل	نئی قدریں حیدر آباد (پاک) اگست ۶۲ء
زینت ساجدہ	حضرت امجد حیدر آبادی	کتابی دنیا کراچی۔ اگست ۶۲ء
حمیدہ سلطان	جگر مراد آبادی۔ ایک بڑا شاعر ایک بڑا انسان	لاہور۔ ۲۰ اگست ۶۲ء
نصیر الدین ہاشمی	حضرت جگر مراد آبادی کی شاعری	ملاپ حیدر آباد (دکن)، ۲۹ اگست ۶۲ء
رئیس خستہ	شاہد صدیقی بحیثیت شاعر	ملاپ حیدر آباد (دکن) ۸ اگست ۶۲ء
شریف اسلم	شاہد صدیقی بحیثیت انسان	ملاپ حیدر آباد (دکن) ۸ اگست ۶۲ء
بانو صغرہ نسیم	جوش اور ان کا فن	سب رس حیدر آباد (دکن) اگست ۶۲ء
احمد خواجہ	بیقراری سی بیقراری ہے (پنڈت گنگا پرشاد رند کے کلام پر تنقید و تبصرہ)	قندیل لاہور۔ ۱۲ اگست ۶۲ء
برق، طلحہ رضوی	میری نظر میں رقص خیال (مجموعہ کلام ڈاکٹر ظفر حمیدی مظفر پوری)	صنم پٹنہ۔ اگست ۶۲ء

رشید منظر — اختر قادری کی شاعری میری نظر میں
صنم پٹنہ۔ اگست ۶۲ء

شریف فاروق — اکبر سرحد مرزا محمود سرحدی
نوائے وقت لاہور۔ ۱۴ اگست ۶۲ء

ماہ منیر خان — دوراں (اویس احمد دوراں) نئی نسل کا ایک شاعر
صنم پٹنہ۔ اگست ۶۲ء

نادر حسین — خاور جسکانی اور ان کی غزلیں (محمد رفیق خاور جسکانی)
نئی قدریں حیدرآباد (پاک) اگست ۶۲ء

دیریندر پرشاد سکسینہ بدایونی — منشی گور سہائے تجمی
ہماری زبان علی گڑھ۔ ۲۲ اگست ۶۲ء

اردو نثر و نثار ــــ تاریخ و تنقید

حبیب النساء بیگم ولی اللہ — سید شاہ محمد قادری
سب رس حیدرآباد (دکن) اگست ۶۲ء

عابد نظامی — خواجہ حسن نظامی کی انشا پردازی
سیارہ لاہور۔ اگست ۶۲ء

محمد احسن فاروقی — طویل مختصر افسانہ
ساقی کراچی۔ اگست ۶۲ء

حسن اختر — پریم چند کی ناول نگاری
چٹان لاہور۔ ۶ اگست ۶۲ء

ست نام سن گپتا — اردو اور ہندی کے عظیم ادیب۔ منشی پریم چند۔
ملاپ حیدرآباد (دکن) ۱۸ اگست ۶۲ء

یاد، مشکور حسین — نادانی کا شعور
ادب لطیف لاہور۔ اگست ۶۲ء

اردو ادب ــــ طنز و مزاح

ابراہیم جلیس — غالب کا مزاج
صبح امید بمبئی۔ اگست ۶۲ء

قمر رئیس — غالب کے خطوط میں طنز و ظرافت
لاہور۔ ۲۷ اگست ۶۲ء

محمد علی اعوان — غالب مدرسے میں
لیل و نہار لاہور۔ ۵ اگست ۶۲ء

اعتصامی محمد قیوم — بے زبان خطہ۔ بے زبان لوگ (پاکستان اور پاکستانی)
نوائے وقت لاہور۔ ۱۹ اگست ۶۲ء

اقبالیات

ابن نظیر — اقبال اور اس کا نشاۃ ثانیہ
چراغ راہ کراچی۔ اگست ۶۲ء

اسرار احمد سہاروی — علامہ اقبال کا نظریہ فن
فاران کراچی۔ اگست ۶۲ء

بہار، امیر چند — اقبال اور اس کا عہد (تالیف جگن ناتھ آزاد) پر ایک نظر
سب رس حیدرآباد (دکن) اگست ۶۲ء

شریف احسن — غلطیہائے مضامین (علامہ اقبال کی مشہور غزل کارواں سمجھا تھا ہیں، مندرجہ بال جبریل کے متعلق ایک غلط فہمی کا ازالہ)
فاران کراچی۔ اگست ۶۲ء

شمیمؔ میری — عشق رسولؐ اور اقبال
جنگ کراچی۔ ۱۵ اگست ۶۲ء

منظور احسن عباسی — "خودی" کا مفہوم کیا ہے؟ اقبال کے مجموعہ افکار کا سرعنوان اور اس کی تفسیر
شہاب لاہور۔ ۱۲، ۱۹ اور ۲۶ اگست ۶۲ء

بابائے اُردو

عبدالحق (بابائے اردو)
آخری مضمون
جنگ کراچی۔ ۱۷ اگست ۶۲ء

عبدالحق (بابائے اُردو) اُردو زبان اور ادب (ایک غیر مطبوعہ مضمون)
ہم قلم کراچی۔ اگست ۶۲ء

عبدالحق (بابائے اردو) دو خط
انجام کراچی۔ ۱۷ اگست ۶۲ء

عبدالحق (بابائے اردو) ۶۲ سال پہلے کی چند تحریریں
ہم قلم کراچی۔ اگست ۶۲ء

احمد حسن (برادر بابائے اُردو) (بڑے بھائی (عبدالحق صاحب مرحوم کے متعلق کچھ حالات)
ہم قلم کراچی۔ اگست ۶۲ء

ارشد کاکوی — بابائے اردو کی شخصیت کے دو اہم پہلو
آج کل کراچی۔ ۱۹ اگست ۶۲ء

اسرار احمد کروی — مولوی صاحب کی تین کمزوریاں۔ اُردو۔ ن۔ اورنگ آباد
جنگ کراچی۔ ۱۷ اگست ۶۲ء

آمنہ صدیقی — چراغ انجمن اردو
انجام کراچی۔ ۱۷ اگست ۶۲ء

بیدار عابد رضا — بابائے اُردو کا رسالہ افسر
آج کل کراچی۔ ۱۹ اگست ۶۲ء

تحسین سروری (مرتب) — عبدالحق طالب علم کے دو مضامین (گندم اور مذاق)
ہم قلم کراچی۔ اگست ۶۲ء

تہور حسین — چند ہمعصر اور عبدالحق
انجام کراچی۔ ۱۷ اگست ۶۲ء

ثمینہ شوکت — مولوی عبدالحق کا اسلوب بیان
لیل و نہار لاہور۔ ۲۶ اگست ۶۲ء

حمید احمد خاں — بابائے اُردو اسلامیہ کالج لاہور میں
ہم قلم کراچی۔ اگست ۶۲ء

خلیق انجم — مولوی عبدالحق بحیثیت خاکہ نگار
جنگ کراچی۔ ۲۰ اگست ۶۲ء

رشید الدین — بابائے اُردو مولوی عبدالحق اور اورنگ آباد
الاپ حیدرآباد (دکن) ۱۵ اگست ۶۲ء

شجاعت (مترجم) — سچا ہیرا (بابائے اُردو) پنڈت ونشی دھر جی کے ہندی مضمون کا ترجمہ)
جنگ کراچی۔ ۲۱ اگست ۶۲ء
لیل و نہار لاہور۔ ۲۶ اگست ۶۲ء

شوکت سبزواری — دل کو باتیں جوان کی یاد آئیں
ہم قلم کراچی۔ اگست ۶۲ء

عبداللہ — عبدالحق کا اسلوب تحریر
ہم قلم کراچی۔ اگست ۶۲ء

عندلیب شادانی	چراغ راہ (بابائے اردو) آج کل کراچی۔ ۱۹ اگست ۶۲ء
کمال، رحیم الدین	اردو تہذیب اور بابائے اردو لیل و نہار لاہور۔ ۲۶ اگست ۶۲ء
غلام مصطفٰے خاں	بابائے اردو کی اردو ہم قلم کراچی۔ اگست ۶۲ء
متین الرحمن مرتضٰی	عظیم تہذیبی قائد انجام کراچی۔ ۲۰ اگست ۶۲ء
محمد اکبر الدین صدیقی	رسالہ افسر ہماری زبان علی گڑھ۔ ۱۵ اگست ۶۲ء
محمد اکبر الدین صدیقی	بابائے اردو اور رسالہ افسر ہم قلم کراچی۔ اگست ۶۲ء
محمود حسین	تایا ابا (بابائے اردو) جنگ کراچی۔ ۱۷ اگست ۶۲ء
معین الزماں	آخری بادل (بابائے اردو کی علمی خدمات کا ایک جائزہ) ماہ نو کراچی۔ اگست ۶۲ء
نصر اللہ خان	ڈاکٹر مولوی عبدالحق آج کل کراچی۔ ۱۹ اگست ۶۲ء
وقار عظیم	چند معاصر بابائے اردو کی سیرت نگاری پر تبصرہ) ہم قلم کراچی۔ اگست ۶۲ء
یونس ریاض	اردو زبان و ادب اور مولوی عبدالحق انجام کراچی۔ ۱۷ اگست ۶۲ء
———	بابائے اردو کی لغت نگاری ہم قلم کراچی۔ اگست ۶۲ء

فارسی ادبیات

خانم ممتاز مرزا	خاقانی شروانی نگار پاکستان کراچی۔ اگست ۶۲ء
نذیر احمد	غزلیات ظہیر اور ان کا مصنف معارف اعظم گڑھ۔ اگست ۶۲ء
عبدالغنی	بیدل کی ایک جمالیاتی علامت نگار پاکستان کراچی۔ اگست ۶۲ء
محمد عمر	ہفت تماشائے مرزا قتیل (دہم) برہان دہلی۔ اگست ۶۲ء

انگریزی۔ ہندی اور بنگالی ادبیات

شاہ علی	انگریزی مضمون نگاری نئی قدریں حیدرآباد (پاک)، اگست ۶۲ء
	ہندی پرچارنی سبھا اور ہندی بھون ملاپ حیدرآباد (دکن) ۲۹ اگست ۶۲ء
کلیم اختر	آگ۔ رومان۔ نغمہ (نذرل کی شاعری) قندیل لاہور۔ ۲۶ اگست ۶۲ء

جغرافیہ و سیاحت

جاوید شاہین۔ مترجم	روم (وائٹ جون ہیو کے مضمون کا ترجمہ) نصرت لاہور۔ اگست ۶۲ء
عبدالحمید غازی	بنا السطالیہ لاہور۔ ۱۶ اگست ۶۲ء
کلیم تمکین احسن	اپنے مولیٰ کے مدینے میں نوائے وقت لاہور۔ ۱۴ اگست ۶۲ء

شاہد احمد دہلوی	پاکستانی ثقافت کی جنم بھومی۔ کراچی
	ادبی گزٹ کراچی۔ ۱۴ اگست ۶۲ء
ممتاز عسکری	آزاد پاکستان کی منچھر جھیل
	جنگ کراچی۔ ۱۵ اگست ۶۲ء
عبدالصمد درانی	کوئٹہ چلیے
	جنگ کراچی۔ ۲۲ اگست ۶۲ء
عسر	ریگستانوں اور نخلستانوں میں زندگی
	جنگ کراچی۔ ۲۰ اگست ۶۲ء
	استنبول
	جنگ کراچی۔ ۲ اگست ۶۲ء
	صحرا (قرافہ) میں زندگی کے آثار۔
	(ادی۔ ہیرا منیف)
	جنگ کراچی۔ ۲۷ اگست ۶۲ء
قمر اجنالوی	فراعنہ مصر کے دیس کی فریاد (اہرام مصر اور
	شاہی قبرستان ہائی اسوان ڈیم کی زد میں)
	نوائے وقت لاہور۔ ۵ اگست ۶۲ء
	برازیل۔ جنوبی امریکہ کا عظیم ملک
	انجام کراچی۔ ۱۸ اگست ۶۲ء
سعید یو۔ اے	بحری اور آبی مسافت میں پاکستان کا کردار
	انجام کراچی۔ ۱۵ اگست ۶۲ء
	براعظم آسٹریلیا کا حسین شہر۔ سڈنی
	انجام کراچی۔ ۱۱ اگست ۶۲ء

تاریخ ــــ عرب

سید احمد خان اسر	عرب ایام جاہلیت میں
	لاہور۔ ۱۳ اور ۲۰ اگست ۶۲ء
امتیاز احمد	رسول اللہؐ سے پہلے عرب کی معاشرتی
	زندگی
	خاتون پاکستان کراچی۔ اگست ۶۲ء
شاہد یوسف باغپتی	عہد عباسیہ اور علمی وفنی سرگرمیاں
	شہاب لاہور۔ ۲۶ اگست ۶۲ء

تاریخ ــــ ہندوستان

اطہر مبارک پوری	نارجیل سے نخیل تک
	معارف اعظم گڑھ۔ اگست ۶۲ء
تبصر امروہوی، محمود حسین	ہندوستان عہد عتیق کی تاریخ میں
	برہان دہلی۔ اگست ۶۲ء
سعید کامل القادری	تاریخ سندھ کا ایک ورق مجہول (دیبل کہاں
	اور کب فتح ہوا)
	نگار پاکستان کراچی۔ اگست ۶۲ء
جاوید نہال	تاریخ شیر شاہی تالیف منظر علی خان ولا
	ہماری زبان علی گڑھ۔ ۸ اگست ۶۲ء
صباح الدین عبدالرحمٰن	ہندوستان کے سلاطین علما اور مشائخ
	کے تعلقات پر ایک نظر (۵)
	معارف اعظم گڑھ۔ اگست ۶۲ء
صابر سٹھیالوی	علاؤ الدین خلجی اور حق گو علما
	شہاب لاہور۔ ۱۲ اگست ۶۲ء

تاریخ ــــ ہندوستان۔ ۱۸۵۷ء

الصبار عالم	پہلی جنگ آزادی کے بعد
	جنگ کراچی۔ ۱۵ اگست ۶۲ء
الصبار عالم	فرائضی تحریک
	چراغ راہ کراچی۔ اگست ۶۲ء

ابوالحسن علی ندوی	جماعت مجاہدین چراغ راہ کراچی۔ اگست ۶۲ء
ابواللیث صدیقی	مولانا فضل حق خیرآبادی چراغ راہ کراچی۔ اگست ۶۲ء
حسن ریاض	پہلی جنگ آزادی چراغ راہ کراچی۔ اگست ۶۲ء
خلیق احمد نظامی	۱۸۵۷ء کا ایک تاریخی جائزہ چراغ راہ کراچی۔ اگست ۶۲ء
نگینہ، رام سرن	انگریزی عہد میں خفیہ پوسٹروں کی تحریک چٹان لاہور۔ ۲۷، اگست ۶۲ء
نگینہ، رام سرن	جنرل بخت خاں۔ پہلی جنگ آزادی کا ایک سالار۔ انجام کراچی۔ ۲۷، اگست ۶۲ء
عابد، عابد علی	جنگ آزادی جنگ کراچی۔ ۱۵ اگست ۶۲ء
عزیز احمد خاں	جنگ آزادی (۱۸۵۷ء) کا ایک مجاہد (احمد خان) جنگ کراچی۔ ۱۵ اگست ۶۲ء
عشرت رحمانی	جنرل بخت خاں چراغ راہ کراچی۔ اگست ۶۲ء
عظیم الشان حیدر	حضرت محل۔ لکھنؤ کی جنگ آزادی کی روح رواں۔ نوائے وقت لاہور۔ ۱۹، اگست ۶۲ء
معین الحق	مولانا احمد اللہ شاہ مدراسی چراغ راہ کراچی۔ اگست ۶۲ء
نثار احمد	سید احمد شہید اور ان کی تحریک چراغ راہ کراچی۔ اگست ۶۲ء
————	پہلی جنگ آزادی اور اس کے اسباب جنگ کراچی۔ ۱۵ اگست ۶۲ء

تاریخ —— پاکستان

بدر منیر	پہلی جمہوریہ سے دوسری جمہوریہ تک استقلال لاہور۔ ۱۲۔ اگست ۶۲ء
رئیس امروہوی	پندرھویں سالگرہ پر بعض تاریخی حقائق کا جائزہ ! جنگ کراچی۔ ۱۲ اگست ۶۲ء
شاہدہ بیگم برنی	آزادی اور ہم جنگ کراچی۔ ۱۵ اگست ۶۲ء
محمد تقی	نیا پاکستان۔ (چند فکری پہلو) ماہ نو کراچی۔ اگست ۶۲ء
محمد عثمان حسن	لکشمی پور کا معرکہ انجام کراچی۔ ۱۵ اگست ۶۲ء
میزان الرحمٰن	غلامی سے آزادی تک جنگ کراچی۔ ۱۵ اگست ۶۲ء
ناصر محمود	منزلیں اور قافلے جنگ کراچی۔ ۱۵ اگست ۶۲ء
———— ؟	پاکستان۔ آزادی کی منزل جنگ کراچی۔ ۱۵ اگست ۶۲ء
————	لکشمی پور (کومیلا کے ضلع میں ایک چھوٹا سا گاؤں) کا معرکہ —— میجر طفیل محمد کی کارگزاریاں اور شہادت۔ جنگ کراچی۔ ۱۸ اگست ۶۲ء

مسئلہ کشمیر

عبدالصمد درانی	آزاد کشمیر میں نمائندہ حکومت کا قیام	شہاب لاہور۔ ۱۲،۱ اگست ۶۲ء
عبدالمجید	آزاد کشمیر میں نمائندہ حکومت کا قیام	شہاب لاہور۔ ۲۶ اگست ۶۲ء
کلیم اختر	خود مختار کشمیر۔ اور مسلم کانفرنس	اقدام لاہور۔ ۱۵ اگست ۶۲ء
منصور نصیر	جموں میں قتلِ عام کا پس منظر (نومبر ۴۷ء کے خونچکاں واقعات)	لاہور۔ ۲۷ اگست ۶۲ء

تاریخ۔ مصر، جمیکا و انڈونیشیا

ابوالحسن زیدی	مصر کہاں جا رہا ہے؟ (دینی اقدار کی تباہی و بربادی کی ایک المناک داستان)	شہاب لاہور۔ ۵، ۱۲ اگست ۶۲ء
———	آزاد جمیکا۔ ۳ سو سال کی طویل غلامی کے بعد ایک اور قوم آزاد ہوئی۔	کوہستان لاہور۔ ۱۹ اگست ۶۲ء
حسان کلیمی	انڈونیشیا کی آزادی کے ۱۷ سال	جنگ کراچی۔ ۱۸ اگست ۶۲ء
نور احمد قادری	ایک ملک۔ ایک قوم۔ ایک زبان	جنگ کراچی۔ ۱۸ اگست ۶۲ء

سوانح

اظہر، اے۔ ڈی	آزادی اور حمید نظامی	نوائے وقت لاہور۔ ۱۴ اگست ۶۲ء
عاشق حسین بٹالوی	حمید نظامی مرحوم کی آخری خواہش تحریک پاکستان کی تاریخ لکھی جائے۔	نوائے وقت لاہور۔ ۱۴ اگست ۶۲ء
محمد شجاع الدین	حمید نظامی مرحوم	نوائے وقت لاہور۔ ۱۴ اگست ۶۲ء
آفتاب احمد قریشی	چودھری نصر اللہ خان۔ تحریک پاکستان کا ایک زندہ جاوید مجاہد	نوائے وقت لاہور۔ ۱۴ اگست ۶۲ء
مفتون، دیوان سنگھ	دہی یا آبِ حیات	چٹان لاہور۔ ۱۳ اگست ۶۲ء
مفتون، دیوان سنگھ۔	خر سواری و خر برداری	چٹان لاہور۔ ۲۰ اگست ۶۲ء
مفتون، دیوان سنگھ	عورت اور لاٹھی	چٹان لاہور۔ ۲۷ اگست ۶۲ء
مشتاق احمد	شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ	چٹان لاہور۔ ۲۷ اگست ۶۲ء
سالک، عبدالمجید	حضرت مخدوم علی ہجویریؒ	شہاب لاہور۔ ۵ اگست ۶۲ء
محمد یوسف	مجدد الف ثانیؒ	انجام کراچی۔ ۲۰ اگست ۶۲ء
محمد مسعود احمد	شاہ محمد غوث گوالیاریؒ (۲)	معارف اعظم گڑھ۔ اگست ۶۲ء
سردار محسن خان	شاہ علی بغدادی	جنگ کراچی۔ ۹ اگست ۶۲ء

رفیق احمد خان	عالم دین حضرت شیخ عبدالقادر رائے پوری نوائے وقت لاہور - ۲۶ اگست ۶۲ء
——	حضرت قبلہ الحاج عبدالقادر المعروف میاں صاحب تولڑے شریف (الورم) انجام کراچی - ۱۲ اگست ۶۲ء
اظہر، مظہر علی	امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ جنگ کراچی - ۲۲ اگست ۶۲ء
شورش کاشمیری	لاثانی خطیب (سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ) جنگ کراچی - ۲۲ اگست ۶۲ء
ادارہ	جمعیۃ العلماء ہند کا لعل شب چراغ گم ہو گیا مولانا حفظ الرحمن سیوہاروی کا انتقال چٹان لاہور - ۱۲ اگست ۶۲ء
اسمٰعیل ضیا	مولانا حفظ الرحمن شاہ ولی اللہ کے پہلو میں چٹان لاہور - ۲۰ اگست ۶۲ء
سردار آل احمد	مولانا حفظ الرحمن — ایک تاثر تمہاری خوبیاں زندہ تمہاری نیکیاں باقی ہماری زبان علی گڑھ - ۲۲ اگست ۶۲ء
سعید احمد اکبرآبادی	مولانا حفظ الرحمن سیوہاروی کی یاد —— — اب کہاں دنیا میں ایسی ہستیاں چٹان لاہور - ۲۰ اگست ۶۲ء
دلائی لامہ	تبت کا دلائی لامہ کوہستان لاہور - ۸ اگست ۶۲ء
اقبال اسد	بانیٔ تحریک قیام پاکستان —— چودھری رحمت علی مرحوم اقدام لاہور - ۱۹ اگست ۶۲ء
محمود فاروقی	بہادر یار جنگ چراغ راہ - کراچی - اگست ۶۲ء
سردار آل احمد	ڈاکٹر اشرف کی یاد میں افکار کراچی - اگست ۶۲ء
الطاف حسین قریشی	مولوی تمیز الدین خان اردو ڈائجسٹ لاہور - اگست ۶۲ء
کمال الدین احمد	جمیلہ بوحائری جنگ کراچی - ۱۵ اگست ۶۲ء
ابوالاعلیٰ مودودی	ٹیپو سلطان چراغ راہ کراچی - اگست ۶۲ء
——	وہ کون تھا؟ (لینن ۳) در چرڈ ہبرٹی اور ریلیف مارٹن کے مضمون کا ترجمہ) جنگ کراچی - ۴ اگست ۶۲ء
عطاء اللہ پالوی	مصطفیٰ کمال نصرت لاہور - اگست ۶۲ء
ہارون خاں شروانی	بلبل ہند شریمتی سروجنی نائیڈو ملاپ حیدرآباد دکن، ۱۵ اگست ۶۲ء
زور محی الدین قادری	مولوی محمد عبدالرحمن خان مرحوم سب رس حیدرآباد دکن، اگست ۶۲ء
ابوطاہر فارانی	ڈاکٹر عبدالسلام — کے اعزازات اور امتیازات لاہور - ۶ اگست ۶۲ء
نقش صحرائی	علی مردان خان — ایک ممتاز مسلمان انجینئر (عہد مغلیہ) نوائے وقت لاہور - ۲۶ اگست ۶۲ء

متفرقات

خواجہ بدر (مترجم)	کلیسائی علم الکلام کی تشکیل ثقافت لاہور۔ اگست ۱۹۶۲ء
———	سید الانبیاء (ٹامس کارلائل کے ایک مقالے کا ترجمہ) نصرت لاہور۔ اگست ۱۹۶۲ء
علی احمد خاں مرحوم	مارکسی تثلیث ترجمان القرآن لاہور۔ اگست ۱۹۶۲ء
———	دنیا کے عجیب و غریب درخت کوہستان لاہور۔ ۵ اگست ۱۹۶۲ء
آشکار حسین	دنیا میں آزادی کی لہر جنگ کراچی۔ ۱۵، ۱۰ اگست ۱۹۶۲ء
آباد شاہ پوری	صلیب و ہلال کی کش مکش انجام کراچی۔ ۱۲ اگست ۱۹۶۲ء
صابر، محمد شفیع	قلعۂ جمرود انجام کراچی۔ ۱۳، اگست ۱۹۶۲ء
محمود فاروقی	ہرگاندھی راجناح چراغ راہ کراچی۔ اگست ۱۹۶۲ء

اگست ۱۹۶۲ء کے اردو اخبارات و رسائل میں مندرجہ ذیل کتابوں پر ریویو شائع ہوئے۔

محمد اسمٰعیل	ام الکتاب ۔ از المسیح الموعود صدق جدید لکھنؤ۔ ۲۴ اگست ۱۹۶۲ء
ستم، محمد بخش	آدمی کی انسانیت (رسالت بارٹ ہیری کی کتاب کا ترجمہ) افکار کراچی۔ اگست ۱۹۶۲ء شہاب لاہور۔ ۱۵ اگست ۱۹۶۲ء
قمر احمد عثمانی	ہماری مذہبی جماعتوں کا فکری جائزہ فاران کراچی۔ اگست ۱۹۶۲ء انجام کراچی۔ ۱۸ اگست ۱۹۶۲ء
احمد	لغات القرآن فاران کراچی۔ اگست ۱۹۶۲ء
رہبر فاروقی، معین الدین	قرآن پاک اور آسمانی پروازیں صدق جدید لکھنؤ۔ ۲۴ اگست ۱۹۶۲ء
کلیم اللہ حسینی	سہل تجوید ہماری زبان علی گڑھ۔ ۱۵ اگست ۱۹۶۲ء
خدیجہ بنت سیدنا طاہر سیف الدین	ترتیل القرآن ہماری زبان علی گڑھ۔ ۱۵ اگست ۱۹۶۲ء
کلیم اللہ حسینی	گلدستۂ قرآن و حدیث ہماری زبان علی گڑھ۔ ۱۵ اگست ۱۹۶۲ء
عبید اللہ رحمانی	مرعاۃ المفاتیح معارف اعظم گڑھ۔ اگست ۱۹۶۲ء
عارف، فضل احمد	فلسفۂ دعا قندیل لاہور۔ ۱۹ اگست ۱۹۶۲ء
محمد فرمان	ردّ بدعت شہاب لاہور۔ ۱۵ اگست ۱۹۶۲ء

ماجد ماب (مترجم)	اسلام میں اصول حکومت (شیخ علی عبدالرزاق کی عربی تالیف کا ترجمہ) کتابی دنیا کراچی۔ اگست ۶۲ء
غلام معین الدین نعیمی	ترجمہ فتوح الغیب (حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح کی مشہور کتاب فتوح الغیب کا ترجمہ) شہاب لاہور۔ ۵ اگست ۶۲ء
غلام احمد نظام آبادی	مسلمانوں کے فرقے صدق جدید لکھنو۔ ۱۷ اگست ۶۲ء
محمد نذیر لائلپوری	مودودی صاحب کے رسالہ ختم نبوت پر علمی تبصرہ صدق جدید لکھنؤ۔ ۲۴ اگست ۶۲ء
ادارۂ طلوع اسلام	قتل مرتد اور غلام اور لونڈیاں چٹان لاہور۔ ۶ اگست ۶۲ء
عبدالباری ندوی	تجدید دین کامل صدق جدید لکھنؤ۔ ۳۱ اگست ۶۲ء
عبدالباری ندوی	تجدید معاشیات صدق جدید لکھنؤ۔ ۳۱ اگست ۶۲ء
عبدالباری ندوی	تجدید تعلیم و تبلیغ صدق جدید لکھنؤ۔ ۳۱ اگست ۶۲ء
عبدالباری ندوی	تجدید تصوف و سلوک صدق جدید لکھنؤ۔ ۳۱ اگست ۶۲ء
پرویز	اسبابِ زوالِ اُمت چٹان لاہور۔ ۶ اگست ۶۲ء
نورالحسن بخاری	سیرت امام مظلوم سیدنا عثمان لیل و نہار لاہور۔ ۵ اگست ۶۲ء
ضیا احمد بدایونی	قول سدید (در رد خلافت معاویہ و یزید) فاران کراچی۔ اگست ۶۲ء
ابوالحسن علی	مکاتیب حضرت مولانا شاہ محمد الیاس کتاب نما دہلی۔ اگست ۶۲ء
عبدالرشید (مترجم)	زندگی کا راستہ (ڈاکٹر چیسر کی کتاب کا ترجمہ) جنگ کراچی۔ ۱۲ اگست ۶۲ء
عبدالواحد (مترجم)	کیا سائنس ہمیں بچا سکتی ہے (جارج لنڈبرگ کی تصنیف کا ترجمہ) لیل و نہار لاہور۔ ۵ اگست ۶۲ء
ثناء الحق صدیقی (مترجم)	سہ انجم (مارٹن ڈیوڈسن کی کتاب کا ترجمہ) شہاب لاہور۔ ۵ اگست ۶۲ء
محمد اسحق صدیقی	چاند کی کہانی کتاب نما دہلی۔ اگست ۶۲ء
عبدالبصیر خان	دیمک کی کہانی سب رس حیدرآباد (دکن) اگست ۶۲ء
نور محمد چوہان (اڈیٹر)	اسرار حکمت لاہور کا خاص نمبر، جڑی بوٹیاں اور درخت) لیل و نہار لاہور۔ ۱۹ اگست ۶۲ء انجام کراچی۔ ۸ اگست ۶۲ء
ماہنامہ مجلس لاہور	اجمل اعظم نمبر صدق جدید لکھنؤ۔ ۱۰ اگست ۶۲ء
سید فیضی	جولیس سیزر (شکسپیئر کے شہرہ آفاق ڈرامے کا منظوم ترجمہ) افکار کراچی۔ اگست ۶۲ء

عزیز احمد (مترجم) رومیو جولیٹ (شکسپیر کے مشہور ڈرامے کا ترجمہ)
فاران کراچی۔ اگست سنہ ۶۲ء

محمد عزیز مرزا لکھنوی۔ دکرم اروسی (مہاکوی کالی داس کے ڈرامے کا ترجمہ) مرتبہ عشرت رحمانی
فاران کراچی۔ اگست سنہ ۶۲ء

نسیم ہمدانی بڈھا گوریو (بالزاک کے ناول کا ترجمہ)
جنگ کراچی۔ ۲۔ اگست سنہ ۶۲ء

عزیز جاوید (اڈیٹر) نرگس۔ جون جولائی سنہ ۶۲ء
لیل و نہار لاہور۔ ۵ اگست سنہ ۶۲ء

نعیم صدیقی (اڈیٹر) سیارہ لاہور۔ اگست سنہ ۶۲ء
لیل و نہار لاہور۔ ۱۲۔ اگست سنہ ۶۲ء

گوپال مِتل (اڈیٹر) تحریک (دہلی چین کا ادبی اور ثقافتی جائزہ)
صدق جدید لکھنؤ۔ یکم اگست سنہ ۶۲ء

مجلس حیدر آباد (عبد الحق نمبر)
فاران کراچی۔ اگست سنہ ۶۲ء

ادارۂ ادبیات اُردو حیدر آباد
یادگار یوم محمد علی قطب شاہ (سنہ ۱۹۵۹ء)
ہماری زبان علی گڑھ۔ ۸ اگست سنہ ۶۲ء

محمد عتیق صدیقی ادارۂ ادبیات اردو (رپورٹ سنہ ۱۹۶۱ء)
ہماری زبان علی گڑھ۔ یکم اگست سنہ ۶۲ء
صبح امید بمبئی۔ اگست سنہ ۶۲ء

سحر ابو محمد تنقید و تجزیہ
افکار کراچی۔ اگست سنہ ۶۲ء

شوکت سبزواری معیار ادب
شہاب لاہور۔ ۱۹ اگست سنہ ۶۲ء

حبیب النسا، بیگم ولی اللہ
ریاست میسور میں اردو کا نشو و نما
ہماری زبان علی گڑھ۔ ۲۲ اگست سنہ ۶۲ء

فیض، فیض احمد میزان
افکار کراچی۔ اگست سنہ ۶۲ء

مبشر علی صدیقی ادبی مقالات
کتاب نما دہلی۔ اگست سنہ ۶۲ء

گوپی چند نارنگ اُردو مثنویاں
ہماری زبان علی گڑھ۔ ۸ اگست سنہ ۶۲ء
معارف اعظم گڑھ۔ اگست سنہ ۶۲ء

ساجد صدیقی ارمغان نعت
صدق جدید لکھنؤ۔ ۲۱۔ اگست سنہ ۶۲ء

نسیم قادری بستوی گل کدۂ فردوس (نعتوں اور اصلاحی نظموں کا مجموعہ)
کتاب نما دہلی۔ اگست سنہ ۶۲ء

نسیم قادری بستوی۔ تمہارے اسلاف اور تم (مسلمانوں کے عروج و زوال کی تصویر)
کتاب نما دہلی۔ اگست سنہ ۶۲ء

عزیز لدھیانوی گنجینۂ مسرت
لیل و نہار لاہور۔ ۵ اگست سنہ ۶۲ء

افضل حسین پیاری نظمیں (بچوں اور بچیوں کے لئے)
فاران کراچی۔ اگست سنہ ۶۲ء

نیّر شفیع الدین بچوں کا کھلونا
کتاب نما دہلی۔ اگست سنہ ۶۲ء

مرکز ادب کوئٹہ — دھنک
افکار کراچی۔ اگست ۶۲ء

وزیر آغا — ۱۹۶۱ء کی بہترین نظمیں
افکار کراچی۔ اگست ۶۲ء

شوکت سبزواری — غالب — فکر و فن
جنگ کراچی۔ ۳ اگست ۶۲ء

شاد عظیم آبادی — میخانۂ الہام
جنگ کراچی۔ ۱۳ اگست ۶۲ء

احمد ریاض — موجِ خوں
افکار کراچی۔ اگست ۶۲ء

اختر مسلمی — موجِ نسیم
معارف اعظم گڑھ۔ اگست ۶۲ء

باسط بھوپالی — کاروانِ غزل
ہماری زبان علی گڑھ۔ ۱۵ اگست ۶۲ء

تصور، نواب محی الدین خان — شراب
صدق جدید لکھنؤ۔ ۲۴ اگست ۶۲ء

ثاقب کانپوری — روحِ جاوداں
انجام کراچی۔ ۱۸ اگست ۶۲ء

حسن بخت — شکستِ شب
فاران کراچی۔ اگست ۶۲ء

صہبا ابوالخیر — جامِ صہبا
ملاپ حیدرآباد (دکن) یکم اگست ۶۲ء

عزیز لدھیانوی — گنجینۂ عبرت
فاران کراچی۔ اگست ۶۲ء

عقیل احمد جعفری خیرآبادی — جوش و ہوش (جوش کی ان نظموں کا جواب جن سے اسلام بیزاری اور الحاد نوازی کا اظہار ہوتا ہے)، انجام کراچی۔ ۸ اگست ۶۲ء
صدق جدید لکھنؤ۔ ۳ اگست ۶۲ء

منور لکھنوی، بشیشور پرشاد — ادائے کھنبر — کتابی دنیا کراچی اگست ۶۲ء
صدق جدید لکھنؤ۔ ۱۷ اگست ۶۲ء

اختر شیرانی کی نظموں سے انتخاب
سب رس حیدرآباد (دکن)، اگست ۶۲ء

سخن مختصر (معین احسن جذبی کے کلام کا انتخاب)
سب رس حیدرآباد (دکن)، اگست ۶۲ء

یاس یگانہ چنگیزی کی غزلوں سے انتخاب۔
سب رس حیدرآباد (دکن) اگست ۶۲ء

عشرت رحمانی — ڈرامے چند
لیل و نہار لاہور۔ ۱۹ اگست ۶۲ء

ادیب اللطیف حسین — سرشار کی ناول نگاری
جنگ کراچی۔ ۲ اگست ۶۲ء

نذیر احمد — ابن الوقت مرتبہ سید سبط حسن
فاران کراچی۔ اگست ۶۲ء

اسلم ایم — گلنار
کتابی دنیا کراچی۔ اگست ۶۲ء

شوکت صدیقی — کوکا بیلی
قندیل لاہور۔ ۱۹ اگست ۶۲ء

خدیجہ مستور — آنگن
لیل و نہار لاہور۔ ۱۲ اگست ۶۲ء

ریاض جاوید — زخم کھلنے کے بعد۔
قندیل لاہور۔ ۱۹ اگست ۶۲ء

ضیا، ایم عاشق — فریب وفا
چٹان لاہور۔ ۱۹ اگست ۶۲ء

ظفر سعید — غمزہ
چٹان لاہور۔ ۶ اگست ۶۲ء

رفعت، مبارز الدین (مرتب)
شکار نامہ تصنیف حضرت مخدوم ابو الفتح
صدر الدین سید محمد حسینی گیسو دراز بندہ نواز
سب رس حیدرآباد دکن، اگست ۶۲ء

سلیم، وحید الدین — مضامین سلیم (۳)
شہاب لاہور۔ ۱۹ اگست ۶۲ء
کتابی دنیا کراچی۔ اگست ۶۲ء

ام فارق — چوکھٹ کے اندر
شہاب لاہور۔ ۵ اگست ۶۲ء

احمد جمال پاشا — اندیشۂ شہر
افکار کراچی۔ اگست ۶۲ء

بھارت چند کھنہ — ٹھنڈی بجلیاں
افکار کراچی۔ اگست ۶۲ء

سعید احمد رفیق — اقبال کا نظریۂ اخلاق
ترجمان القرآن لاہور۔ اگست ۶۲ء

عبداللطیف اعظمی — بابائے اردو عبدالحق
سب رس حیدرآباد دکن، اگست ۶۲ء

خالد، عبدالعزیز، (مترجم)
گل نغمہ (ٹیگور کی مشہور کتاب
گیتا انجلی کا ترجمہ)
سب رس حیدرآباد دکن، اگست ۶۲ء

فراق گورکھپوری (مترجم) — ایک سو ایک نظمیں (ٹیگور کی نظموں کا ترجمہ)
ہماری زبان علی گڑھ۔ ۲۲ اگست ۶۲ء

مسلم ضیائی (مترجم)
ٹیپو سلطان اور اس کے خواب
کتابی دنیا کراچی۔ اگست ۶۲ء

سید احمد خان — مسافران لندن
فاران کراچی۔ اگست ۶۲ء

ل۔ احمد اکبرآبادی (مترجم)
چو یو آن (چینی شاعری کے باوا آدم چو یو آن
کی زندگی کے حالات پر، ڈاکٹر کو موجو کے
ڈرامے کا ترجمہ)
افکار کراچی۔ اگست ۶۲ء

مائل، محمد زکریا۔ مترجم
مجاہد اندلس (مصر کے مشہور ادیب
علی الجازم بک کے ایک عربی ناول کا ترجمہ)
شہاب لاہور۔ ۵ اگست ۶۲ء

حبیب اشعر (مترجم)
جب رخ سے نقاب اٹھی (منفلوطی کے
افسانوں کا ترجمہ)
قندیل لاہور۔ ۱۹ اگست ۶۲ء
لیل و نہار لاہور۔ ۱۵ اگست ۶۲ء

حالی، خواجہ الطاف حسین
حیات سعدی مرتبہ شیخ محمد اسماعیل پانی پتی
فاران کراچی۔ اگست ۶۲ء

صارم، عبدالصمد (مترجم)
شعر العرب (ابن تیمیہ کی مشہور
کتاب کا ترجمہ)
شہاب لاہور۔ ۱۹ اگست ۶۲ء

رضا مظہری — مترجم
سنجوگ (ٹیگور کی تصنیف کا ترجمہ)
ہماری زبان علی گڑھ۔ ۲۲ اگست ۶۲ء

سجاد ظہیر۔ مترجم — گورا (ٹیگور کی تصنیف کا ترجمہ)
ہماری زبان علی گڑھ۔ ۲۲ اگست

محمود احمد۔ مترجم — منتخب التواریخ ۔۔ (ملا عبد القادر ملوک شاہ
بدایونی کی تالیف کا ترجمہ)
جنگ کراچی۔ ۱۲ اگست ۶۲ء

سید احمد خان۔ سر — سرکشی ضلع بجنور مرتبہ ڈاکٹر سید معین الحق
فاران کراچی۔ اگست ۶۲ء

محمد مسلم عظیم آبادی — شاد کی کہانی شاد کی زبانی۔ خود نوشت
سوانح حیات۔
سب رس حیدر آباد (دکن) اگست ۶۲ء
زندگی کے موڑ پر
انجام کراچی۔ ۱۸ اگست ۶۲ء

عبید اللہ خان مدیر اعلیٰ — البصیر عالمگیر نمبر۔ (اسلامیہ کالج چنیوٹ کا جریدہ)
لیل و نہار لاہور۔ ۱۲ اگست ۶۲ء

ایک رسالہ

ایک تحریک

ماہنامہ

ہم قلم

فی شمارہ
۶۲ پیسے

سالانہ
چھ روپے

ادارۂ مصنفین پاکستان آسٹریلین روڈ۔ کراچی

amphitrichous	طرفین سوطی
amphitrocha	دوچرخا
amphitropal	دو رخا
amplectamt	بیجان
amplexicaul	تنہ بیجان
ampliate	بہناور
ampulla	فراخہ
ampullaceal	فراخہ دار
ampullaceous	فراخہ دار
ampullary	فراخہ نما
ampyx	ایمپکس
amyelinic	غیر مائیلینی
amygdala	بادامیا
amylase	نشاستہ۔ ایمائیلیس
amyloplast	نشا سار ۔ امائیلو پلاسٹ
amyloplastid	نشا سان ۔ نسا ساز
amyloid bodies	نشا سان اجسام
amylolytic	نشا پاش
amylopsin	ایمائی لاپسن
amylose	ایمائی لوز
amylum	نشاستہ ۔ امائیلم
anabiosis	باز حیات ۔ باز زندگی
anabolism	تجمع
anacrogynous	بعد ۔ راسی مادہ کوٹ
anadromous	بالا رو

anaerobe	غیر ہوا باش
anaerobiosis	بے ہوا حیات
anaesthetics	معدم الحس
anaesthesia	عدم حس
anagenesis	باز تولید
anakinetic	حرکت افزا
anakinetomeres	حرکت ریزے
anal	مبرزی
analogous	مماثل
analogues	مثل
analogy	مماثلت
anamorphosis	تنوع
anamniote	بے امنیان ۔ بے النفس
anangian	بے عرق
anandorous	بے نر کوٹ
anamorpha	رجعت شکلہ
anaphase	قطب سوہیت
anaphylaxis	تحرز
anapsid	مکمل محراب
anapophysis	بر پشت زائیدہ ۔ ادور نامی
anaschistic	بر شگافتہ
anathrous	بے مفصل
anastates	(بر خیزہ :sing) بر خیزے
anastomosis	تفوہ
anastral	غیر نجمی

anatomy	تشریح
anatriaene	خمشاخه ترسول
anatropal, anatropous	وازون رخه واز گون رخه
anaxial	غیر محوری
anchor	لنگر
anchylosis	جناه
anconeal	هرفقی
anconeus	هرفقه
andrase	ایندریز
androconia	پرایزه نر
androcyte	نرخلیه
androdioecious	دو کوٹی نر
androecium	نر کوٹ
androgenessis	نرینه پیدائش
androgonidia	نر تخمچه
androgonium	نرزا
androgynal	نرمادی
androgynary	نر ماؤج الاصل
androgynism	نرمادگی
androgynous	نرمادی
andromonoecious	نریک کوٹی
androphore	نر بردار
androphyll	نر پتا
androsporangium	نرندره دان
androspore	نرندره
anelectrotonous	(انحطاط خراش پذیری)
anemophily	ہوا دوستی
anemophilous	بادپسند ۔ ہوا دوست
anemotropism	باد رخی
anencephaly	عدیم الدماغی
anenterous	بے قناۃ غذا
aner	کیڑا
anffactuous	منقوح
angienchyma	وعائی بافت
angioblast	وعائی نہوض
angiocarpous	وعائی ثمر
angiology	وعائیات
angiospermous	وعائی تخمی
angiesporous	وعبذری ۔ وعائی بذری
angiesperm	وعائی تخم
angiestematous	تنگ دہنی
angular	گوشیہ
angule-splenial	گوشہ پیوندی
angustifoliate	تنگ برگہ
angustirostrate	تنگ منقار
animal pole	قطب حیوانی
anion	اینون
anisocarpous	ناہم ثمر
anisocereal	ناہم رنب

anisochela	ناہم چنگال
anisodactylous	ناہم انگشت
anisogamete	ناہم زواجیہ ۔ غیر مساوی زواجیہ
anisogamous	ناہم زواج
anisogamy	ناہم زواجیت
anisognathous	ناہم فکی
anisomerous	ناہم ترکیب
ansisophylly	ناہم برگی
anisopleural	ناہم جانب
anisopogonous	ناہم ریش
anisopterous	ناہم بال
anisospore	ناہم بذرہ
anisestenmonous	ناہم زرریشہ
anisotropic	ناہم رخ ۔ ناہم رخہ
ankylosis	جثاۂ
anlage	تراکم
annectent	واسط
annelid	انیلڈ
annetinus	یک سالہ
annual	سالانہ ۔ سال باش
annual ring	سالانہ حلقہ
annualar	حلقی ۔ چمبری
annluate	حلقہ‌دار
annuli	حلقے
annulus	حلقہ
anoestrum	شہوی تعطل
anomaly	بے ضابطگی ۔ بیقاعدگی
anomophyllous	بے قاعدہ برگ
anorganology	لاعضویات
anosmatic	بے شامہ
antambulacral	جواب منقلی
antebrachium	پیش عضلا ۔ پیش بازو
anteclypeus	پیش سر
antecubital	پیش مرفقی
antedorsal	پیش ظہری
antefrons	پیش جبس
antemarginal	پیش حاشیہ
antelabrum	پیش لب
antenna	محاس ۔ محسہ
antennary	محسی
antennule	محاسجہ
anteposition	انطباق
anterior	پیشین، اگلا
anthela	شگوفہ
anther	زردان ۔ زیرہ دان
antheridiophore	زر دانک بر
antheridium	زر دانک
antherozoids	حیوانسازر
antherozooids	حیوانسازر

anthocarpous	گل ثمر
anthecaulis	گل تناؤ
anthocodia	گلسر
anthocyanin	اینتھو سائنن
anthocyathus	پھل کٹوری
anthodium	گلسان
anthogenesis	گل تولید
anthophilous	گل دوست
anthophore	گلبر
anthostrobilus	گل مخروطہ
anthotaxis	ترتیب گل
anthoxanthine	اینھو زینتھن
anthropegenesis	بشری ترلید
anthropoid	بشر آسا
anthropology	بشریات، انسانیات
anthropometry	بشر پیمائی
anthropomorphous	بشر شکل
antiae	ریشچہ
antiblastic	ضد نموش
antibody	ضدشے، ضد جسم
antibrachial	پیش بازو - پیش عضدی
antibrachium	پیش بازو - پیش عضد
anticlinal	ضد سیلانی
anticoagolin	اینٹی کو اگلن- ضدمروب
anticryptic	ضد مخفی
anticubital	پیش مرفقی
antidromic	ضد معتادی
antidromy	ضد معتادیت
antigen	انیٹی‌جن - ضد تولید
antihelix	ضد مرغولہ
antimeres	ضد پارے
antinenritic	(التہاب‌سوزش)... ضد ملہتب عصب
antipetalous	ضد پنکھڑی
antipodal	متقابل، ضدپا
antirochitic	(کساح‌جھاڑو)... ضد کساح
antiseptic	ضد عفونت-ضدتعفن
antiscrobutic	ضداسکروی
antispadix	ضد عبرحونہ
antisquama	ضد فلسہ
antitegula	ضد مغفلہ
antithrombin	انیٹی تھرومبن-ضدتومبن
antitoxin	انیٹی ٹاکسن- ضد سم
antitragus	ضد تیسیہ
antitrochanter	ضد طروخہ
antitropal	ضد رخہ
antitropous	ضد رخہ
antlia	رمصہ
antorbital	پیش مہجری
antrum	مغار

anurous	بے دمہ
anus	مبرز
aorta	اورطہ
aortic	اورطئی
apatetic	مغالط (رنگ)
aperispermic	بے گرد نحمی
apetalous	بے پنکھڑی
apex	راس
aphaniptercus	نہاں پر
apheliotropism	غیر شمس رخی
aphids	قملہ
aphodal	دور از راہ
aphodus	بیرونی قنال
aphyllous	بے برگ
aphylly	بے برگی
apical	راسی
apiculate	چٹیالا
apiculue	راسچہ
apilary	بے طاقتہ
apitiutarisim	بے بلغمیگی
aplacental	بے مشمی
aplanaticlens	غیر مضل عدسہ
aplanogamete	ساکسن زواجیہ
aplanospore	ساکن بذرہ
aploperistomatous	یکسلکی۔گرد دھن

aplostemonous	یکسلکی زرریسہ
apneustic	غیر یا لانفسی، غیر ریوی، لاتنفسی
apocarpous	انمل بھلا
apocyte	انمل خلیہ
apodal	بے پا
apodema	بدرجسمہ (projection بدرآمدہ)
apodous	بے پا
apogamy	انمل زواجیت
apogeotropic	غیر ارض رخ
apogeotropism	غیر ارض رخی
apomixis	انملاپ
aponeurosis	وتر عریض
apophyllous	انمل برگ
apophysis	دورنامی۔پشت زائیدہ
apoplasmodial	غیر مایئی
apopyle	بدر منفض
aposematic	دور اشارہ (دورسگنل)
aposporogony	غیر بذری ولادت
apospory	غیر بذری
apostasis	دور استادگی
apostrophe	دور گرد، دور گردی
apothecium	بدر صرہ (سرہ)
apotropous	بدر رخہ
apparato reticolare	جالدار آلہ
appendage	ضمیمہ

appendicula ضمیمہ
appendicular ضمیمہ دار
appendiculate ضمیمہ دار
appendix ضمیمہ
applanate مفلطح (چپٹا)
apposition تراکم
aproteredont بے علیا ثنیہ
apteria بے پرے
apterous بے پر
apterygial بے پر (ماھی)
apterygotous بے پریزہ
aptychus بے انطوا
apyrene بن گٹھلی
aquatic آبی (aquarium=آبستان)
aqueduct نالی
aqueous آبی ـ مائی
arachnectis عنکب ـ شعاع
arachnid اراکنڈ ـ عنکبی (order فیصلہ)
arachnidium عنکب آلہ
arachnoid عنکب آسا ـ عنکبی
arbacioid تاج آسا
arborescent متشجر (arboreous شجری)
arboroid شجرآسا (arboriculture-شجربندی)
arbor vitae شجر حیات
arbutean آربوٹی

arcade محرابستان
archaoocytes اولین خلئے
archaeostomatous اولین دھن
archaeozaic اولین حیاتی
arch-centra (or chordacentra) اولین مرکزے
archebiesis اولین حیات
archedictyon اولین شبکہ
archegoniophore اولین بیض بردار
archegonium اولین بیضہ
archenchephalon اولین دماغ
archenteron اولین دودہ
archespore اولین بذرہ
archiamphiaster اولین کوکبین
archiblast اولین ناھض
archiblastic اولین نھوضی
archiblastula اولین ناھضمک
archicarp اولین بر
archicerebrum اولین دماغ
archichlamydeous اولین قبا
archicoel اولین قعر
archigony اولین پیدائش
archinephric اولین گردئی
archinephros اولین گردہ
archipallium اولین عبا
archiplasm اولین مایہ

archipterygium	اولین پر
architype (type—تمثیل)	اولین نمونه
archoplasm	شاه مایه
arcicentrous	محراب مرکزینی
arciferous	محرابدار
arciform	محراب شکل
arcocentrous	محراب مرکزیتی
arcecentrum	محراب مرکزینه
arcualia	محرابین
arouate	محرابی
ardellae	افشانے
area	رقبه
[area vasculosa	[عروق رقبه
arenaceous	رملی
area pellucida	
area opaca	
areela	.هالیزه
areolar, areolate	خانه‌دار، فضائی
argentoal	سیتمی
argenteous	سیمیں
argenteum	سیم
aril, arillus	غلافچه
arillode	غلافچه سا
arista	بال سا
aristotles, lantern	فانوس ارسطو۔ قندیل ارسطو
armature	حفظ آله
arolium	پیر گدی
arrsctores pilorum	موانگیز
arrhenoplasm	نرمایه
arrhenotoky	نر پیدائش
artefact	مضوعه
arterial	شریانی
arterial sclerosis	سریانی صلابت
arteriols	شریانک
artery	شریان
arthritic	مفصلی
arthrobranchiae	مفصلی خیشوم
arthrodia	مفصیله
arthrodial	مفصیلنی
arthremere	مفصل پاره
arthroyed	مفصل پا
arthropterous	مفصل پر
arthrospore	مفصل بذره
arthrosterigmata	مفصل پا دیرے
arthrostracous	منصل صدف
articular	جوڑدار—مفصلی
articulated	جوڑدار—مفصلی
articulation	جوڑ—مفصل
artifact	مضوعه
artificial selection	مصنوعی انتخاب

artiodactyl	جفت انگشت (ہموار انگشت)
arytenoid	سبوچہ نما
asci	تھیلیاں، محفظے
ascidian	ایسڈین
ascidium ascidia	تھیلیا۔تھیلئے۔محفظئے
ascigerous	محفظہ دار۔تھیلی بردار
ascocarp	محفظہ ثمر۔کیسہ۔بار۔تھیلی پھل
ascogenous	محفظہ — تھیلی جن
ascogonium	محفظ دان۔تھیلی دانٔ
ascospore	تھیلی بذرمحفظہ بذرہ
ascus	محفظہ—تھیلی
asexual	غیر تناسل۔اجاتی۔غیرصفی
asiphonate	بے نلی
aspect	پہلو واعتبار، لحاظ، نظر
asperity	حرشت
aspers	احرش
aspidobranchiate	سپر خیشومی
asplanchnic	بے احشائ۔غیر احشائی
asprocystid	غیں بذری انباں
asporous	غیر بذری۔بے بذری
assimilation	استحالہ۔تمثل (ہونا یا کرنا)
association	ایتلاف
astely	بے سطونی
aster	نجم
asterion	نجمیہ
asternal	بے قص (غیر قصی)
asteroid	نجم آسا
asteroependylous	کرن نقرئی
asthonic	کمزور۔ضعیف
astomatous	بے دھن۔غیردھنی
astomous	بے دھن۔غیر دھنی
astragalus	کعبیہ
(tarsus	(ٹخنہ— کعبیہ
astrocentre	نجم مرکز
astrosphere	نجم کرہ
asymmetrical	غیر متشکل
Asymmetry	عدم تشکلی
atavism	سفیت
atavistic	سلفیتی راجع الی السلف
ateliosis	بوناپن ۔ حقیریت
atelomitic	انملدھاگ سرا ۔ غیر سر خیطی
athalamous	بے عرشہ
atelomitic	انمل دھاگ سرا ۔ غیرسر خیطی
atlas	اٹلس
atokous	لاولد ۔ عقیم (ابتر)
atoll	اٹل
atretic	شقوب
atrial	اطاقی
atriocoelomic	اطاقی قعری
atriopore	اطاق روزن

معیاری علمی و ادبی کتابیں

نئی پرانی قدریں

ڈاکٹر شوکت سبزواری عہد حاضر کے اہم اُردو نقادوں میں ان کی تنقیدیں قدیم و جدید ادبی روایات کا بہترین امتزاج ہیں، اس مجموعے میں ان کے چودہ گراں قدر مقالے شامل ہیں جن میں ادب کی نئی پرانی قدروں پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ قیمت پانچ روپے

معیارِ ادب

یہ بھی ڈاکٹر شوکت سبزواری کے مقالات کا مجموعہ ہے جس میں تفصیل سے بحث کی گئی ہے کہ ادب کیا ہے اور ادبی معیار کسے کہتے ہیں یہ نظری اور عملی تنقید کا یہ بلند پایہ گنجینہ ہے

قیمت ۴ روپے ۵۰ پیسے

لسانی مسائل
ڈاکٹر شوکت سبزواری

قواعد و لسانیات زبان اور رسم الخط اور لفظی تحقیق سے متعلق انیس گراں قدر مقالات کا مجموعہ اُردو زبان کے مزاج و منہاج کو سمجھنے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔ قیمت چھ روپے

امام الہند (تعمیر افکار)
مولفہ
ابو سلمان الہندی

اس کتاب میں مولانا ابوالکلام آزادؒ کے حسب نسب اور ابتدائی حالات زندگی کی تمام تفصیلات دی گئی ہیں نیز مولانا کے اساتذہ ۱۰/۶۰ اور احباب کا مفصل تذکرہ کیا گیا ہے مولانا آزاد کی ابتدائی زندگی کے بارے میں پہلی جامع کتاب ہے جو مستند مآخذ کی روشنی میں لکھی گئی ہے

قیمت ۴ روپے۔

مجاہد اندلس

علی الجارم بک عربی زبان کے صفِ اوّل کے مصنفین میں سے ہے "مجاہد اندلس" اس کا شاہکار ناول ہے جسے مولانا محمد زکریا مائل نے نہایت خوش اسلوبی سے اردو میں منتقل کیا ہے

قیمت ۵ روپے

افعال مرکبہ

مولانا تمنا عمادی دورِ حاضرہ کے علمائے ادب میں ممتاز مقام و مرتبہ کے مالک ہیں، اُردو قواعد پر ان کی نظر بہت گہری ہے۔ اس کتاب میں انھوں نے قواعد کے ایک نازک پہلو پر یعنی افعال مرکبہ پر جامع بحث کی ہے۔ اُردو زبان میں اس موضوع پر یہ پہلی کتاب ہے۔

قیمت ۲ روپے ۵۰ روپے

جام سرشار

سرشار کا سرمایہ صرف "فسانہ آزاد" ہی نہیں انھوں نے اور بھی بہت کچھ لکھا ہے جس میں جام سرشار کو نمایاں حیثیت حاصل ہے، اس دلچسپ ناول کو بدر عالم ریسرچ اسکالر ترقی اُردو بورڈ نے مرتب کیا ہے۔ شروع میں مفصل مقدمہ اور آخر میں طویل فرہنگ شامل کی گئی ہے۔ سرشار کے متعلق چکبست کا معرکہ آرا مضمون بھی شامل ہے۔ قیمت ۹ روپے

ادب اور تنقید

ڈاکٹر سید شاہ علی استاد شعبۂ اُردو کراچی یونیورسٹی کے تنقیدی اور تحقیقی مقالات کا مجموعہ۔ قیمت ۴ روپے ۵۰ پیسے

ملنے کا پتہ

اُردو اکیڈمی سندھ۔ بہادر شاہ مارکیٹ بندر روڈ۔ کراچی۔

بابائے اُردو کی چند لافانی کتابیں

انتخاب داغ

"داغ اک آدمی ہے گرماگرم" داغ کی اپنے متعلق یہ رائے سوفیصدی درست ہے' اس پر اتنا اضافہ ضرور ہونا چاہیے کہ وہ آدمی ہی نہیں شاعر بھی "گرماگرم" قسم کا تھا داغ نے زندگی کے روحانی پہلو کو جس خوش اسلوبی کے ساتھ اپنی غزلوں میں نمایاں کیا ہے اس سے خود صنف غزل کے حسن میں اضافہ ہوا ہے۔ داغ حسن کا شاعر تھا اس نے زندگی بھر حسن کی پرستش کی اور وہ اس انداز سے کہ "مٹی" اور "سونے" کو برابر سمجھا بابائے اُردو نے داغ کے کلام کا یہ انتخاب عمر کے اس حصے میں کیا تھا جب انسان دنیا میں ایک تماشائی کی حیثیت سے نظر ڈالتا ہے لیکن اس میں بابائے اُردو تماشائی نہیں بلکہ جزو تماشا نظر آتے ہیں۔ اس وجہ سے یہ داغ ہی کے کلام کا بہترین انتخاب نہیں بلکہ بابائے اردو کے ادبی ذوق کا اعلیٰ نمونہ ہے۔

قیمت ۴ روپے ۵۰ پیسے

اُردو صرف و نحو

اردو صرف و نحو پر یہ کتاب تاریخی اہمیت کی حامل ہے یہ اس موضوع پر پہلی کتاب ہے جو سائنٹیفک بنیادوں پر لکھی گئی بابائے اُردو سے پہلے اس موضوع پر جن مصنفین نے قلم اٹھایا انھوں نے عربی اور زبانوں کی قواعد کو مشعل راہ بنایا اور اُردو زبان کے مزاج و منہاج کو نظر انداز کر دیا۔ بابائے اُردو نے عربی فارسی قواعد کو مشعل راہ کی حد تک پیش نظر رکھا ہے جہاں تک اس کی ضرورت تھی انھوں نے اُردو زبان کی خصوصیات کو پوری طرح سامنے رکھ کر یہ کتاب لکھی اور پہلی بار اس حقیقت کا احساس دلایا کہ اردو قواعد عربی فارسی کا چربہ نہیں ہے بلکہ بعض ایسی خصوصیات کی حامل ہے جو صرف اسی سے مخصوص ہیں۔ قیمت ۳/۵۰ روپے

چند ہمعصر

انسان کا بہترین مطالعہ خود انسان ہے یہ کتاب اسی اجمال کی تفصیل ہے جس میں بابائے اُردو نے اپنے ہمعصروں کی شخصیت کے نقوش واضح کئے ہیں۔ قیمت چھ روپے ۵۰ پیسے

افکار عبدالحق

مرتبہ: آمنہ صدیقی (ایم اے' بی ایڈ)

جس میں بابائے اُردو کی وہ تمام تحریریں یک جا کر دی گئی ہیں جن میں ادب اور زندگی کے مختلف مسائل پر بحث کی گئی ہے، یہ کتاب ایک ایسا آئینہ ہے جس میں بابائے اُردو کے نظریات اور ذہنی رجحانات پوری وضاحت اور تفصیل سے سامنے آتے ہیں، مرتبہ نے کتاب کے شروع میں طویل اور فاضلانہ مقدمہ لکھا ہے جس میں بابائے اُردو کے کارناموں کا جائزہ لیا گیا ہے۔ کتاب بڑے اہتمام سے ٹائپ میں اعلیٰ درجہ کے کاغذ پر شائع کی گئی ہے۔ قیمت دس روپے

ملنے کا پتہ

اُردو اکیڈمی سندھ۔ بہادر شاہ مارکیٹ بندر روڈ۔ کراچی

مطبوعات انجمن ترقی اردو پاکستان

اردو روڈ کراچی - ۱

فرہنگ اصطلاحات جغرافیہ -

مرتبہ ابرار حسین صاحب قادری ایم - اے لیکچرار جغرافیہ مسلم یونی ورسٹی علی گڈھ اس سے قبل انجمن علمی مصطلحات کے سلسلے میں تین جلدیں یعنی فرہنگ اصطلاحات کیمیا ، اصطلاحات طبیعیات اور اصطلاحات تاریخ و معاشیات و جغرافیہ شائع کر چکی ہے - یہ اس سلسلے کی چوتھی جلد ہے - قیمت ایک روپیہ -

فرہنگ اصطلاحات فلکیات -

یہ علمی اصطلاحات کی پانچویں جلد ہے - ان فرہنگوں میں انگریزی اصطلاحات کے مقابل آردو مترادف دئے گئے ہیں - اصطلاحات کے جمع کرنے میں بڑی تحقیق اور محنت سے کام لیا گیا ہے - قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے -

اصطلاحات کیمیا -

فن کیمیا (کیمسٹری) کی انگریزی اصطلاحات کے بالمقابل اردو اصطلاحات انجمن نے ماہرین فن کی ایک جماعت سے تیار کرائی ہیں حتی الامکان آردو اصطلاحات کو عام فہم بنانے کی کوشش کی گئی ہے - صفحات کتاب ۱۲۰ دیباچہ کے علاوہ - قیمت غیر مجلد دو روپے پچیس پیسے مجلد تین روپے -

وضع اصطلاحات -

یہ کتاب ملک کے نامور انشا پرداز و عالم مولوی وحید الدین سلیم مرحوم نے سالہا سال کے غور و فکر اور مطالعے کے بعد تالیف کی ہے - یہ بالکل نیا موضوع ہے - اس میں اصطلاحات کے ہر پہلو پر تفصیل کے ساتھ بحث کی گئی ہے - اور اس کے اصول قائم کئے گئے ہیں - دوسرا ایڈیشن - قیمت پانچ روپے پچہتر پیسے -

ملنے کا پتہ

اردو اکیڈیمی سندھ - مولوی مسافر خانہ - بندر روڈ کراچی

Regd. S. No. 1138 Phone: 32784

Fortnightly **QUOMI ZUBAN** Karachi

بابائے اردو کی تصانیف

(شائع کردہ انجمن ترقی اردو پاکستان)

خطبات عبدالحق

بابائے اردو کے معرکہ آرا خطبات کا مجموعہ جن میں اردو لسانیات اور تاریخ ادب کے بہت سے اہم پہلوؤں پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ بابائے اردو کے نظریات اور گذشتہ نصف صدی میں اردو تحریک کی نوعیت کو سمجھنے کے لئے ان خطبات کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔

قیمت چھ روپے پچاس پیسے

سر سید - حالات و افکار

اس کتاب میں سر سید کے حالات اور افکار کے بعض پہلوؤں پر نئے انداز سے لکھا گیا ہے۔ اس کتاب کو حالی کی ''حیات جاوید،، کا ضمیمہ سمجھنا چاہیے۔ قیمت چار روپے۔

نصرتی

ملک الشعرائے بیجا پور ملا نصرتی کے حالات اور کلام کا ایسا مفصل جائزہ کسی دوسری جگہ نہیں ملتا۔ بابائے اردو نے کئی برس کی محنت شاقہ کے بعد یہ کتاب تالیف کی تھی اس میں نصرتی کی بہت سی نایاب تصانیف پر تفصیلی تبصرہ اور انتخاب شامل ہے۔ قیمت پانچ روپے

اردو کی ابتدائی نشو و نما میں صوفیائے کرام کا کام

اس کتاب میں بابائے اردو نے یہ بتایا ہے کہ صوفیائے کرام نے اردو زبان کی نشو و نما میں کیا حصہ لیا۔ اس موضوع پر یہ اپنی نوعیت کی واحد کتاب ہے۔ قیمت ایک روپیہ ستاسی پیسے

اردو زبان میں علمی اصطلاحات کا مسئلہ

بابائے اردو نے اس کتاب میں تفصیل سے بتایا ہے کہ وضع اصطلاحات کے سلسلے میں کیا کیا کوششیں کی گئیں اور ان میں کہاں تک کامیابی ہوئی نیز اس موضوع پر بحث کی ہے کہ وضع اصطلاحات کے لئے کن اصولوں کو پیش نظر رکھنا چاہیے۔ قیمت پچاس پیسے

قدیم اردو

یہ قدیم اردو شعرا اور مصنفین کے بارے میں گراں قدر تحقیقی مقالات کا مجموعہ ہے۔ یہ مضامین اس اعتبار سے بڑی اہمیت رکھتے ہیں کہ ان میں بعض اہم شعرا کے ایسے حالات اور بعض نادر تصانیف کی ایسی تفصیلات پیش کی گئیں ہیں جو کسی دوسری جگہ نہیں ملتیں۔

قیمت پانچ روپے پچاس پیسے

ملنے کا پتہ

اردو اکیڈیمی سندھ

بہادر شاہ مارکیٹ بندر روڈ کراچی

محمد مصلح الدین سعدی کے زیر اہتمام انجمن پریس سے شائع ہوا

مدیر اعلیٰ :- جمیل الدین عالی مدیر :- مشفق خواجہ

طابع و ناشر :- لفٹننٹ کرنل عطاالرحیم

قیمت فی پرچہ :- چار آنے - قیمت سالانہ :- پانچ روپے -